بانی ومہتمم :مفتی محمد رضا قادری نقشبندی مصباحی خلیفہ حضور شیخ العالم وسربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال

بفیض روحانی : مجمع الفضائل والبرکات،مظہر کمالات امام ربانی حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ

قیادت :قائد ملت نیپال حضرت مولاناالحاج سید غلام حسین مظہری مرکزی صدر علما کونسل نیپال

خصوصی شمارہ
انجم العلما نمبر

ہفت روزہ نیپال اردو ٹائمز

Weekly
The NEPAL URDU TIMES

21/ اگست 2025
26/ صفرالمظفر 1447
5/ گتے بھادوں 2082

چیف ایڈیٹر: عبدالجبار علیمی نظامی
weeklynepalurtutimes@gamil.com
14 صفحات
www.nepalurdutimes.com

عرس مفسر قرآن حضور انجم العلما تمام عاشقان مصطفیٰ ﷺ کو بہت بہت مبارک ہو

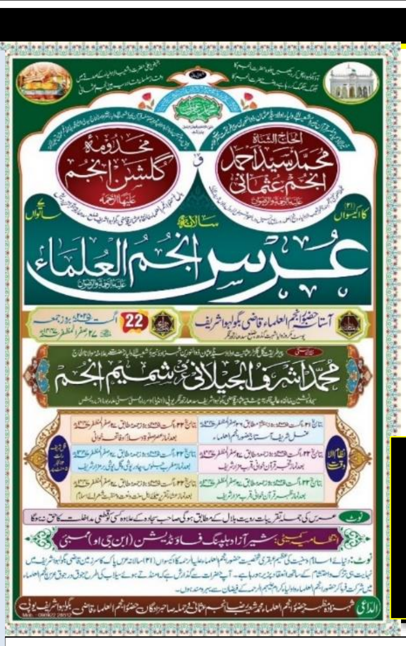

صاحب سجادہ علامہ الحاج محمد اشرف الجیلانی عرف شمیم انجم

خصوصی خطاب: نورالمشائخ،اولادِ غوثِ اعظم حضرت علامہ پیر سید عبدالرب عرف چاند بابو(سجادہ نشین،خانقاہِ عالیہ فردوسیہ سبحانیہ،بہری شریف)

شہزادۂ مظہر انجم العلماء محمد شعیب رضا انجم خانقاہ عثمانیہ قاضی بگولہوا شریف یوپی

زیرانتظام علامہ ذاکر علی چودھری صاحب

ڈپٹی اسپیکر کو ہٹانے کے لیے بل پر دستخط کرنے نہیں گئے جنرل سکریٹری تھاپا اور شرما

شفیق رضا
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
کاٹھمانڈو:

ڈپٹی اسپیکر اندرا رانا مگر کو عہدے سے ہٹانے کی دستخطی مہم کو لے کر نیپالی کانگریس میں گہری تقسیم دیکھی گئی ہے۔

کانگریس لیڈر شیکھر کوئرالا کی طرف سے صرف ایک ایم پی دِلندر بڈو نے دستخط کیے ہیں۔ کوئرالا گروپ کے لیڈروں کا دعویٰ ہے کہ ان کے پاس 16 ممبران پارلیمنٹ ہیں، لیکن باقی ممبران پارلیمنٹ نے دستخط میں حصہ نہیں لیا۔اس دوران پارٹی کے جنرل سکریٹری گگن تھاپا اور بشواپرکاش شرما نے بھی دستخط نہیں کیے ہیں۔ گگن تھاپا پیر کی شام اعلیٰ سطح کے سیاسی طریقہ کار کے اجلاس میں بھی موجود نہیں تھے جہاں ڈپٹی اسپیکر کو ہٹانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

تاہم تھاپا کے قریبی سمجھے جانے والے رکن پارلیمنٹ سپنا راج بھنڈاری نے دستخط کر دیے ہیں۔اس سے قبل گزشتہ سال 25 گتے بھادو کو ڈپٹی اسپیکر رانا کو ہٹانے کی کوشش کی گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود لیڈر شیکھر کوئرالا کے اختلاف کی وجہ سے یہ عمل آگے نہیں بڑھ سکا۔

وزیراعظم اولی 16 ستمبر سے بھارت کا دورہ کریں گے،پی ایم مودی سے دوطرفہ بات چیت ہوگی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

وزیراعظم کے پی شرما اولی اگلے ماہ کی 16 تاریخ کو ہندوستان کے تین روزہ دورے پر بہار کے بودھ گیا کا دورہ کریں گے اور وزیراعظم نریندر مودی کی سالگرہ کے موقع پر دونوں رہنماؤں کی سربراہی ملاقات ہوگی۔ہندوستانی سکریٹری خارجہ وکرم مصری اتوار کو کاٹھمانڈو پہنچے تاکہ وزیراعظم اولی کو وزیراعظم مودی کی طرف سے ہندوستان کے دورے کی باضابطہ دعوت دیئے۔ نئی دہلی میں ہندوستانی وزارت خارجہ نے کہا کہ مسٹر مصری نیپال کے خارجہ سکریٹری امرت بہادر رائے کی دعوت پر کاٹھمانڈو پہنچے۔نیپال کی وزارت خارجہ نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستانی سکریٹری خارجہ مصری 17-18 اگست کو سرکاری دورے پر نیپال پہنچے۔ وزیراعظم اولی اپنے موجودہ 14 ماہ کے دور اقتدار میں پہلی بار ہندوستان کا دورہ کریں گے، لیکن اس بار ان کا دورہ نئی دہلی کے بجائے بہار کے بودھ گیا میں طے کیا گیا ہے۔اس بار نیپال اور ہندوستان کے وزرائے اعظم کے درمیان دو طرفہ مذاکرات بودھ گیا کے بین الاقوامی کانفرنس سینٹر میں ہونے والے ہیں۔وزیر اعظم اولی کے چیف ایڈوائزر وشنو رمل کے مطابق وزیراعظم اولی کا دورہ ہندوستان 16 ستمبر سے شروع ہونے جارہا ہے، وہ نیپالی فوج کے خصوصی طیارے کے ذریعے کاٹھمانڈو سے بودھ گیا پہنچیں گے۔ بودھ گیا میں وزیراعظم کا استقبال بہار کے گورنر عارف محمد خان اور وزیراعلیٰ نتیش کمار کے ساتھ وزیر مملکت برائے امور خارجہ کریں گے۔ 17 ستمبر کو وزیر اعظم مودی بودھ گیا میں مہابودھی کانفرنس سینٹر میں وزیراعظم اولی کے ساتھ دوطرفہ بات چیت کریں گے۔ وہاں نیپال اور ہندوستان کے درمیان کچھ معاہدوں پر دستخط اور تبادلہ بھی کیا جائے گا۔اس کے بعد وزیراعظم کی طرف سے وزیر اعظم اولی کے اعزاز میں ظہرانے کا اہتمام کیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ وزیراعظم مودی کی 75 ویں سالگرہ 17 ستمبر کو ہے۔۔نالندہ یونیورسٹی میں وزیر اعظم اولی کے لیے ایک اعزازی تقریب کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔ مسٹر اولی 18 ستمبر کو کاٹھمانڈو واپس آئیں گے

نیپال کے سیکرٹری نے بھارتی سیکریٹری مشری سے کی ملاقات

شفیق رضا

کھٹمنڈو-بھارتی سیکریٹری خارجہ وکرم مشری نے سیکریٹری خارجہ امرت رائے سے ملاقات کی ہے۔اتوار کو ہونے والی دوطرفہ ملاقات میں راہداری، تجارت، ترقیاتی تعاون اور دیگر امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

'ہندوستان-نیپال تعاون کی پیشرفت کا جائزہ لیا۔دونوں نے دوطرفہ تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کے اقدامات اور باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر وسیع بات چیت کی،"ہندوستانی وزارت خارجہ نے کہا۔کہ اس نے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات پر زور دیا۔ وزارت خارجہ نے کہا، 'بات چیت میں ٹرانزٹ، تجارت اور ترقیاتی تعاون سمیت مختلف امور کا احاطہ کیا گیا، جس میں دونوں ممالک کے درمیان مضبوط تعلقات کو اجاگر کیا گیا'۔

شیئر قرضوں میں 42 فیصد اضافے کے باوجود مارکیٹ نہیں ہوئی بحال

کاٹھمانڈو- گزشتہ سال کے صرف 11 مہینوں میں، بینکوں اور مالیاتی اداروں نے 38.57 بلین روپے کے اضافی شیئر قرضے جاری کیے ہیں۔ یہ پچھلے سال کے 11 مہینوں کے مقابلے میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 42.8 فیصد زیادہ ہے۔

گزشتہ سال کے 11 ماہ میں ایکویٹی قرضوں کی شرح میں 14.2 فیصد اضافہ ہوا۔ گزشتہ سال کے آغاز سے ہی ایکویٹی قرضوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تاہم، اسٹاک مارکیٹ ایکویٹی قرضوں کے تناسب سے ترقی نہیں کر سکی۔ شیئر لون کے نام پر جتنی رقم آئی ہے اس سے زیادہ رقم اسٹاک مارکیٹ میں لگانے کی کوئی مجبوری نہیں۔ اسٹاک بروکرز ایسوسی ایشن کے سابق صدر، دھرم راج

ساپکوٹا نے کہا، اس لیے، اگر حصص کی ضمانت میں لیا گیا قرض بڑھ رہا ہے، تو ممکن ہے کہ اس کی تمام رقم کیپٹل مارکیٹ میں نہیں لگائی گئی ہو۔انہوں نے کہا کہ "حالیہ مہینوں میں شیئر کے قرضوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اس سے مارکیٹ میں حصص کی مانگ میں اضافہ ہونا چاہیے، لیکن مارکیٹ میں توقع کے مطابق اضافہ نہیں ہوا۔""اس نے شکوک وشبہات کو جنم دیا ہے کہ وہ تمام قرضے جو حصص کی ضمانت پر جاری کیے گئے تھے، کیپٹل مارکیٹ میں نہیں آئے ہیں۔" ماضی میں اوور ڈرافٹ سمیت دیگر عنوانات کے تحت جاری کیے گئے قرضے بھی کیپٹل مارکیٹ میں آتے تھے۔ حالیہ برسوں میں، ان عنوانات کے تحت جاری کیے گئے قرضوں میں سے بہت کم اسٹاک مارکیٹ میں آئے ہیں۔"نیشنل بینک کی ہدایات کے مطابق مارجن لون وہ قرضے ہیں جو بینکوں اور مالیاتی اداروں کی جانب سے حصص کو ضمانت کے طور پر گروی رکھ کر فراہم کیے جاتے ہیں۔ ساپکوٹا نے کہا کہ چونکہ اس قرض کو صرف اسٹاک مارکیٹ میں لگانے کی کوئی مجبوری نہیں ہے،اس لیے یہ سوال نہیں کیا جا سکتا کہ وہ قرض دوسرے شعبوں میں کیوں لگایا گیا۔ نیشنل بنک کے اعداد وشمار کے مطابق گزشتہ جون تک 25 سے 50 لاکھ روپے کے شیئر لون میں 17 فیصد اور 25 لاکھ روپے سے کم کے قرضوں میں 10.4 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ نیشنل بینک کے مطابق اسی عرصے کے دوران 10 ملین روپے سے زائد کے قرضوں میں 58.1 فیصد اور 50 لاکھ سے 10 ملین روپے کے قرضوں میں 23.1 فیصد اضافہ ہوا ہے

ہم تعدد ازدواج کو تسلیم کرنے کے لیے کوئی قانون لانے نہیں جا رہے ہیں: وزیراعظم اولی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

وزیر اعظم کے پی شرما اولی نے کہا ہے کہ حکومت تعدد ازدواج کو تسلیم کرنے کے لیے کوئی قانون لانے پر غور نہیں کر رہی ہے۔بدھ کو پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم کے پی شرما اولی نے واضح کیا کہ موجودہ افواہوں کے باوجود حکومت تعدد ازدواج پر کوئی قانون لانے پر غور نہیں کر رہی ہے۔انہوں نے یہ سوال بھی کیا کہ وہ یہ کیسے تصور کر سکتے ہیں کہ سماجی بیداری اور انصاف کے لیے جدوجہد کرنے والی جماعت تعدد ازدواج کو تسلیم کرے گی۔انہوں نے کہا کہ انہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ ایسی افواہیں کون پھیلاتا ہے۔وزیر اعظم کے پی شرما اولی نے کہا کہ کثرت ازدواج کو تسلیم کرنے کے لیے کوئی قانون نہیں لایا گیا ہے،اور اسے کسی بھی حالت میں تسلیم نہیں کیا جائے گا

سابق نائب صدر کو سیاست میں لا کر ماؤنوازوں نے غلطی کی، ہم ایسی غلطی نہیں کریں گے: پوکھرل

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

یو ایم ایل کے جنرل سکریٹری شنکر پوکھرل نے کہا ہے کہ ماؤسٹ سینٹر نے سابق نائب صدر کو فعال سیاست میں لا کر غلطی کی۔ پیر کو اٹاریہ میں یو ایم ایل کے سکریٹری لیکھراج بھٹا کے گھر پر منعقد ایک پریس کانفرنس میں جنرل سکریٹری پوکھرل نے کہا کہ ماؤسٹ سینٹر نے سابق نائب صدر نند کشور پن کو ان کا نام لیے بغیر فعال سیاست میں لا کر غلطی کی ہے۔ جنرل سکریٹری پوکھرل نے کہا کہ سابق صدر مقابلہ اور پارٹی سے بالاتر ہیں اور یہ تبصرہ کہ پارٹی اور مقابلہ سے بالاتر لوگوں سے ان کے حقوق چھین لیے گئے ہیں درست نہیں ہے۔ فطری طور پر، ماؤسٹ سینٹر نے غلطی کی، لیکن یو ایم ایل اس غلطی کے پیچھے نہیں جاتی۔ اس کے بجائے، ہم کہتے ہیں کہ آپ نے غلطی کی ہے، اسے درست کریں۔ جنرل سیکرٹری پوکھرل نے کہا کہ صدر جیسے اعلیٰ ترین آئینی عہدے پر پہنچنے کے بعد اس عہدے کے وقار کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے

نیپال میں استعمال ہونے والا سوشل میڈیا رجسٹرڈ ہونا چاہیے: وزیر اعظم اولی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

وزیر اعظم کے پی شرما اولی نے کہا ہے کہ نیپال میں استعمال ہونے والے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو لازمی طور پر رجسٹر کیا جانا چاہیے۔ وزیر اعظم اولی نے یہ بیان جمعہ کو للت پور میں منعقدہ ڈیجیٹل فریم ورک 2025 سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر نگرانی بڑھا رہی ہے جو نیپال میں کام کر رہے ہیں لیکن رجسٹرڈ نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ نیپال میں ہونے والے لین دین کو نیپالی قوانین کے تحت چلنا چاہیے۔ حکومت ابھی تک میٹا سمیت سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو رجسٹر کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی ہے، جو نیپال میں رجسٹریشن کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ عرصہ دراز سے رجسٹریشن کا مطالبہ کرنے کے باوجود میٹا اور دیگر انکار کر رہے ہیں۔ مواصلات اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے وزیر پرتھوی سبا گرونگ حکومت

کی جانب سے بار بار رجسٹریشن کا مطالبہ کر رہے ہیں، یہ کہتے ہوئے کہ وہ نیپال میں بغیر رجسٹریشن کے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا نیپالی حکومت کو نیپالی عوام اور نیپالی قوانین کے لیے جوابدہ ہونا چاہیے، وزیر اعظم اولی نے کہا کہ کسی بھی سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو نیپال میں اپنی کاروباری سرگرمیوں پر ٹیکس ادا کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ نیپال میں استعمال ہونے والی کمپنیوں کو نیپال میں دفتر کھولنا اور رجسٹر ہونا ضروری ہے۔ اگر یہ پایا جاتا ہے کہ نیپال کے قوانین کے تحت ذمہ داریاں پوری نہیں ہوئی ہیں تو حکومت ٹھوس فیصلے کرے گی اور آگے بڑھے گی۔ وزیر اعظم اولی نے کہا، نیپال میں جو کچھ بھی کیا جاتا ہے، اور تجارت ہوتی ہے وہ نیپال کے قوانین کے تحت ہونی چاہیے۔ نیپالی حکومت کو اس سے آگاہ ہونا چاہیے۔ نیپالی حکومت، نیپالی عوام کو نیپالی قوانین کے لیے ذمہ دار ہونا چاہیے۔ یہاں جو کچھ بھی کیا جاتا ہے وہاں ٹیکس لگانا ضروری ہے۔ منافع ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ اس سے باہر رہنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ نیپال میں استعمال ہونے والی ایسی چیزوں نے نیپال میں دفتر کھولا ہوگا۔ انہیں نیپال کے قوانین کے تحت رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے۔ وزیر اعظم اولی نے وزارت مواصلات کو تمام جگہوں پر انٹرنیٹ خدمات فراہم کرنے کی بھی ہدایت کی۔۔۔۔۔۔

بھارت اور چین معاہدے پر حکومت کا رد عمل

کاٹھمانڈو: وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ لمپیادھورا، لیپولیکھ اور کالاپانی نیپال کے اٹوٹ علاقے ہیں اور وہ ہندوستانی حکومت پر زور دے رہی ہے کہ وہ اس علاقے میں سڑک کی تعمیر، توسیع اور سرحدی تجارت جیسی کوئی سرگرمیاں نہ کرے۔

نیپالی سرزمین لیپولیکھ کے ذریعے بھارت اور چین کے درمیان سرحدی تجارت کے حوالے سے میڈیا کے سوالات کے جواب میں وزارت خارجہ کی طرف سے جاری تین نکاتی بیان میں یہ بھی بتایا گیا کہ نیپال کے سرکاری نقشے میں شامل علاقے کے بارے میں بھارت اور چین دونوں کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔

"نیپالی حکومت واضح ہے کہ نیپال کے سرکاری نقشے کو نیپال کے آئین میں شامل کیا گیا ہے اور یہ نقشہ دریائے مہاکالی کے مشرق میں لمپیادھورا، لیپولیکھ اور کالاپانی کو نیپال کا اٹوٹ علاقہ ظاہر کرتا ہے،" وزارت نے پہلے نکتے میں لکھا۔

اسی طرح دوسرے نکتے میں نیپال کے موقف کو واضح کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ 'یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت نیپال

حکومت ہند پر زور دے رہی ہے کہ وہ اس علاقے میں سڑک کی تعمیر/توسیع، سرحدی تجارت جیسی کوئی سرگرمیاں نہ کرے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دوست ملک چین کو بتایا گیا ہے کہ یہ علاقہ نیپالی علاقہ ہے۔ 'تیسرے نکتے میں نیپال نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ وہ سفارتی ذرائع سے اس مسئلے کا حل تلاش کرنے کے لیے تیار ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ "نیپال اور ہندوستان کے درمیان قریبی اور دوستانہ تعلقات ہیں، جس کی بنیاد پر نیپال کی حکومت تاریخی معاہدوں، حقائق، نقشوں اور شواہد کی بنیاد پر دونوں ممالک کے درمیان سرحدی مسئلے کو سفارتی ذرائع سے حل کرنے کے لیے پرعزم ہے۔" چینی وزیر خارجہ وانگ یی کے ہندوستان کے دو روزہ دورے کے دوران، ہندوستان اور چین نے منگل کو نیپال کو نظر انداز کرتے ہوئے لیپولیکھ کو استعمال کرنے پر اتفاق کیا۔ وانگ یی پیر کو چین کے خصوصی نمائندے کے طور پر ہندوستان کے چیف سیکورٹی ایڈوائزر اور دونوں ممالک کے درمیان سرحدی تنازعہ پر بات چیت کے لیے مقرر کردہ خصوصی نمائندے اجیت ڈوول کی دعوت پر دہلی پہنچے۔ ہندوستانی وزارت خارجہ نے اس عرصے کے دوران طے پانے والے معاہدوں کے حوالے سے 12 نکاتی بیان جاری کیا ہے، جس کا نواں بیان ہے، 'دونوں فریقوں نے تینوں تجارتی مقامات - لیپولیکھ، سپکی لا اور نتھولا کے ذریعے سرحدی تجارت کو دوبارہ کھولنے پر اتفاق کیا ہے۔ 'لیپولیکھ نیپالی علاقہ ہے۔ اس کے شمال میں چین کا تبت ہے۔ لیپولیکھ سے تقریباً 17 کلومیٹر مغرب میں لمپیادھورا ہے، جسے نیپال چین اور بھارت کے ساتھ سہ فریقی نقطہ سمجھتا ہے۔

تاہم، بھارت نے نیپالی سرزمین پر قبضہ کر لیا ہے اور لیپولیکھ سے تبت جانے والی سڑک بنائی ہے

ڈپٹی سپیکر کے ساتھ ناروا سلوک آئین اور جمہوریت پر حملہ ہے، چیئرمین پرچنڈ

کاٹھمانڈو۔۔ماؤسٹ سینٹر کے چیئرمین پشپ کمل دہل پرچنڈ نے ڈپٹی اسپیکر اندرا رانا کے ساتھ ہوئے بدسلوکی کو آئین اور جمہوریت پر حملہ قرار دیا ہے۔ دہل نے لامچھانے سے ملاقات کی، جو کوآپریٹو فراڈ کیس میں بدھ کی دوپہر للت پور کی نکھو جیل میں ریمانڈ پر ہیں، کہا، "اندرا کے ساتھ برتاؤ صرف ان کی طرف نہیں ہے، یہ آئین، جمہوریت اور موجودہ نظام پر حملہ ہے۔" دہل کے مطابق اس کا مقصد کانگریس اور یو ایم ایل کو دکھا کر تمام آئینی اداروں پر قبضہ کرنا ہے۔ دونوں پارٹیوں نے وزیر اعظم کے پی شرما اولی اور کانگریس صدر شیر بہادر دیوبا کی رضامندی سے منگل کے روز اپنے ممبران پارلیمنٹ کے دستخط اکٹھے کیے تھے تاکہ رانا کے خلاف ان کے عہدے کے مطابق برتاؤ نہ کرنے کی تجویز درج کی جائے۔ "میں نے روی سے ڈپٹی سپیکر

کے بارے میں بھی بات کی ہے۔ اس اتحاد نے اسے ہراساں کرنے کا بہت اچھا کام کیا ہے۔ میں نے اپوزیشن کے اجلاس کے دوران بھی یہ بات کہی تھی،" انہوں نے کہا، "بیچاری اندرا رانا، مقامی کمیونٹی سے تعلق رکھنے والی خاتون۔ ایک خاتون جو سماجی خدمت کے لیے خود کو وقف کر کے قومی/بین الاقوامی شخصیت بن گئی ہے۔ جو کچھ بھی ایک نابالغ کے ساتھ کیا گیا ہے وہ مکمل طور پر غلط نہیں ہوا ہے۔ اسے سیاسی طور پر ایک بڑا سودا بنا کر ناانصافی کی گئی۔" دہل، جنہوں نے کہا کہ وہ روی کی حالت کو سمجھنے کے لیے جیل پہنچے تھے، جو ان کی کابینہ میں دو بار وزیر داخلہ بھی رہ چکے ہیں، ان کے سرپرست کے طور پر کہا کہ روی کمزور ہو گیا ہے۔ 'میں بھی بھیروا جانا چاہتا تھا۔ بس یہ تھا کہ وقت اور حالات میرے موافق نہیں تھے،' انہوں نے کہا، 'بھیروا میں رہتے ہوئے حالات بہت پیچیدہ ہیں، اور یہ ان کے چہرے پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ وہ کمزور ہو گیا ہے۔ روی نے مجھے بتایا کہ اس نے بھیروا میں قیام کے دوران بہت تکلیفیں برداشت کی ہیں۔'

روی نے دہل کو بتایا تھا کہ اس پر سیاسی طور پر ظلم کیا جا رہا ہے جب میرے جیسے اور مجھ سے زیادہ سنگین مقدمات میں دوسروں کو بری کر دیا گیا تھا۔ روی نے کہا کہ انہیں عدالت کی طرف سے مقرر کردہ بینک گارنٹی نہیں ملی ہے اور وہ یہ نہیں سمجھتے کہ یہ حکومت اور اتحاد ان کے تئیں اتنی نرمی کیوں رکھتے ہیں، یہ کہتے ہوئے کہ انہیں یہ نہیں ملی ہے۔

پرائیویٹ اسکولوں پر ظلم نہیں ہونا چاہیے: وزیر تعلیم

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو: تعلیم، سائنس اور ٹیکنالوجی کے وزیر رگھوجی پنت نے زور دیا ہے کہ پرائیویٹ اسکولوں کو مکمل اسکالرشپ پر رہائش اور یونیفارم فراہم کرنے کی فراہمی کو مرکزی قانون میں شامل نہیں کیا جانا چاہیے۔ وزیر تعلیم نے پیر کو ایوان نمائندگان کے تحت تعلیم، صحت اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کمیٹی کی میٹنگ کے دوران اسکول ایجوکیشن بل پر حکومت کے خیالات پیش کرتے ہوئے یہ بیان دیا کہ مکمل اسکالرشپ کے معاملے کو بنیادی قانون کے بجائے ضوابط میں رکھنا مناسب ہوگا۔ بل پر یو ایم ایل ایم پی چھبیلال بشوکرما کی زیر قیادت ذیلی کمیٹی کے ذریعہ تیار کردہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مکمل اسکالرشپ کا مطلب ہے ٹیوشن فیس، امتحانی فیس، نصابی کتب اور تعلیمی مواد، یونیفارم، ٹرانسپورٹیشن، رہائشی سہولیات (اگر اسکول میں دستیاب ہوں)، اور دیگر فیسیں اور اسکول کی طرف سے فراہم کی

جانے والی سہولیات۔ وزیر پنت نے خیال ظاہر کیا کہ اگرچہ کمیونٹی، گتھی اور پرائیویٹ اسکولوں کی حفاظت اور ان کو ریگولیٹ کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے، لیکن ایسے قوانین نہیں بنائے جائیں جو پرائیویٹ اسکولوں کو محدود کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نجی اسکولوں کو ریگولیٹ کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ میری درخواست اب بھی یہ ہے کہ مکمل اسکالرشپ کے لیے رہائش کی سہولت کا انتظام قانون کے بجائے ضابطوں میں کرنا بہتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ درخواست کرنا چاہوں گا کہ اگر اسے ضابطوں میں رکھا جائے تو مستقبل میں اس کا انتظام کرنا بہتر ہے۔ اگر اسے قانون میں رکھا جائے تو اس پر عمل درآمد آگے بڑھنا چاہیے۔ ہمارے آئین نے تین ستونوں پر مشتمل اقتصادی پالیسی اپنائی ہے۔ وزیر نے کہا کہ ہمارے قانون نے پرائیویٹ سکولز، کمیونٹی ٹرسٹ اور اسکولوں کے ذریعے کام کیا ہے۔ حکومت کو تین طرح کے اسکولوں کے حوالے سے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ حکومت اسکالرشپ کے لیے پرعزم ہے۔ اگرچہ حکومت نجی اسکولوں کو ریگولیٹ کرنے کے لیے پرعزم ہے، لیکن اسے پرائیویٹ اسکولوں کا گلا نہیں گھونٹنا چاہیے۔ اس لیے مکمل اسکالرشپ کے لیے رہائش کی سہولت فراہم کی جائے۔ ہمیں ان پر زور دینا چاہیے کہ وہ اسے ضابطوں میں شامل کریں۔ 22 شوال کو ہونے والے کمیٹی کے اجلاس میں مکمل اسکالرشپ سے رہائش اور یونیفارم ختم کرنے کی تجویز پیش کی گئی۔ تاہم ارکان پارلیمنٹ کے انکار کے بعد یہ تجویز منظور نہیں ہو سکی۔ پرائیویٹ اسکول آپریٹرز اس معاملے پر مرحلہ وار احتجاج کر رہے ہیں

نیپال نے فضائی رابطہ بڑھانے کے لئے بھارت سے اضافی فضائی روٹ کا مطالبہ کیا

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپال اور بھارت کے درمیان فضائی رابطہ بڑھانے کے لیے نیپال حکومت نے ایک بار پھر بھارت سے اضافی فضائی روٹ کا مطالبہ کیا ہے۔ نیپال کے دورے پر آئے ہوئے بھارت کے خارجہ سکریٹری وکرم مسری سے ملاقات کے دوران نیپال کے وزیر خارجہ ڈاکٹر آرزو رانا نے نیپال کے مختلف شہروں کو بھارت کے مختلف شہروں سے ملانے کے لیے دونوں ممالک کے درمیان فضائی رابطہ بڑھانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے بھارت کے ساتھ فضائی رابطہ بڑھانے کے لیے نیپال کو اضافی ہوائی راستہ دینے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ بھارتی سیکرٹری خارجہ سے ملاقات کے دوران محترمہ رانا نے کہا کہ اس وقت نیپال اور بھارت کے درمیان صرف پانچ شہروں میں فضائی رابطہ ہے۔ دہلی، ممبئی بنگلور وارانسی اور کولکاتا شہر کاٹھمانڈو سے ہوائی راستے سے جڑے ہوئے ہیں۔ نیپال نے بھارت کے دیگر شہروں سے فضائی رابطہ بڑھانے کا باقاعدہ مطالبہ بھی کیا ہے۔ وزیر خارجہ ڈاکٹر رانا نے بتایا کہ بھارت کے دیگر شہروں کو فضائی راستوں سے ملانے کی درخواست کی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ نیپال سے بھارت کے پٹنہ، لکھنؤ دہرادون احمد آباد، جے پور اور حیدرآباد کے لیے براہ راست پروازیں شروع کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ وزیر خارجہ نے یہ بھی بتایا کہ کاٹھمانڈو کے علاوہ بھارت کے شہروں کو پوکھرا اور بھیراوا بین الاقوامی ہوائی اڈوں سے جوڑنے پر غور کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ وزیر اعظم کے پی اولی کے مجوزہ دورہ بھارت کے دوران اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ بھارتی سیکرٹری خارجہ سے ملاقات کے دوران وزیر خارجہ ڈاکٹر رانا نے بھارت سے نیپال آنے والی بین الاقوامی پروازوں کے لیے دو نئے ہوائی راستوں کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ ڈاکٹر رانا نے بتایا کہ نیپال کئی سالوں سے حکومت ہند سے گورکھپور سناؤلی ہوائی راستہ اور لکھنو - نیپال گنج ہوائی راستہ فراہم کرنے کی درخواست کر رہا ہے۔ فی الحال، بھارتی فضائی حدود سے نیپال آنے والے تمام طیاروں کو صرف ایک راستہ فراہم کیا گیا ہے، جو پٹنہ موتیہاری رکسول - سمرہ کے راستے کاٹھمانڈو میں اترتے ہیں۔ صرف ایک ہوائی راستے کی وجہ سے کاٹھمانڈو کا ہوائی اڈہ کافی مصروف رہتا ہے جس کی وجہ سے روزانہ کئی طیاروں کو گھنٹوں آسمان پر ٹھہرانا پڑتا ہے۔

بنگلہ دیش: عام انتخابات فروری 2026 میں ہی ہوں گے

ڈھاکہ: عبوری حکومت نے انتخابات کی تیاریوں میں تیزی لاتے ہوئے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ انتخابات مقررہ وقت پر یعنی فروری 2026 میں ہی ہوں گے۔ عبوری حکومت کے قانونی مشیر آصف نظرول نے کہا کہ حکومت انتخابات فروری میں کروانے کے عزم پر قائم ہے اور تمام تیاریاں اسی سمت میں جاری ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مختلف سیاسی جماعتوں کی طرف سے انتخابات کے وقت کے بارے میں دیے جانے والے بیانات سیاسی عمل کا حصہ ہیں اور بنگلہ دیش میں یہ ایک روایتی بات ہے۔ اس میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں آئی ہے، اس لیے ان بیانات کو سیاسی سرگرمیوں کا معمول سمجھا جانا چاہیے۔ آصف نظرول نے واضح کیا کہ انتخابات کرانے کی ذمہ داری حکومت کی ہے، نہ کہ کسی سیاسی جماعت کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت پوری سنجیدگی کے ساتھ واضح کر رہی ہے کہ انتخابات فروری 2026 میں مکمل ہو جائیں گے۔ عبوری حکومت کے چیف ایڈوائزر محمد یونس ایک بین الاقوامی سطح پر معتبر شخصیت ہیں، اور ان کی قیادت میں انتخابات مقررہ شیڈول کے مطابق ہی ہوں گے۔

یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب حال ہی میں نیشنل سٹیزن پارٹی کے رہنماؤں نے کہا تھا کہ بغیر اہم اصلاحات اور عبوری حکومت کی جانب سے دائر کیے گئے مقدمات کے مکمل ہونے کے، اگلے سال فروری میں انتخابات کے انعقاد کا کوئی امکان نہیں۔ جولائی 2024 میں ایک عوامی بغاوت کے بعد شیخ حسینہ کی قیادت والی عوامی لیگ حکومت کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ اس احتجاج میں بڑی تعداد میں طلباء نے حصہ لیا تھا۔

بالآخر 5 اگست 2024 کو حسینہ حکومت گر گئی اور وہ بھارت چلی گئیں۔ اس کے بعد محمد یونس کی سربراہی میں عبوری حکومت قائم ہوئی، جس نے ملک میں جمہوری ماحول بحال کرنے کا وعدہ کیا۔ عبوری حکومت کے چیف ایڈوائزر محمد یونس نے اعلان کیا تھا کہ ملک میں عام انتخابات فروری 2026 میں ہوں گے۔ یہ اعلان 5 اگست 2025 کو کیا گیا، جو شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کی پہلی سالگرہ بھی تھی

آن لائن دھوکہ دہی کے سنسنی خیز معاملہ کا پردہ فاش

کاماریڈی: (سیاست ڈسٹرکٹ نیوز) کاماریڈی ضلع پولیس نے ایک عادی مجرمانہ گیانگ کو گرفتار کرتے ہوئے آن لائن دھوکہ دہی کے سنسنی خیز معاملہ کا پردہ فاش کیا۔ پولیس کے مطابق یہ گیانگ فیس بک پر کار ڈیکنگ کے نام پر معصوم عوام کو نشانہ بناتے ہوئے کرایہ پر حاصل کی گئی گاڑیوں کی نمبر پلیٹ تبدیل کر کے جعلی آر سی، آدھار اور دیگر شناختی کارڈ تیار کرتا اور ان ہی گاڑیوں کو لاکھوں روپے میں فروخت کر دیا کرتے تھے بعد ازاں وہ گاڑیاں دوبارہ چوری کر کے اصل مالکان کو واپس لوٹا دیتا اور موبائل نمبروں کو تبدیل کرتے ہوئے مسلسل فرار رہتے تھے۔ ایس پی کاماریڈی مسٹر راجیش چندرا کی ہدایت پر اے ایس پی کی نگرانی میں خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی جس نے تحقیقات میں تیز پیدا کرتے ہوئے ماچہ ریڈی پولیس اسٹیشن کی حدود میں درج شکایت پر کارروائی کی۔ اس دوران گیانگ کے چھ ارکان کو گرفتار کر لیا گیا جبکہ ایک ملزم علی تاحال مفرور ہے۔ گرفتار شدگان کی شناخت محمد ایاز، محمد زاہد علی، پُرتھوی جگدیش، راچرل شیو کرشنا، کرن کوٹ ساکیت اور ویمولماڑ وِویک کی حیثیت سے کی گئی۔ پولیس نے ان کے قبضے سے انووا، ایرٹیگا اور بالینو کاریں، 15 موبائل فون، ایک لیاپ ٹاپ، 10 سم کارڈ، خالی چِپ کارڈ، جعلسازی شدہ آر سی اور گاڑیوں کے جی پی ایس آلات برآمد کیے۔ پولیس تحقیقات میں یہ بھی انکشاف ہوا کہ یہ نٹ ورک پہلے ہی شکر پلی، منچال، امبار پیٹ، رام چندراپورم، چندانگر، میاپور اور اتاپور پولیس اسٹیشنوں میں درج کئی مقدمات میں ملوث رہا ہے۔ ضلع ایس پی نے کیس کی کامیاب تحقیقات اور نٹ ورک کی گرفتاری پر رورل سرکل انسپکٹر ایس رامَن، سب انسپکٹر انیل، کانسٹبل سبھاش ریڈی، سدھیرامولو، سری کانت، آئی ٹی سیل کے ہیڈ کانسٹبل سرینواس اور دیگر عملے کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ پولیس ایسے مجرمانہ گروہوں کے خلاف سخت کارروائی کو جاری رکھے گی۔

غزہ میں اسرائیلی درندگی جاری، 24 گھنٹوں میں 60 فلسطینی شہید

غزہ۔ (یو این آئی) غزہ میں اسرائیلی درندگی جاری ہے، صہیونی فوج کے حملوں میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران مزید 60 فلسطینی شہید ہوگئے، جن میں امداد کے حصول کی کوشش کرنے والے 31 افراد میں شامل ہیں جبکہ 343 زخمی ہو گئے۔ قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق غزہ میں فلسطینی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ اسرائیل کے تازہ حملوں کے بعد کئی افراد ملبے تلے دبے ہوئے ہیں اور ایمبولینس اور شہری دفاع کا عملہ ان تک پہنچنے سے قاصر ہے۔ وزارت نے کہا کہ 24 گھنٹے کی تازہ ترین رپورٹنگ مدت میں کم از کم 60 فلسطینی شہید اور 343 دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ 24 گھنٹوں کے دوران شہید ہونے والوں میں امداد کی متلاشی 31 افراد بھی شامل تھے۔ وزارت کے مطابق 7 اکتوبر 2023 سے اب تک اسرائیلی حملوں میں شہید ہونے والوں کی مجموعی تعداد 62 ہزار 64 ہو گئی ہے جبکہ ایک لاکھ 56 ہزار 573 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ یاد رہے کہ 18 مارچ سے اسرائیل کی جانب سے یکطرفہ جنگ بندی ختم کرنے کے بعد سے صہیونی حملوں سے اب تک 10 ہزار 518 فلسطینی شہید اور 44,532 زخمی ہو چکے ہیں۔ وزارت نے کہا کہ جنگ کے آغاز سے اب تک امداد حاصل کرنے کے دوران اسرائیلی حملوں ایک ہزار 996 فلسطینی شہید اور 14,898 سے زیادہ زخمی ہو چکے ہیں۔ مزید بتایا کہ بھوک اور غذائی قلت کی وجہ سے 24 گھنٹوں میں مزید تین فلسطینی شہید ہو گئے، جس کے بعد بھوک سے مجموعی شہادتیں 266 ہو گئیں، جن میں 112 بچے بھی شامل تھے۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز فلسطین کی مزاحمتی تنظیم حماس نے غزہ میں جنگ بندی کے نئے منصوبے کو قبول کر لیا تھا اور اس حوالے سے اپنا جواب بھی ثالثوں تک پہنچا دیا تھا۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق حماس کے ایک سینئر ممبر نے بتایا تھا کہ گروپ کو غزہ میں 22 ماہ سے زائد عرصے سے جاری لڑائی کو ختم کرنے کے لیے تازہ سفارتی کوششوں میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ یاد رہے کہ امریکہ کی حمایت سے مصر اور قطر اس طویل المدتی جنگ بندی کے حصول میں جدوجہد کر رہے تھے، ثالثوں کی جانب سے نیا منصوبہ موصول ہونے کے بعد حماس نے کہا کہ وہ مذاکرات کے لیے تیار ہے

غزہ میں پہنچائی جانے والی امداد قحط روکنے کے لئے ناکافی: اقوام متحدہ

نیویارک، 20 اگست (ہ س)۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی حقوق نے خبردار کیا ہے کہ غزہ کے تمام علاقوں میں قحط کا خطرہ بڑھ رہا ہے، کیونکہ اسرائیل امدادی سامان کی رسائی میں رکاوٹ ڈال رہا ہے اور عسکری حملے جاری ہیں جو مزید فلسطینیوں کو نقل مکانی پر مجبور کر رہے ہیں۔ دفتر کے ترجمان ثمین الخیطان نے جنیوا میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ صورتحال براہ راست اسرائیلی حکومت کی پالیسی کا نتیجہ ہے جو انسانی امداد کی رسائی کو روک رہی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حالیہ ہفتوں میں غزہ میں پہنچنے والی امداد کی مقدار قحط سے بچنے کے لیے ضروری مقدار سے بہت کم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بھوک سے ہلاکتوں کا سلسلہ جاری ہے، جن میں بچے بھی شامل ہیں، جبکہ اسرائیلی فوج نے شمالی علاقے میں اپنی کارروائیاں بڑھا دی ہیں اور فلسطینیوں کو المواصی کی جانب نقل مکانی کا حکم دیا ہے، حالانکہ وہاں بھی اسرائیلی فوج بمباری کر رہی ہے جس کے نتیجے میں حالات انتہائی خراب ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ المواصی میں لاکھوں پناہ گزین خوراک، پانی، بجلی اور پناہ کی سہولت سے محروم ہیں۔

الخیطان نے بتایا کہ امدادی سامان تک رسائی جان لیوا ہو سکتی ہے اور اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق 27 مئی سے اب تک 1857 فلسطینی خوراک حاصل کرنے کی کوشش میں ہلاک ہو چکے ہیں، جن میں زیادہ تر اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے ہلاک ہوئے۔ ادھر ادارہ برائے انسانی ہم آہنگی کے ترجمان ینس لارکے نے کہا کہ صورتحال پہلے ہی بگڑ چکی ہے کیونکہ اسرائیل نے پناہ گاہ کے سامان کی رسائی پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ لارکے نے بتایا کہ پناہ گاہ کے سامان کی پابندی تقریباً پانچ ماہ جاری رہی، جس کے دوران 700 ہزار سے زیادہ فلسطینی دوبارہ نقل مکانی پر مجبور ہوئے، جس سے خاندانوں کی مشکلات بڑھ گئی ہیں، جو اکثر اپنے خیمے پیچھے چھوڑنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ اگر اسرائیل غزہ شہر میں عسکری کارروائی بڑھاتا ہے تو یہ مزید نقل مکانی کی لہر پیدا کرے گا، خاص طور پر بچوں، خواتین، زخمیوں اور معذوروں کے لیے خطرناک ثابت ہو گا۔ اگرچہ اسرائیل نے حال ہی میں پابندی ختم کرنے کا اعلان کیا، اقوام متحدہ اور اس کے شراکت دار اب تک کسی بھی امدادی سامان کو داخل نہیں کر سکے، کیونکہ کسٹمز کے اجازت نامے اور دیگر انتظامی رکاوٹیں موجود ہیں۔ اقوام متحدہ کا اندازہ ہے کہ غزہ میں 13 لاکھ 50 ہزار افراد کو فوری پناہ کی ضرورت ہے، جبکہ موجودہ خیمے بار بار نقل مکانی اور شدید موسمی حالات کی وجہ سے خراب ہو چکے ہیں

امیگریشن کا فیصلہ، امریکہ مخالف نظریات کے جائزہ سے مشروط

واشنگٹن: (یو این آئی) صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے کہا ہے کہ وہ امریکہ میں رہائش (امیگریشن) کے حق کے فیصلے کرتے وقت 'امریکہ مخالف' نظریات، بشمول سوشل میڈیا پر اظہار خیال کا جائزہ لے گی۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق امریکی شہریت و امیگریشن سروسز (یو ایس سی آئی ایس) نے کہا ہے کہ وہ درخواست دہندگان کی سوشل میڈیا سرگرمیوں کی جانچ کو مزید وسعت دے گی۔ ایجنسی کے ترجمان میتھیو ٹریگیسر نے ایک بیان میں کہا کہ امریکہ کے فوائد اُن لوگوں کو نہیں دیے جانے چاہئیں جو اس ملک سے نفرت کرتے ہیں اور امریکہ مخالف نظریات کو فروغ دیتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ امیگریشن کے فوائد (جن میں امریکہ میں رہائش اور ملازمت کی اجازت شامل ہے) ایک حق نہیں بلکہ ایک سہولت ہیں۔ 1952 میں نافذ کیا گیا امریکی امیگریشن اور نیشنلٹی ایکٹ امریکہ مخالف نظریات کی وضاحت کرتا ہے، جو اُس وقت بنیادی طور پر کمیونزم پر مرکوز تھے۔ تاہم، ٹرمپ انتظامیہ پہلے ہی ان افراد کے ویزے مسترد یا منسوخ کرنے کے لیے سخت اقدامات کر چکی ہے جنہیں امریکہ کی خارجہ پالیسی (خاص طور پر اسرائیل سے متعلق) کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ امیگریشن فیصلوں سے متعلق تازہ ترین ہدایات میں کہا گیا ہے کہ حکام یہ بھی دیکھیں گے کہ آیا درخواست دہندگان یہود مخالف نظریات کو فروغ دیتے ہیں؟۔

ایران کی وارننگ، نئے طاقتور میزائلوں کی تعیناتی کی تیاری

ایران نے بدھ کے روز خبردار کیا کہ وہ اسرائیل کے کسی بھی نئے حملے کے لیے پوری طرح تیار ہے اور اس نے حالیہ 12 روزہ جنگ میں استعمال ہونے والے میزائلوں سے کہیں زیادہ صلاحیت کے حامل جدید میزائل تیار کر لیے ہیں۔

آسٹریلیا نیتن یاہو کے طنزیہ بیانات پر برہم

کینبرا: (ایجنسیز) آسٹریلیا نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کے آسٹریلوی وزیر اعظم انتھونی البانیز کے حوالے سے بیان ''اسرائیل سے غداری کرنے والا کمزور سیاستدان'' پر سخت رد عمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی میں تازہ اضافہ ہے۔ آسٹریلیا کے وزیر داخلہ ٹونی برک نے کہا کہ نیتن یاہو کا یہ بیان ایک ''مایوس رہنما کی جھنجھلاہٹ'' کو ظاہر کرتا ہے۔ برک نے ABC کو بتایا، طاقت کا اندازہ اس بات سے نہیں لگایا جاتا کہ آپ کتنے لوگوں کو تباہ کر سکتے ہیں یا کتنے بچوں کو بھوکا چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم نے جو کچھ ان کے اقدامات میں دیکھا ہے وہ اسرائیل کو دنیا سے مزید الگ تھلگ کرنے کا عمل ہے، اور یہ ان کے مفاد میں بھی نہیں ہے۔ یہ بیانات اس وقت سامنے آئے جب کینبرا نے گزشتہ ہفتے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا تھا، اس عمل میں فرانس، کینیڈا اور برطانیہ بھی شامل ہیں۔ نیتن یاہو نے شدید غصے کا اظہار کرتے ہوئے البانیز پر ''آسٹریلیا کے یہودیوں کو نظر انداز کرنے کا الزام لگایا۔ حالیہ ایام میں دونوں ممالک کے تعلقات میں نمایاں بگاڑ آیا ہے۔

اسرائیل کا ٹینک اور بکتر بند گاڑیوں کی تیاری کا منصوبہ

یروشلم: (یو این آئی) اسرائیل کی دفاعی ساز و سامان کی خرید کی کمیٹی نے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی تیاری اور فروغ کے لیے تقریباً 1.5 ارب ڈالر کے ایک خصوصی منصوبے کو منظوری دے دی ہے۔ اسرائیل کے وزیر دفاع اسرائیل کاٹز اور وزارت دفاع کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل (ریٹائرڈ) امیر بارام نے یہ منصوبہ ملک کی دفاعی ساز و سامان کی خرید کی کمیٹی کے سامنے پیش کیا۔ اس کے تحت آئندہ پانچ سال میں ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی صلاحیت بڑھانے کے لیے ڈیڑھ ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔ کاٹز نے منصوبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم اسرائیل کی سلامتی سے کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے اور ملک کے مستقبل کے تحفظ کے لیے اپنی افواج میں سرمایہ کاری جاری رکھیں گے۔ بارام نے کہا کہ بکتر بند گاڑیوں کی تیاری میں تیزی لانا موجودہ تنازعہ میں ہماری ضروریات کو پورا کرنے اور آنے والی دہائی کے لیے تیاری کرنے کی وزارت کی حکمت عملی کا حصہ ہے۔

کابل میں پاک۔چین۔افغان کا انسداد دہشت گردی اُمور پر سہ فریقی اجلاس

کابل: (یو این آئی) چینی وزیر خارجہ وانگ ژی جمعرات کے روز (آج) اسلام آباد کا دورہ کریں گے اور چھٹے پاک-چین وزرائے خارجہ اسٹریٹجک ڈائیلاگ کی مشترکہ صدارت کریں گے، جب کہ کابل آج پاکستان اور چین کے ساتھ انسداد دہشت گردی اور دیگر امور پر سہ فریقی اجلاس کی میزبانی کر رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق افغان وزارت خارجہ نے منگل کو ایک بیان میں کہا کہ 20 اگست کو چینی حکمران جماعت کے سیاسی بیورو کے رکن اور وزیر خارجہ وانگ ژی، اور پاکستان کے نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ اسحٰق ڈار کابل کا دورہ کریں گے اور سہ فریقی اجلاس میں شرکت کریں گے۔ توقع ہے کہ ان مذاکرات میں پہلے سے کیے گئے وعدوں پر پیش رفت کا جائزہ لیا جائے گا، جن میں انسداد دہشت گردی کے تعاون، چین۔پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کو افغانستان تک توسیع دینے اور علاقائی تجارت و روابط کو مضبوط بنانے جیسے موضوعات شامل ہوں گے۔ افغان وزارت خارجہ کے مطابق اجلاس کے شرکا مشترکہ مفادات، باہمی سمجھوتے اور وسیع تعاون کی بنیاد پر مستقبل کے تعلقات کے بارے میں خیالات کا تبادلہ کریں گے۔ یہ طالبان کے کابل پر کنٹرول کے بعد افغانستان میں اپنی نوعیت کا پہلا اجلاس ہے جو ایک روزہ ڈائیلاگ پر مشتمل ہوگا، جس میں وانگ ژی، اسحٰق ڈار اور افغان قائم مقام وزیر خارجہ امیر خان متقی شرکت کریں گے۔ وانگ ژی کابل میں اجلاس کے بعد اسلام آباد روانہ ہوں گے، تاکہ 21 اگست کو پاک-چین اسٹریٹجک ڈائیلاگ میں شرکت کریں۔ اسٹریٹجک ڈائیلاگ کا پانچواں دور مئی 2024 میں بیجنگ میں اسحٰق ڈار اور چینی وزیر خارجہ وانگ ژی کی مشترکہ صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ منگل کو جاری کردہ دفتر خارجہ کے بیان کے مطابق نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحٰق ڈار کی دعوت پر وانگ ژی 21 اگست 2025 کو چھٹے پاک-چین وزرائے خارجہ اسٹریٹجک ڈائیلاگ کی مشترکہ صدارت کے لیے اسلام آباد کا دورہ کریں گے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ یہ دورہ پاکستان اور چین کے درمیان اعلیٰ سطح کے روابط کے تسلسل کا حصہ ہے، جس کا مقصد 'ہمہ موسمی اسٹریٹجک کوآپریٹو پارٹنرشپ' کو مزید گہرا کرنا، باہمی مفادات پر حمایت کی توثیق، اقتصادی اور تجارتی تعاون کو فروغ دینا اور علاقائی امن، ترقی اور استحکام کے لیے مشترکہ عزم کا اعادہ کرنا ہے۔ گزشتہ ماہ وزیر خارجہ اسحٰق ڈار نے شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے اجلاس کے موقع پر وانگ ژی سے ملاقات کی تھی جہاں انہوں نے زراعت، کان کنی، صنعت اور سیکیورٹی سمیت کلیدی شعبوں میں باہمی حمایت کی تصدیق کی تھی۔

اسرائیلی بستیوں کے نئے منصوبے کی شدید مذمت کرتے ہیں، جرمنی

جرمنی نے مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی بستیوں کی تعمیر کے نئے اسرائیلی منصوبے پر شدید تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ ان نئے تعمیراتی منصوبوں سے ایک مربوط فلسطینی ریاست کے لیے علاقے کا حصول نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہو جائے گا۔

اداریہ

انجم العلما نمبر ! نیاز مندانہ نذرانہ

ایڈیٹر کے قلم سے۔۔۔۔۔

اہلِ سنت وجماعت کی تاریخ اُن بزرگوں کے تذکروں سے روشن ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں اتباعِ مصطفیٰ ﷺ اور دین کی خدمت کے لیے وقف کر دیں۔ انھی میں ایک درخشاں مینارِ ہدایت، مفسرِ قرآن، مصلحِ ملت، استاذ العلماء، سابق صدرالمدرسین دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف حضرت علامہ سید محمد احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ ہیں۔ آپ کی حیاتِ طیبہ عشقِ رسول ﷺ سے لبریز قلب، اصلاحِ ملت پر مبنی جدوجہد اور علمی خدمات کے ایسے جواہر سے عبارت ہے جو صدیوں تک اہلِ ایمان کے لیے مشعلِ راہ رہیں گے۔

نیپال اُردو ٹائمز کی روایت ہے کہ اپنے بزرگوں کی یاد میں خصوصی شمارے شائع کر کے نہ صرف خراجِ عقیدت پیش کیا جائے بلکہ نئی نسل کو ان کے فیضان سے روشناس کرایا جائے۔ ابھی حال ہی میں حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ اور امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ کے حیات وخدمات اور افکار وتعلیمات پر مشتمل خصوصی شماروں کی اشاعت کے بعد، جب ہمدردِ قوم وملت حضرت مولانا ذاکر علی چودھری صاحب قبلہ نے فون پر یہ مشورہ دیا کہ عرسِ انجم العلما کے موقع پر خصوصی شمارے کا اعلان کیا جائے، تو دل کی گہرائیوں نے بھی لبیک کہا۔ اسی موقع پر میرے محب گرامی و معاونِ خاص حضرت مولانا محمد حسین سراقہ رضوی صاحب نے بھی نہایت محبت اور اخلاص کے ساتھ اس طرف توجہ دلائی۔ یوں یہ قافلۂ نیاز مندی آگے بڑھا اور ہم نے اشاعت کا اعلان کر دیا۔

اعلان کے بعد ایک محبت انگیز منظر سامنے آیا۔ اہلِ قلم وارباب دل نے اپنے قلبی جذبات، علمی وفکری تاثرات اور روحانی وابستگی کو قلمبند کر کے بھیجنا شروع کر دیا۔ حیرت انگیز طور پر قلیل مدت میں ایسے نایاب علمی و ادبی موتی یکجا ہو گئے کہ ہر تحریر حضرت انجم العلما علیہ الرحمہ کی حیات کے کسی نہ کسی پہلو کو اجاگر کر رہی تھی۔ وقت کی کمی اور تقاضوں کی کثرت کے باوجود، عشق و وارفتگی نے اس مشن کو آسان بنایا اور یوں یہ علمی و ادبی گل دستہ قارئین کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔

آج جب ہماری اشاعت کا انتظار نہ صرف ملک میں بلکہ بیرونِ ملک بھی کیا جاتا ہے، تو یہ اس حقیقت کی گواہی ہے کہ یہ ہفت روزہ محض خبریں فراہم کرنے والا پرچہ نہیں بلکہ اہلِ سنت کا اعتماد یافتہ منبر اور اہلِ محبت ووفا کا مرکز بن چکا ہے۔

اس خصوصی شمارے کی اشاعت میں جن احباب کی محبتیں، رہنمائیاں اور تعاون شامل ہیں، وہ ہمارے شکریے کے مستحق ہیں۔ خصوصاً امیر القلم حضرت علامہ غیاث الدین صاحب عارف مصباحی اور استاذِ مکرم حضرت علامہ شمیم احمد نوری مصباحی، جن کی رہنمائی وحوصلہ افزائی نے ہر مرحلے کو آسان بنا دیا۔ اسی طرح حضرت مولانا ذاکر علی چودھری صاحب قبلہ اور حضرت مولانا محمد حسین سراقہ رضوی صاحب کی تجاویز و توجہات اس اشاعت کے پس منظر میں نہایت مؤثر ثابت ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو سلامت رکھے اور حضور انجم العلما علیہ الرحمہ کے فیوض و برکات سے نوازے۔

یہ مجموعہ محض صفحات کا ایک سلسلہ نہیں، بلکہ ایک روحانی سرمایہ ہے جسے اہلِ علم، خصوصاً فیضی برادران اور محبانِ انجم العلما یقیناً اپنے دل سے اپنائیں گے۔ ہمارا یقین ہے کہ یہ خدمت حضور انجم العلما علیہ الرحمہ کے عشق و وفا میں جلائے گئے چراغ کی مانند ہے، جو آنے والی نسلوں تک روشنی پہنچاتا رہے گا۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس کوشش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ہمارے دلوں کو عشقِ رسول ﷺ سے منور رکھے اور حضور انجم العلما علیہ الرحمہ کے فیضانِ علمی و روحانی سے ہم سب کو ہمیشہ سیراب کرتا رہے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

قارئین کرام مطالعہ کریں اور دعاؤں سے نوازیں! اپنی نگارشات اور مضامین ہمارے ای میل یا وہاٹسپ نمبر پر ارسال کریں

weeklynepalurdutimes@gmail.com

+918795979383

حضور انجم العلماء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک نظر میں

تحریر: غیاث الدین احمد عارف مصباحی

خادم التدریس مدرسہ عربیہ سعید العلوم یکما ڈپو، لکشمی پور، مہراج گنج (یوپی)

اسم گرامی مع ولدیت: (سید) محمد احمد انجم عثمانی بن قاضی عبدالحمید عثمانی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما)

القاب: انجم العلماء، مفسر قرآن، عاملِ کامل۔

سن ولادت: 02/جنوری 1946 عیسوی

مقام ولادت: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **پیدائش** ہندوستان کے شمالی مشرقی صوبہ اترپردیش کے ضلع سدھارتھ نگر کے گاؤں قاضی بگلھوا شریف پوسٹ شہرت گڈھ میں ہوئی۔

شجرۂ نسب: آپ کا شجرۂ نسب خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے اس اعتبار سے آپ عثمانی ہیں اور اسی سبب سے آپ اور آپ کے اہل خانہ اپنے نام کے ساتھ "عثمانی" نسبت کا لاحقہ لگاتے ہیں۔

تعلیم وتربیت:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علمی وروحانی ماحول میں آنکھیں کھولیں، جب تعلیم حاصل کرنے کی عمر کو پہنچے تو آپ کے والدین نے آپ کو مکمل تعلیم وتربیت کے لیے ان کے نانا جان شیخ المشائخ حضور شعیب الاولیاء الشاہ محمد یار علی علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں بھیج دیا، آپ نے براؤں شریف میں رہ کر انھیں کے زیر سایہ علوم دینیہ کی تکمیل کی، نیز راہ طریقت و روحانیت کا فیض باطن بھی حاصل فرمایا اور انھیں کے مقدس ہاتھوں دستار فضیلت وسند فراغت سے شرف یاب ہوئے۔

صفات حسنہ: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لباس اور وضع قطع انتہائی سادہ، صاف ستھرا اور سنت کے مطابق تھا، بڑکپن نام کی کوئی چیز آپ کے اندر تھی ہی نہیں، علماء وعوام میں اس انداز سے رہتے تھے کہ دیکھنے والا آپ کو بہت بڑی حیثیت کا حامل گمان نہ کرتا، ہر صغیر وکبیر آپ سے آسانی سے گفتگو کر لیتا اور اپنے دل کی بات کہہ کر ان سے پریشانیوں اور مسائل کا حل پوچھ لیتا، یہ وہ صفت ہے جو بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہے میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ان کے اندر ذرہ برابر بھی کبر و نخوت اور غرور کا کوئی شائبہ تک نہیں تھا جہاں بھی بیٹھائیے بیٹھ جاتے تھے اور جو کھلائیے بہت ہی خوش دلی سے کھا لیتے تھے، امیر غریب کوئی بھی ہو جو بھی آپ کو مدعو کرتا اس کے ہاں ضرور تشریف لے جاتے ہیں اپنے مریدوں اور متعلقین کے ساتھ دوستی کے ماحول میں گفتگو فرمایا کرتے تھے۔

بحیثیت عامل کامل: آپ اپنے وقت کے بہت ہی کامل روحانی عامل بھی تھے اور جن وآسیب جیسی بلاؤں کو چٹکیوں میں اپنے قبضے میں کر کے مصائب سے دوچار افراد کی مشکلات حل کر دیتے تھے، بڑے سے بڑا سرکش جن اور آسیب آپ کے سامنے ٹک نہیں پاتا تھا۔ یہ آپ پر اللہ رب العزت کا خصوصی فضل تھا۔

والدۂ محترمہ: آپ کی والدہ سیدہ حمیدہ بانو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ہیں جو حضور شعیب الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صاحبزادی ہیں، آپ بہت ہی پاکیزہ صفت خاتون تھیں اور ہمہ وقت ذکر وفکر اور یاد خدا میں مشغول رہتی تھیں، ان کی زندگی میں حضور شیخ الاولیاء علیہ الرحمۃ و الرضوان کا عکس نظر آتا تھا۔ حضور انجم العلماء کی ذات پر ان کی روحانی تربیت کا بھی بہت گہرا اثر نمایاں تھا۔

اولاد: (۱) عالی جناب محمد فصیح اختر عثمانی (۲) عالی جناب قمر عالم عثمانی (۳) عالی جناب حضرت حافظ آفتاب عالم عثمانی (۴) پیر طریقت حضرت مولانا الحاج محمد اشرف الجیلانی عرف شمیم انجم سجادہ نشین خانقاہ عثمانیہ قاضی بگلھوا شریف (۵) عالی جناب محمد شکیل احمد عثمانی (۶) عالی جناب شمس الضحیٰ عثمانی (۷) محترمہ جمیلہ بانو عثمانی (شوہر) عبد الاحد صدیقی، شہرت گڑھ (۸) محترمہ فرزانہ عثمانی (شوہر) رئیس احمد صدیقی، متھرہ بلاس پور (۹) محترمہ شہانہ خاتون عثمانی (شوہر) سید صلاح الدین برگدہی۔

آپ کے ماموحضرات: (۱) محمد یعقوب احمد علوی (۲) علی حسین (۳) مظہر شعیب الاولیاء پیر طریقت حضرت علامہ محمد صدیق احمد علوی عرف خلیفہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۴) محمد فاروق احمد علوی (۵) سید محمد رضا عرف بابو میاں علوی۔

اساتذۂ کرام: آپ کے اساتذۂ کرام میں مصنف تعمیر ادب حضور بدرملت حضرت علامہ بدرالدین احمد قادری مصباحی، ممتاز المصنفین حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی، شیخ العلماء حضرت علامہ غلام جیلانی، مصنف فتاویٰ فیض الرسول حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی، حکیم ملت علامہ نعیم الدین گورکھپوری، استاذ العلماء علامہ محمد یونس نعیمی (علیہم الرحمۃ والرضوان) جیسی وقت کی عظیم اور نابغۂ روزگار ہستیاں ہیں، جن کی بارگاہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علوم اسلامیہ کی تحصیل فرمائی۔

آپ کے شاگرد: چوں کہ آپ براؤں شریف جیسی مرکزی درسگاہ میں تعلیم و تعلم کا کام انجام دے رہے تھے جہاں کثیر تعداد میں تشنگان علوم نبویہ قرآن وحدیث ودیگر علوم حاصل کرنے کے لیے جوق درجوق تشریف لے جاتے ہیں اس لیے آپ کے شاگردوں کی تعداد بے شمار ہے، ملک کے گوشے گوشے میں آپ کے خوشہ چین شاگرد دین متین کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

بیعت وارادت: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے نانا جان حضور شعیب الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 1965 عیسوی میں شرف بیعت حاصل کیا۔

اجازت وخلافت: شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مظہر شعیب الاولیاء حضرت الشاہ صوفی محمد صدیق علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضور شیخ العلماء حضرت علامہ غلام جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو سلسلۂ عالیہ قادریہ چشتیہ وغیرہ سلاسل حقہ کی خلافت و اجازت عطا فرمائی۔

زیارت حرمین شریفین: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پہلا سفر حج 1998 عیسوی میں فرمایا اور دوسری بار 2006 عیسوی میں حج کے مبارک سفر کے لیے تشریف لے گئے۔

خدمتِ تدریس: فراغت کے بعد سے ہی آپ نے براؤں شریف میں مسند درس وتدریس کو سنبھال لیا اور تاحین حیات وہیں رہے، خلقِ خدا آپ کے فیوض سے بہرہ ور ہوتی رہی۔

وصال پرملال: ۲۷ صفر المظفر ۱۴۲۷ ہجری کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔

مزار مبارک: قاضی بگلھوا شریف نزد شہرت گڈھ ضلع سدھارتھ نگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر انور مرجع خلائق ہے۔

انجم العلماء رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے ایک جید عالم دین تھے

۔جملہ علوم وفنون پر آپ کو حد درجہ مہارت حاصل تھی ۔آپ کی پوری زندگی سادگی میں گزری۔ بچوں پر حد درجہ شفیق مہربان تھے۔ نادار طلبہ کی کفالت فرماتے اور ایک مشفق باپ کی طرح ان کی پرورش کرتے۔ آپ بڑے ذہین تھے۔ ان کی ذہانت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کو درس نظامی کی اکثر وبیشتر کتابیں آپ کو زبانی یاد تھیں۔ آپ جہاں تدریس کی دنیا کے بے تاج بادشاہ تھے وہیں میدان تحریر کے بھی ایک عظیم شہسوار رہے۔ جس طرح آپ نے اپنی بارگاہ میں آنے والے تشنگان علوم اسلامیہ کو بخوبی سیرابی بخشتے اسی طرح آپ نے اپنی تقریر سے بھی حاضرین کا دل جیت لیتے۔ اور انہیں عشق رسول سے وابستہ کر کے اور فرامین الہیہ سے رشتہ جوڑ کر انھیں کامیابی وکامرانی کی راہ پر گامزن کر دیتے۔ آپ کی پوری زندگی تعلیم و تعلم سے جڑے رہی۔ اور آخری وقت تک آپ دارالعلوم براؤں شریف میں رہ کر اپنی خداداد ذہانت ولیاقت سے طلبہ کو سیراب کرتی رہے۔

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہرباری کرے۔

(نور العابدین قادری مصباحی

صدرالمدرسین دارالعلوم رضویہ اہل سنت رستم پور سنیچرا بازار سنت کبیر نگر

حضور انجم العلماء کا انداز تدریس اور طریقۂ تعلیم

تحریر: مولانا اکبر علی قادری فیضی

انچارج علما فاؤنڈیشن نیپال

خادم: مدرسہ اسلامیہ قادریہ اہل سنت فیض العلوم روہنی گاؤں پالیکا وارڈ نمبر ا بنی پور روپندیہی نیپال

دنیا میں تدریس کے مختلف طریقے رائج ہیں اور ہر استاذ اپنے اپنے ذوق اور مزاج کے مطابق ان میں سے کسی ایک کو اختیار کرتا ہے چوں کہ ایک جماعت میں مختلف قسم کے بچے ہوتے ہیں۔ جماعت میں موجود ہر بچے کی ذہانت کا معیار ایک جیسا نہیں ہوتا۔ کچھ بچے بات کو بہت جلد سمجھ لیتے ہیں۔ کچھ بچے جلدی نہیں سمجھتے۔ اچھا استاذ وہ ہوتا ہے، جو بچوں کو سمجھانے کے لیے مختلف طریقے اختیار کرتا ہے۔ حضور انجم العلماء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تدریس کا جو انداز اختیار فرماتے تھے وہ بڑا نرالا تھا ان میں سے چند طریقے آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

دوران تدریس صرف سبق کا خیال نہیں بلکہ طالب علم کا بھی خیال رکھتے۔ دوران سبق طلبہ کو دیکھتے کہ کہیں وہ کسی اور شغل میں تو مصروف نہیں۔ وقتاً فوقتاً کسی طالب علم سے اپنی بات دہرانے کو کہتے تاکہ طلبہ سبق کی جانب ہی متوجہ رہیں اور طلبہ سے پوچھتے کہ بات سمجھ میں آگئی ہے یا نہیں۔ اگر اس کی سمجھ میں بات نہ آئی ہو تو دوبارہ سمجھانے کی کوشش کرتے۔ اگر طالب علم کوئی اشکال پیش کرتا یا کوئی اعتراض کرتا تو اس کے اعتراض کو غور سے سنتے اور جواب دیتے۔

اگرچہ آپ طلبہ سے بے پناہ محبت کرتے تھے ان کی اکثر غلطیوں پر تنبیہ کر کے چھوڑ دیتے تھے لیکن اسباق کے بلاوجہ ناغہ کو بالکل پسند نہیں کرتے تھے اور خود معمول یہ تھا ناغہ کرنے سے احتراز کیا کرتے تھے تاکہ طلبہ کا نقصان نہ ہو۔

کسی بھی فن میں مہارت حاصل کرنے کے لیے مسلسل بنیادوں پر اس کا مطالعہ ضروری ہے، آپ نے چونکہ اپنی ذات کو شروع ہی سے علمی مصروفیات کے لیے وقف کر رکھا تھا، زندگی کا اوڑھنا بچھونا، علم اور مدرسہ کی چہار دیواری تھی، اس کا اثر تھا کہ مولانا کا مطالعہ اتنا وسیع و عمیق ہوتا کہ جن ابواب میں موافق دلائل ملنے کا گمان بھی نہیں ہوتا، ان سے اپنے مسلک کی تائید میں روایات نکال لیتے تھے۔

فقہی مسائل میں مذہب حنفیت کے دلائل کے لیے کتب فقہ کی تفصیل کے ساتھ ساتھ کتبِ حدیث کا بھی انتخاب کرتے، اس سے طلبہ کے دل میں مسلک حنفیت کی عظمت میں اضافہ ہوتا۔

طالب علم سے دوران درس اگر کوئی غلطی ہوتی تو اس کی احسن انداز میں اصلاح فرماتے اور اسے شرمندہ نہیں کرتے۔

کسی طالب علم سے سبق کی پوری عبارت پڑھواتے اور پھر اس عبارت میں بیان کردہ مضمون کی تشریح اور اس پر زبانی تقریر کرتے اور اپنی تشریحی تقریر کا عبارت کے ساتھ انطباق اس انداز سے کرتے کہ طلبہ کے سامنے عبارت اور نفس مسئلہ دونوں اچھی طرح واضح ہو جاتا۔

مغلق اور پیچیدہ بحثوں کو انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ طلبہ کو سمجھا دیتے، انداز ایسا ہوتا کہ جو طلبا تھوڑی سی بھی توجہ سے آپ کی بات سنتے تو ان کے ذہن میں بات مکمل طور سے بیٹھ جاتی تھی اور پھر اس کا یاد کرنا ان کے لیے سہل اور آسان ہو جاتا تھا۔

قرآن کریم کی تدریس کا انداز یہ تھا کہ پہلے آپ ترجمہ کرتے پھر مشکل الفاظ کی تشریح کرتے اس کے بعد شان نزول بتاتے اور مفسرین کے اقوال کی روشنی میں آیات مبارکہ کا مفہوم طلبہ کو سمجھاتے۔

جب احادیث کریمہ کی تعلیم کے وقت طلبہ کو رواۃ حدیث کے بارے میں مختصر توضیح بتاتے، ترجمہ کرتے اور پھر اس کی مکمل تشریح کرتے۔

الغرض آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اندر بے شمار خوبیاں موجود تھیں اور آپ تدریس کے شہنشاہوں میں شمار کیے جاتے تھے، جس کا اعتراف آپ کے شاگردوں کے علاوہ آپ کے دور کے اساتذہ بھی کھلے دل سے کرتے ہیں۔

انجم العلماء تمہاری بات پیاری واہ واہ
ہو گئی زرخیز میری کھیتی باری واہ واہ
اے نبیرۂ حضرت یار علی تم کو سلام
واہ واہ یہ رشتہ اور یہ رشتے داری واہ واہ
آپ کا شاگرد ہونے کا ملا مجھ کو شرف
آپ ہیں داتا ہمارے میں بھکاری واہ واہ

پکری چوبے میں عرس سرکار اعلی حضرت رضی اللہ عنہ منایا گیا

کل مؤرخہ 18 اگست 2025ء روز دو شنبہ مبارک کو بعد نماز عشاء موضع پکری چوبے پوسٹ جمد اشاہی ضلع بستی یوپی کی نورانی مسجد میں بڑے آن بان شان کے ساتھ مجدد دین و مطلب، امام اہل سنت، اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے عرس سراپا قدس کا انعقاد ہوا، جس میں آبادی اور قرب و جوار کے عاشقان بارگاہ رسالت مآب، سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں نے اپنی مذہبی بیداری کا ثبوت دیتے ہوئے کثیر تعداد میں شرکت کی.

اس محفل مبارک کی صدارت نمونہء اسلاف، پیکر اخلاص حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد شفیق الرحمان مصباحی دامت برکاتہم سینیئر استاد دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی نے فرمائی، اور خصوصی خطیب کی حیثیت سے مفکر اسلام، ناشر مسلک اعلی حضرت، ماہر رضویات، محقق عصر، حضرت علامہ ڈاکٹر انوار احمد خان بغدادی صاحب قبلہ (استاد علوم اسلامیہ بلغار اسلامک اکیڈمی بُلغار تتارستان روس و سابق صدر المدرسین دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی) کی تشریف آوری ہوئی،

آپ نے حضور سرکار اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے زوردار خطاب فرماتے ہوئے اپنے خصوصی پر مغز بیان سے سامعین کے لوگ واذہان کو منور و مجلی فرمایا.

حضرت ڈاکٹر صاحب قبلہ ایک متحرک و فعال، داعیانہ مزاج کے حامل، مخلص عالم دین ہیں. جمداشاہی میں رہتے ہوئے اپنی کثیر مصروفیات کے باوجود قرب وجوار کے علاقوں کے لئے فکر مند رہا کرتے تھے، گاہے بگاہے دورہ کرتے رہتے تھے، وہاں کے حالات سے باخبر رہنے کی کوشش کرتے، اور جذبہء خیر خواہی کے تحت حق المقدور عام مسلمانوں کی دینی و سماجی ضرورتوں کو پورا کرنے کرانے کی کوشش کرتے رہتے تھے. علاوہ ازیں آپ اپنے تلامذہ کو بھی متعدد علاقوں میں بھیجا کرتے تھے جو وہاں جاجا کر دعوت و تبلیغ کا کام انجام دیتے تھے. ہمارا یہ گاؤں پکری چوبے بھی آپ کے مبارک دعوتی اور تبلیغی مشن کا حصہ رہا ہے، مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ آج سے تقریبا 22 سال پہلے جب آپ نے اس گاؤں کا تبلیغی دورہ فرمایا تھا اس وقت بفضلہ تعالی آپ کی ناصحانہ گفتگو سے اسی رات انقلاب آگیا اور فجر کی نماز میں تقریبا 40 نمازی ہوگئے اور آپ کی تبلیغی کوششوں سے یہ سلسلہ دیر تک قائم رہا. پروردگار عالم حضرت ڈاکٹر صاحب قبلہ کو سلامت رکھے اور آپ کے علمی فیضان سے ہم سب کو مالا مال فرمائے. علاوہ ازیں عالم حق بیان فاضل ذیشان حضرت علامہ مفتی خورشید عالم صاحب استاد دارالعلوم اہل سنت تدریس الاسلام بسڈیلہ سنت کبیر نگر نے بھی عمدہ خطاب فرمایا. حضرت مولانا شبنم بستوی صاحب اور آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا عطاء المصطفی صاحب، حضرت مولانا حکیم عبدالمصطفی علیمی صاحب، فخر القراء حضرت مولانا حافظ قاری محمد ہاشم خان علیمی صاحب شیخ التجوید دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی، استاذ الحفاظ حضرت حافظ و قاری امیر حسن علیمی نظامی صاحب، حضرت مولانا محمد اسحاق علیمی علیگ، حضرت مولانا احمد رضا علیمی علیگ اساتذۂ دار العلوم علیمیہ، حضرت حافظ شمیم صاحب، اور مولانا عبداللہ صاحب رونق محفل رہے، نیز پرینہ کے پردھان علی حسین صاحب اور ہمارے گاؤں وغیرہ کے بہت سے معزز حضرات بطور خاص شریک کے سعادت رہے.

الحمدللہ بہت بارونق، عمدہ اور کامیاب پروگرام رہا. کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت فرمائی پروگرام کے اخیر میں کھانے کا بھی اہتمام تھا.

مذکورہ اطلاع النظامی دربار ریسٹورنٹ ایئرپورٹ میٹرو اسٹیشن ممبئی مہاراشٹر کے مالک حاجی وحید اللہ خان نے نیپال اردو ٹائمز کے نمائندے کو پریس ریلیز کردی.

عبدالجبار علیمی +918795979383

مدرستہ الامام ابی حنیفۃ النعمان کے صحن میں عرس رضوی کا انعقاد اور انعامی مقابلہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر،

نیپال اردو ٹائمز

پریس *ریلیز، سیتامڑھی

۲۰/اگست/۲۰۲۵ بروز بدھ مدرسہ امام ابو حنیفہ کے صحن میں عرس رضوی کے موقع پر طلبہ و طالبات کے مابین ایک خوب صورت انعامی مقابلہ کا پروگرام رکھا گیا تھا

محفل پاک کا آغاز حضرت حافظ و قاری جمشید رضا نعمانی استاذ مدرسہ ہذا نے تلاوت کلام ربانی سے کیا بعدہ بچوں نے نعت و منقبت کے اشعار پیش کیے حافظ فیاض صاحب نے بارگاہ رسول میں نعت کا گلدستہ پیش کیا راقم الحروف حشم الدین مصباحی نے سائل و نقابت کے فرائض انجام دیتے ہوئے آخر میں بارگاہ اعلی حضرت میں منقبت کے کچھ اشعار پڑھنے کی سعادت حاصل کی اور مدرسہ ہذا کے استاد حضرت علامہ اسلم ربانی نے بھی نعت کے کچھ اشعار بارگاہ آقا میں پیش کرکے کے سامعین کو خوش کیا، حضرت علامہ مقدم علی مصباحی صدر المدرسین مدرسہ ہذا نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے سوانح اعلیٰ حضرت اور علم دین کی فضیلت پر بہت ہی اہم باتیں بتائیں مہمان خصوصی حضرت علامہ ذبیح اللہ صاحب قبلہ علیمی صدر المدرسین جامعہ رفیقہ برواٹولہ نے بھی طالبان علوم نبویہ سے خطاب کرتے ہوئے ان کے مستقبل کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی حضرت مولانا ارشاد احمد مصباحی استاذ مدرسہ ہذا نے نظامت کے فرائض انجام دیے اس مقابلے میں مدرسہ ہذا کے تقریباً ۳۵ طلبہ و طالبات نے حصہ لیا تھا۔ اس مقابلے میں سیرت نبی، سوانح اعلیٰ حضرت، امام اعظم ابو حنیفہ اور بھی دیگر سوالات شامل تھے ہر ایک میں بچوں نے اپنی تیاری کے مطابق سوالات کے جوابات دینے میں کامیاب رہے اس مقابلے میں چار گروپ کا انتخاب تھا، اساتذہ مدرسہ ہذا اور دیگر علمائے کرام کے مقدس ہاتھوں سے ہر گروپ سے اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں کو انعام اور میڈل سے نوازا گیا باقی بچوں کو ترغیبی انعامات سے نوازا گیا

رپورٹ، ابوافسر مصباحی، نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

107 واں عرسِ اعلیٰ حضرت: تنظیم المکاتب کی جانب سے سیکڑوں طلباء میں مفت کتابوں کی تقسیم

محمد رمضان امجدی مہراج گنج (نیپال اردو ٹائمز

چودھویں صدی ہجری کے عظیم مجدد، امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی یاد میں ضلع مہراج گنج میں 107 واں عرسِ اعلیٰ حضرت نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر ضلع کی معروف تنظیم، تنظیم المکاتب والمساجد کے تحت خصوصی پروگرام اور تعلیمی و دینی پروگرام منعقد ہوئے۔

عرس کی مناسبت سے تنظیم کے عہدیداران اور اراکین نے تقریباً درجن بھر مدارس و مکاتب کے طلبہ و طالبات میں مفت کتابیں تقسیم کیں اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے علمی و دینی کارناموں کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

تقریب میں خطاب کرتے ہوئے جنرل سکریٹری تنظیم المکاتب مولانا اشتیاق احمد قادری نے کہا کہ اعلیٰ حضرت ایک سچے عاشقِ رسول ﷺ تھے۔ آپ نے ہمیشہ اتحاد و یگانگت، محبت اور بھائی چارے کا پیغام دیا۔ مولانا اعجاز حسین امجدی نے کہا کہ اعلیٰ حضرت نے ملت اسلامیہ میں کبھی اختلاف و نفاق کو برداشت نہیں کیا، بلکہ سماج کی ہر پہلو سے اصلاح کی۔ مولانا عبدالکریم امجدی نے کہا کہ اعلیٰ حضرت اہلِ سنّت والجماعت کے راہنما اور دینِ اسلام کے عظیم محافظ تھے۔ آپ کی علمی خدمات جیسے کنز الایمان، فتاویٰ رضویہ اور حدائقِ بخشش نہ صرف برصغیر بلکہ دنیا بھر میں اپنی مثال آپ ہیں۔ مصر کی مشہور جامعہ ازہر نے بھی اعلیٰ حضرت کی کتب کو اپنے نصاب میں شامل کرکے ان کی علمی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ مولانا شوکت علی نوری نے کہا کہ اعلیٰ حضرت نے 1000 سے زائد کتابیں تصنیف کیں اور آج دنیا کے کئی ممالک میں ان کی ہستی پر تحقیقی کام اور پی ایچ ڈی کی جارہی ہے۔ تنظیم کے نگراں مولانا محمد رمضان امجدی استاذ مدرسہ اہل سنت فیض الرسول پکڑی خرد نے کہا کہ مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان قادری حنفی رَحْمَۃُاللہِ تعالی علیہ عالم اسلام کی عظیم شخصیت برصغیر ہند و پاک میں محتاج تعارف نہیں ان کا علمی ورثہ، ہزاروں موضوعات پر تحریریں، علم کے ٹھوس ادلہ سے مزین رسائل، پیش آمدہ مسائل کے بارے میں قرآن و سنت، فقہائے امت کے ادلہ سے ماخوذ مستند فتاوی، تاریخ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا فتاوی رضویہ، عشق و محبت سے لبریز عشاق دلفگار کے لئے نعتیہ کلام کا تحفہ، متلاشیاں حق کی تربیت کے لئے سلوک کے اسباق، جویان تحقیق کے لئے تحقیقی اصولوں پر مبنی نگارشات، کم و بیش پانچ سو ساٹھ علوم کے دریا بہاتے علم کے چشمے اعلی حضرت کی شخصیت کی آئینہ دار ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃاللہ علیہ بچپن ہی سے بے پناہ خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے، حیرت انگیز قوتِ حافظہ کی بناء پر آپ نے پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کرلیا اور 13 سال 4 ماہ کی عمر میں علم تفسیر، حدیث، فقہ و اصول فقہ، منطق و فلسفہ اور دیگر علوم درسیہ سے فراغت حاصل کی اور فتویٰ نویسی کا آغاز کر دیا جبکہ 21 سال کی عمر میں باقاعدہ فتویٰ نویسی کی مطلق اجازت ملی۔ آپ رحمۃاللہ علیہ کو علمُ القرآن، علم الحدیث، علم العقائد، تجارت، جغرافیہ، ریاضی، علم طب، سیاسیات، صحافت، علم الفلکیات اور علم النجوم سمیت درجنوں علوم و فنون پر دسترس حاصل تھی جس پر آپ نے 1 ہزار سے زائد کتابیں و رسالے تحریر فرمائے۔ اعلی حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ والرضوان جہاں علوم و فنون میں یکتائے روزگار نظر آتے ہیں وہیں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وسلم میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے ہیں آپ کی شاعری آپ کے عشق رسو0644 کے اظہار کا سب سے بڑا ذریعہ رہا ہے۔ خود ہی ارشاد فرماتے ہیں۔" جب سرکار اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی یاد تڑپاتی ہے تو میں نعتیہ اشعار سے بے قرار دل کو تسکین دیتا ہوں ورنہ شعر و سخن میرا مذاق طبع نہیں۔

اس موقع پر مدرسہ اہل السنّت فیض الرسول، پکڑی خرد مدرسہ شیدائے مصطفیٰ، املیا مدرسہ فیض العلوم، بڑھرا خاص مدرسہ انوار العلوم، باگاپار خاص مدرسہ گلشنِ رضا، مہیش پور مدرسہ قادریہ فیضان العلوم، دھرمولی مدرسہ غوث الاسلام، ہتھیوا نوتنوا مدرسہ قادریہ اشرف العلوم ہتھیوا مدرسہ اہل سنت مڑیلا تیواری سمیت درجن بھر مکاتب کے سیکڑوں طلباء و طالبات کے درمیان درسی و غیر درسی کُتب تقسیم کرکے اپنے محسن کی بارگاہ میں خراج تحسین پیش کیا گیا۔

اس موقع پر علماء کی بڑی تعداد شریک رہی جن میں مولانا عبیداللہ نوری، حافظ کلام الدین نوری، مولانا احسن رضا امجدی، مولانا عامر امجدی، مولانا شمس الہدیٰ اور مولانا عالمگیر مولانا تبارک مولانا جمشید نظامی حافظ قطب الدین اشرف انصاری مولانا شوکت علی نوری مولانا حسام الدین فیضی شامل رہے۔ محمد رمضان امجدی مہراج گنج

جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں عرس امام احمد رضا قدس سرہ کا انعقاد

پریس ریلیز، مبارک پور آج بتاریخ ۲۵ صفر المظفر ۱۴۴۶ھ مطابق ۲۰ اگست ۲۰۲۵ء بعد نماز ظہر وطن عزیز کی عظیم دینی درس گاہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں عالم اسلام کی عبقری شخصیت فقیہ فقید المثال مجدد اعظم اعلی حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کے عرس مبارک کی مناسبت سے ایک جلسہ منعقد ہوا، جس میں قرآن خوانی کے بعد بارگاہ امام اہل سنت میں منثور و منظوم خراج عقیدت پیش کیا گیا اور امام اہل سنت کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا۔

جلسے کا آغاز تلاوت کلام اللہ سے ہوا نعت شریف کے بعد جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے موقر استاذ حضرت علامہ مسعود احمد برکاتی کا خطاب ہوا۔ انھوں نے امام اہل سنت کی حیات طیبہ کے مختلف گوشوں اور آپ کے تجدیدی کارناموں کے حوالے سے بصیرت آمیز گفتگو فرمائی۔ حضرت علامہ مسعود احمد برکاتی نے فرمایا کہ ہمارے اوپر امام اہل سنت کا بہت بڑا احسان ہے انھوں نے ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائی ہے اس لیے ہم سب پر لازم ہے کہ اپنے اس عظیم محسن کی یاد مناتے ہوئے ان کی بارگاہ میں اپنی عقیدتوں کا نذرانہ پیش کریں۔ حضرت مفتی محمد رضا مصباحی نے فرمایا کہ امام اہل سنت جس طرح دین اسلام کے مجدد تھے، انھوں نے غلط رسوم، افکار باطلہ اور معتقدات فاسدہ کا قلع قمع کرکے باطل فرقوں کی سرکوبی فرمائی اسی طرح سے آپ مجدد علوم بھی تھے بہت سارے قدیم علوم جن کے ماہرین ناپید ہو چکے تھے ان کی تجدید اور احیا کا فریضہ انجام دیا، فتاوی رضویہ کی شکل میں فقہ حنفی کا عظیم انسائیکلوپیڈیا امت مسلمہ کو عطا فرمایا، آپ کی افکار اور تعلیمات کی ترویج و اشاعت میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور نے کلیدی کردار ادا کیا، امام اہل سنت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کا فیضان جامعہ اشرفیہ کے توسط سے پورے عالم پر برس رہا ہے۔ اخیر میں قل شریف کے بعد حضرت مفتی محمد صدر الوری مصباحی کی رقت آمیز دعاؤں پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ اس پروگرام میں حضرت علامہ مسعود احمد برکاتی، مفتی محمد نسیم مصباحی، مفتی محمد صدر الوری مصباحی، مفتی محمد رضا مصباحی کے ساتھ ساتھ دیگر علما اور کثیر طلبہ نے شرکت کی۔ محمد اعظم مصباحی مبارک پوری. خادم التدریس جامعہ اشرفیہ مبارک پور

25 صفر المظفر 1447ھ 20 اگست 2025ء

جامعہ خوشتر رضائے فاطمہ گرلس اسکول، سوار (رامپور) میں عرسِ رضوی کی روح پرور محفل

پریس ریلیز

رامپور

نیپال اردو ٹائمز

سوار (رامپور): 25 صفر المظفر 2025 کو جامعہ خوشتر رضائے فاطمہ گرلس اسکول، سوار میں عرسِ رضوی نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا۔

محفل کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، اس کے بعد نعت و منقبت کی پر کیف محفل سجائی گئی جس نے سامعین کے دلوں کو منور کر دیا۔ اس موقع پر جامعہ کے بانی و ناظمِ اعلیٰ حضرت علامہ مفتی غفران رضا قادری صاحب قبلہ نے خطاب فرمایا اور طالبات کو امام اہلِ سنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کی حیاتِ طیبہ، ان کی علمی و فقہی خدمات، تقویٰ و پرہیز گاری اور اصلاحی کارناموں سے روشناس کرایا اس بابرکت نشست میں جامعہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عثمان مصباحی صاحب قبلہ، جامعہ کے استاذ و مفتی حضرت انیس الرحمن حنفی رضوی صاحب قبلہ، جامعہ کے قاری حضرت خلیل الرحمٰن صاحب قبلہ اور جامعہ کے منیجر محترم جناب آصف صاحب قبلہ بھی شریک رہے۔

انجم العلماء علم و عرفان کا آفتاب، روحانیت کا مینار

از قلم: مولانا محمد شمیم احمد نوری مصباحی
ناظم تعلیمات: دار العلوم انوار مصطفیٰ
سہلاؤ شریف، باڑمیر (راجستھان)

دنیا کے افق پر کبھی کبھی ایسی نابغۂ روزگار شخصیات جلوہ گر ہوتی ہیں جو اپنے علم، عمل اور روحانیت کے نور سے صدیوں تک قلوب و اذہان کو منور کرتی رہتی ہیں۔ تاریخ کے اوراق میں ان کے تذکرے عطر بیز ہو کر محفوظ رہتے ہیں اور زمانہ ان کی یاد سے فیضیاب ہوتا رہتا ہے۔ مشرقی اترپردیش کی سرزمین کو یہ شرف حاصل رہا ہے کہ یہاں ایسی بہت سی علمی و روحانی ہستیاں پیدا ہوئیں جنہوں نے اپنی زندگیاں قرآن و سنت کی خدمت، دین کی سربلندی اور امت کی اصلاح کے لیے وقف کر دیں۔ انہی درخشاں میناروں میں ایک تابندہ اور یادگار نام ہے:

مفسرِ قرآن، استاذ العلماء، پیرِ طریقت، انجم العلماء حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ سابق صدر المدرسین دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کی۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ ایک ایسا حسین امتزاج تھی جس میں علم کی روشنی، خطابت کی اثرانگیزی، تدریس کی گہرائی اور تصوف و روحانیت کی خوشبو یکجا نظر آتی ہے۔

ابتدائی زندگی اور تعلیم:

۲ جنوری ۱۹۵۰ء کو بگلھوا قاضی، نزد شہرت گڑھ، ضلع بستی (موجودہ سدھارتھ نگر، یوپی) میں آپ کی ولادت ہوئی۔ نسبی طور پر آپ کا تعلق ایک عظیم دینی خانوادے سے تھا۔ آپ کے نانا و مربی، شیخ المشائخ حضور شعیب الاولیاء حضرت شاہ محمد یار علی علیہ الرحمہ کی تربیت میں آپ کی پرورش ہوئی۔

ابتدائی سے اعلیٰ درجہ تک تعلیم کے تمام مراحل آپ نے دار العلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف میں طے کیے۔ یہاں کے جلیل القدر اساتذہ خصوصاً حضور شیخ العلماء حضرت علامہ غلام جیلانی علیہ الرحمہ کی شفقتیں تاحیات آپ کے شاملِ حال رہیں۔ تکمیلِ تعلیم کے بعد آپ کو دستارِ فضیلت و سندِ فراغت عطا کی گئی۔

بیعت و خلافت:

۱۹۶۵ء میں آپ نے اپنے ماموں مفکر اسلام حضرت علامہ غلام عبد القادر صاحب علوی کے ہمراہ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ بعد ازاں نہ صرف یہ کہ آپ کو مظہر شعیب الاولیاء حضرت شاہ صوفی محمد صدیق علیہ الرحمہ نے خلافت عطا فرمائی بلکہ حضور شیخ العلماء علیہ الرحمہ نے بھی اجازت و خلافت سے نوازا، ساتھ ہی ساتھ آپ کو شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں نوری علیہ الرحمہ نے بھی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا تھا۔

یوں آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، برکاتیہ، رضویہ، ابوالعلائیہ، یارعلویہ کے فیوض و برکات کی امانتیں منتقل ہوئیں۔

تدریس و شاگرد سازی:

حضرت انجم العلماء علیہ الرحمہ کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو آپ کی علمی و تدریسی خدمات ہیں۔ آپ نے دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف میں مدرس کی حیثیت سے تدریس کا آغاز کیا اور مسلسل ترقی کرتے ہوئے صدر المدرسین کے منصب پر فائز ہوئے۔

آپ نے قرآن و تفسیر، حدیث و اصول حدیث، فقہ و اصول فقہ، کلام، نحو و صرف، منطق و فلسفہ جیسے علوم عقلیہ و نقلیہ کو برسوں پڑھایا۔ ہزاروں طلبہ آپ سے علم حاصل کر کے آج دنیا کے مختلف خطوں میں دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ بجا طور پر استاذ العلماء کہلائے۔

خطابت کا اعجاز: آپ کی خطابت قرآن و حدیث کی خوشبو اور روحانیت کی تاثیر سے لبریز تھی۔ جب آپ منبر پر جلوہ افروز ہوتے تو سامعین ہمہ تن گوش ہو جاتے۔ آپ کے بیانات میں علمی استدلال، ادبی سلاست، روحانی تاثیر اور اصلاحی پیغام کا ایسا امتزاج ہوتا کہ سننے والوں کے دل نرم پڑ جاتے اور ان کی زندگیاں بدلنے لگتیں۔

تصوف و سلوک:

حضرت انجم العلماء علیہ الرحمہ نہ صرف علومِ ظاہر کے ماہر تھے بلکہ طریقت و معرفت کے بھی درخشاں مینار تھے۔ آپ نے اپنے مریدین و متعلقین کی ظاہری و باطنی تربیت کی۔ ذکرِ الٰہی، عشقِ رسول ﷺ اور اتباعِ سنت کو اپنی خانقاہی زندگی کا محور بنایا۔

آپ نے خانقاہ یارعلویہ قادریہ چشتیہ عثمانیہ (بھانڈوب، ممبئی) کی بنیاد رکھی جس سے نہ صرف ہندوستان بلکہ نیپال، خلیج اور دنیا کے مختلف خطے فیضانِ طریقت سے منور ہو رہے ہیں۔

تنظیمی و تعمیری خدمات:

حضرت نے بگلھوا کے مسلمانوں کو متحد کر کے مسجد یارعلویہ کی تعمیر کرائی اور دار العلوم اہل سنت یارعلویہ کی بنیاد رکھی۔ آپ کئی مدارسِ اہل سنت کے سرپرست رہے اور ان کی شاندار قیادت میں یہ ادارے پروان چڑھتے گئے۔

روحانی وراثت کی منتقلی:

آپ نے اپنی زندگی ہی میں وہ تمام امانتیں جو آپ کو اپنے بزرگوں بالخصوص حضور مفتی اعظم ہند، حضور شعیب الاولیاء و مظہر شعیب الاولیاء اور حضور شیخ العلماء علیہم الرحمہ سے ملی تھیں، اپنے صاحبزادے حضرت مولانا محمد اشرف الجیلانی عرف شمیم انجم عثمانی کو سونپ دیں۔ آج وہ انہی امانتوں کو بخوبی نبھا رہے ہیں اور خانقاہ و مدارس کے ذریعے رشد و ہدایت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

یادِ وصال اور عرس کی رونق:

۷ اکتوبر ۲۰۲۱ء کو آپ کی حیاتِ مبارکہ کا سفر اختتام پذیر ہوا۔ مگر آپ کی یاد اور آپ کا فیضان آج بھی قلوب کو منور کر رہا ہے۔ ہر سال ۲۷ صفر المظفر کو بگلھوا قاضی (سدھارتھ نگر، یوپی) میں آپ کا عرس نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر ممتاز علما و مشائخ، شعرائے کرام اور عاشقانِ اولیاء کی بڑی تعداد شریک ہو کر فیوض و برکات حاصل کرتی ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت انجم العلماء سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ کی حیات سراپا علم و عمل، خطابت و تدریس اور طریقت و روحانیت کا حسین امتزاج تھی۔ آپ کی ذات ہندوستان کی علمی و روحانی تاریخ کا وہ روشن چراغ ہے جس کا نور قیامت تک قلوب کو منور کرتا رہے گا۔

اللہ رب العزت اپنے حبیب مکرم ﷺ کے صدقہ و طفیل آپ کے مراتب کو بلند فرمائے اور آپ کے فیضان کو تا قیامت جاری و ساری رکھے۔

انجم العلماء نمبر کی اشاعت پر تبریک و تحسین:

یہ امر باعثِ مسرت و افتخار ہے کہ نیپال کی موقر ادبی و صحافتی آواز "نیپال اردو ٹائمز" حضرت انجم العلماء سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ کے عرسِ مبارک کے موقع پر آپ کی حیات و خدمات، افکار و تعلیمات اور روحانی وراثت پر مشتمل ایک خصوصی شمارہ بعنوان "انجم العلماء نمبر" شائع کر رہی ہے۔ یہ اقدام نہ صرف آپ کی علمی و روحانی یادوں کو تازہ کرے گا بلکہ آنے والی نسلوں کو آپ کی فکر و تعلیمات سے روشناس بھی کرائے گا۔

اس سعید عمل پر ہم نیپال اردو ٹائمز کے تمام ذمہ داران بالخصوص اس کے جلیل القدر ایڈیٹر، ماہرِ زبان و قلم، عزیز القدر حضرت مولانا عبد الجبار صاحب علیمی نظامی نیپالی کو تہنیت و تبریک پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی صحافتی بصیرت اور دینی حمیت کے ساتھ یہ عظیم کارنامہ سرانجام دینے کی سعادت حاصل کی۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس خصوصی شمارے کو مقبولیت و قبولیت عطا فرمائے، اسے نسلِ نو کی فکری و روحانی رہنمائی کا ذریعہ بنائے، اور حضرت مولانا عبد الجبار صاحب علیمی نظامی نیپالی سمیت نیپال اردو ٹائمز کے تمام رفقاء کو مزید علمی و ادبی خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جانشین محدث کبیر مفتی ابو یوسف قادری صاحب قبلہ علامہ عبد المصطفیٰ ازہری ایوارڈ سے سرفراز۔

خاندان امجدیہ کئی نسلوں سے علوم دینیہ کا فیضان تقسیم کر رہا ہے، برصغیر کے اکثر مدارس و علما اس خاندان کے علمی فیوض و برکات سے فیضیاب ہیں، موجودہ دور میں ہندو پاک کے تقریباً تمام سنی علما حضرت صدر الشریعہ اور آپ کے شاہزادوں کے تلامذہ یا تلامذۂ تلامذہ کی فہرست میں شامل ہیں، اور یہ علمی نہر آج بھی اسی دھار کے ساتھ جاری ہے، صدر الشریعہ پھر ان کے بعد ان کے شاہزادے اور اب ان شاہزادوں کی نسل کے علما دین متین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

انہیں میں ایک ذات چشم و چراغ خانوادۂ امجدیہ، نبیرۂ حضور صدر الشریعہ، جانشین محدث کبیر، گل گلزار امجدیت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا مفتی ابو یوسف محمد قادری ازہری صاحب قبلہ کی بھی ہے۔

عہد طفولیت ہی سے والد گرامی کی صحبت بابرکت سے مشرف ہیں، انہی کے زیر سایہ جامعہ اشرفیہ سے درس نظامیہ کی تکمیل کی اور پھر جامعہ ازہر مصر سے تحصیل علم کیا۔

اور اب تقریباً سولہ سال سے جامعہ امجدیہ کی عظیم الشان درس گاہ میں فقہ و حدیث اور تفسیر قرآن و دیگر علوم متداولہ کی تدریس سے وابستہ ہیں۔

ساتھ ہی ساتھ ملک کے طول و عرض میں اور بیرون ملک بھی دعوت و ارشاد و تبلیغ دین متین کی غرض سے اسفار کرتے ہیں۔

تصلب دینی میں الولد سر لأبیہ کا مصداق ہیں۔

گزشتہ 12/ مئی 2025ء کو موصوف گرامی مرتبت کی بارگاہ میں دار العلوم ضیاء الاسلام ہوڑہ کے ابنائے قدیم کی جانب سے "علامہ عبد المصطفیٰ ازہری ایوارڈ" اور سپاس نامہ پیش کیا گیا ہے، جس پر ہم تلامذہ حضرت والا آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

موصوف گرامی کی ذات والاصفات اس ایوارڈ کی صدفی صد حق دار ہے، یہ ایوارڈ حق بحق دار رسید کے مصداق ہے۔ آپ کے بڑے ابا حضور مفسر قرآن، محافظ ختم نبوت، شاہزادہ صدر الشریعہ حضرت علامہ عبد المصطفیٰ ازہری اعظمی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ (مدفون کراچی پاکستان) کی طرف منسوب یہ ایوارڈ یقیناً اس بات کو بھی بیان کرتا ہے کہ آپ ہندوستان میں علامہ ازہری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے بھی علمی جانشین ہیں۔

موصوف عالی جاہ ایک کامیاب استاذ بھی ہیں اور ایک اثر دار مبلغ و خطیب بھی۔ حضور محدث کبیر مد ظلہ العالی کے خلف اصغر اور جانشین بھی، جامعہ امجدیہ کے لائق و فائق استاذ بھی ہیں اور جامعہ کی تعلیمی و تعمیری ترقیوں کے اہم ستون بھی۔

ہم بارگاہ ایزدی میں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت والا تبار کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے، فیضان امجدی آپ کی ذات سے خوب عام و تام ہو۔ آمین

شاداب امجدی اعظمی
20/صفر المظفر 1447ھ
14/اگست 2025ء

حضور انجم العلما مبلغ اسلام اور داعی دین تھے

از قلم:
نبیرۂ شعیب الاولیاء جانشین حضور چشتی میاں
صاحبزادہ محمد افسر علوی قادری چشتی
چیف ایڈیٹر مجلہ پیام شعیب الاولیاء براؤں شریف و سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ چشتیہ یارعلویہ براؤں شریف

اللہ پاک قرآن مجید میں علمائے کرام کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِؕ-لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (۱۸) ترجمۂ کنز الایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔ (پ 3، آل عمران: 18) مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُاللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت سے تین فضیلتیں علم کی ثابت ہوئیں: خدائے پاک نے علما کو اپنے اور فرشتوں کے ساتھ ذکر کیا اور نہ ایسا مرتبہ ہے کہ انتہاء نہیں رکھتا۔ علما کو فرشتوں کی طرح اپنے ایک ہونے کا گواہ اور اُن کی گواہی کو اپنے معبود ہونے کی دلیل قرار دیا اُن کی گواہی فرشتوں کی گواہی کی طرح معتبر ٹھہرائی۔ (فضل العلم والعلماء، ص 8)

احادیث مبارکہ میں بھی علمائے کرام کے بکثرت فضائل موجود ہیں، چند ملاحظہ کیجئے!

عالم کی عابد پر فضیلت: حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر ہوا ایک عابد دوسرا عالم، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عالم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر ہے۔ (سنن الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، 4/313، حدیث: 2694)

علما کو مرتبۂ شفاعت ملے گا: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن عالم و عابد کو لایا جائے گا تو عابد سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ جبکہ عالم سے کہا جائے گا تم ٹھہرو اور لوگوں کی شفاعت کرو کیونکہ تم نے ان کے اخلاق کو سنوارا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی طلب العلم، فصل فی فضل العلم و شرفہ، 2/268، حدیث: 1717)

انبیائے کرام کے وارث:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم کی طلب میں کوئی راستہ چلے گا تو اللہ پاک اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلائے گا اور بے شک فرشتے طالب علم کی خوشی کے لئے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اور بے شک عالم کے لئے آسمانوں و زمین کی تمام چیزیں اور پانی کے اندر مچھلیاں مغفرت کی دعا کرتی ہیں اور یقیناً عالم کی فضیلت عابد کے اوپر ایسی ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے اور یقین رکھو کہ علماء انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں اور ان کی میراث دینار و درہم نہیں بلکہ ان کی میراث تو علم ہی ہے تو جس نے اسے حاصل کیا اُس نے میراث کا بہت بڑا حصہ پا لیا۔ (سنن ابی داود، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، 4/485، حدیث: 3641)

لوگوں میں افضل:

حضرت عمر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے افضل وہ مؤمن عالم ہے کہ جب اس کی ضرورت پڑے تو نفع دے اور اگر اس سے بے پرواہی کی جائے تو وہ اپنے آپ کو بے نیاز رکھے۔ (تاریخ ابن عساکر، عمر بن علی بن ابی طالب، 45/303، حدیث: 9886)

درجہ نبوت کے قریب: لوگوں میں سے علما و مجاہدین درجہ نبوت کے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ علما تو رسولوں کی لائی ہوئی باتوں کی طرف لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں اور مجاہدین رسولوں کی لائی ہوئی شریعت کی حفاظت کے لئے تلواروں سے جہاد کرتے ہیں۔ (الفقیہ والمتفقہ، ذکر احادیث واخبار...الخ، 1/148، حدیث: 132)

نبیرۂ شعیب الاولیاء مفسر قرآن جامع معقولات و منقولات مفکر اسلام علامہ سید احمد انجم عثمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سابق پرنسپل دار العلوم اہلسنّت فیض الرسول براؤں شریف) سادگی پسند اور درویش شخصیت کے مالک تھے۔ آپ میں صبر و استقلال، تواضع و انکساری اور تحمل و بردباری جیسے اوصاف بدرجہ اتم موجود تھے۔ آپ نے ساری زندگی سفید پوشی میں گزار دی ہے، اس کے باوجود کبھی کسی سے کوئی قرض نہیں لیا۔ بلکہ پریشان لوگوں کی حتی المقدار امداد کیا کرتے تھے۔

پیدائش:

آپ سرزمین قاضی بگولہوا شہرت گڑھ ضلع سدھارتھ نگر میں 1946ء/ میں عالی جناب قاضی عبد الحمید عثمانی صاحب علیہ الرحمہ کے یہاں پیدا ہوئے، آپکا خانوادہ علم و ادب، تہذیب و تمدن دعوتی اصلاحی تحریک کا محور و منبع تھا۔ درس نظامی کی تعلیم اول تا آخر ہمارے جد امجد اور اپنے نانا جان حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کے زیر سایہ رہ کر حاصل کی، اور آپکے مقدس ہاتھوں سے دستار فضیلت سے شرفیاب ہوئے۔ بعدہ اپنے نانا جان حضور شعیب الاولیاء سے مفکر اسلام علامہ غلام عبد القادر علوی مد ظلہ العالی کے ساتھ 1965ء/ میں شرف بیعت ہوئے پھر آپکی تقوی شعاری، عبادت و ریاضت کو دیکھ کر حضور مظہر شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ نے اپنی خلافت و اجازت سے نواز دیا۔

سیرت و خصائص:

مفکر اسلام محسنِ اہلِ سنّت ناشر مسلک اعلی حضرت امام المحقق والمدقق جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول عمدۃ المحدثین والمدرسین علامہ سید احمد انجم عثمانی نور اللہ مرقدہ نفعنا من علومہ وفیوضاتہ ان شہسوارانِ اسلام میں سے تھے جن پر قومِ مسلم کو ہمیشہ فخر رہا ہے۔ آپ کا تعلق ان نفوسِ قدسیہ سے تھا جنہوں نے مشکل وقت میں ملت کی نگہبانی کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ عقلِ عرفانی، علمِ ایمانی اور معرفتِ صرف و نحو کے امام تھے۔

آپ نے اپنے قلم و زبان، فکر و تدبر سے دینِ اسلام و مسلک حقہ کی ایسی خدمت فرمائی ہے کہ رہتی دنیا تک عام و خاص ان شاءاللہ آپ کے فیض سے مستفید ہوتے رہیں گے۔ آپ نہایت خوش اخلاق اور خندہ رو شخصیت تھے سلام میں ہمیشہ پہل کرتے تھے۔ معمولات اور وقت کے اتنے پابند ہیں کہ جب آپ جمعہ کے روز منبر پر بیٹھتے تھے تو لوگ اپنی گھڑیوں کا ٹائم ٹھیک کر لیتے تھے، سیکڑوں علما کو فیض یاب فرمانے کے ساتھ ساتھ قوم و ملت کو تعمیری و تدریسی فرائض کا ذخیم ذخیرہ عطا فرمایا ہے جس سے مسلک اہلِ سنّت و جماعت کو نہایت تقویت ملی ہے حضرت انجم العلماء کی شخصیت وہ ہستی ہے جنھوں نے قوم و ملت کی فلاح و بہبودی، تنظیمی تحریکی درسی فقہی تصنیفی مسلک اعلی حضرت کی نشر و اشاعت کے لئے جی جان لگا کر خوب خوب محبت و عقیدت اور محنت و مشقت سے کی ہے۔ جب آپ ان کی زندگی کا مطالعہ کریں گے تو عش عش کرتے رہ جائیں گے کہ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ نے ان کے اندر وہ خوبیاں وہ اوصاف و کمالات دیکھے جو ایک سچے پکے عالم دین، نیک انسان، تقوی اختیار کرنے والے فرد میں موجود ہوتی ہیں، حضرت انجم العلماء کی سیرت مبارکہ آپ بھی پڑھیں اور پڑھ کر فیصلہ کریں اور سوچیں کہ ایک عام انسان اپنے تقوی صوم و صلوۃ کا پابند، خلوص وللہیت سے مزین ہونے کے بعد کس قدر اعلی و ارفع مقام حاصل کر لیتا ہے

انہی لوگوں کے لئے ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا۔

نہ ہو چھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

انجم العلماء قدس سرہ امت مسلمہ کے عظیم محسن۔

جمال احمد صدیقی اشرفی القادری

استاذ العلماء شیخ التفسیر والحدیث استاذ الکریم حضرت علامہ الحاج سید احمد انجم عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، خوش اطوار، خوش مزاج، خوش گفتار، تیز گام، نرم دل، رحم دل، نہایت متواضع، سادگی پسند، تصنع اور بناوٹ سے دور، دلچسپ اور دل آویز شخصیت، ذہین وفطین، بہت سے ہم عصروں میں نمایاں، مزاج میں پاکیزہ ظرافت، دوستوں ہی نہیں بلکہ اجنبیوں کے بھی کام آنے والے، اپنے پرائے سب کو نفع پہنچانے والے، مہمان نواز، ہزاروں طلبہ کے سرپرست و محسن و مربی، بے شمار مدرسوں اور تنظیموں کے رکن رکین، مادر علمی دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کی فضا میں موجود ان گنت ضلعی انجمنوں کے سرپرست ونگراں، چھوٹوں کے لئے محسن و مشفق، ہر حاجت مند کے غم خوار، وغیرہ بے شمار خوبیوں اور اوصاف سے آراستہ شخصیت کے مالک تھے اور ضلع سدھارتھ نگر کی مرکزی درسگاہ دارلعلوم فیض الرسول براؤں شریف کے شیخ الحدیث اور پرنسپل تھے۔

استاذ الاساتذہ حضور انجم العلماء قدس سرہ کی رحلت ملت اسلامیہ کے لئے بالعموم اور فیضی برادران و مادر علمی دارالعلوم فیض الرسول کے لئے بالخصوص ایک ناقابل تلافی نقصان اور خسارہ ہے۔

استاذ گرامی وقار حضور انجم العلماء عوام وخواص میں نہایت مقبول اور سبھی کے ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا بڑا کمال یہ تھا کہ آپ کے یہاں کلمہ نفی، نہیں یا نا مستعمل ہی نہیں تھا۔ ہر آنے والا اپنی ضرورت وحاجت بیان کرتا اور حضرت سے تعاون چاہتا تو جو صورت بھی تعاون کی ممکن ہوتی اس کے لئے فوراً تیار ہو جاتے۔ اور اس کو پورا کرنے کے لئے بے چین ہو جاتے۔ طلباء کے لئے ہر طرح سفارش کرنا۔ تمام علاقائی و غیر علاقائی آنے والوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرنا۔ پھر جائے ناشتہ کا نظم کرنا۔ عوام کے لئے ان کی درخواست پر سفر کرنا خواہ وہ دور ہو یا نزدیک ہو۔ بڑی جگہ ہو یا چھوٹی جگہ ہو۔ دن کا پروگرام ہو یا رات کا پروگرام ہو۔ دعائیہ پروگرام ہو یا عوامی جلسہ ہو۔ ان چیزوں سے کوئی مطلب نہیں تھا۔ الغرض ہر طرح سے آنے والے کی دل جوئی کرنا آپ کا وصف خاص تھا۔ دل توڑنا تو آپ کے مزاج کے یکسر خلاف تھا۔ اساتذہ کرام میں اسی فیصد اساتذہ آپ کے شاگرد اور خوشہ چین تھے۔ سبھی آپ کے احسانات اور اخلاق کے دل سے قائل تھے۔ نیز حضور انجم العلماء قدس سرہ العزیز کا بے ضرر ہونا تو بلا اختلاف چھوٹے و بڑے سب کی زبانوں پر یکساں طور پر رہا ہے۔

استاذ الکریم رحمہ اللہ تعالیٰ کا درس نہایت وقیع، نکتہ رس، دلچسپ، ظریفانہ جملوں، ادیبانہ تحقیقات، برمحل عمدہ اشعار، وقت بہ وقت فرق باطلہ کے رد پر مشتمل ہوتا تھا، بالخصوص مودودیت ونجدیت کے لئے شمشیر برہنہ ہوتا تھا۔ طلبہ ذوق وشوق کے ساتھ درس میں حاضر ہوتے اور حضور انجم العلماء قدس سرہٗ کی ادبی زبان سے نکلنے والے ہر جملے کا مکمل لطف لیتے تھے۔ حاصل یہ کہ انجم العلماء قدس سرہٗ کا درس مقبول ہوا کرتا تھا جیسے آپ کی شخصیت مقبول و محبوب تھی، آپ کا درس بھی مقبول تھا۔

الحمد للہ استاذی الکریم حضرت انجم العلماء قدس سرہٗ کثیر الاولاد تھے۔ آپ کو اللہ رب العزت نے چھ صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں عطا فرمائے تھے۔ جن میں آپ کے سچے جانشین پیر طریقت گل گلزار قادریت خلیفہ شیخ الاسلام و خلیفہ مختار الاولیاء شہزادۂ حضور انجم العلماء حضرت علامہ الحاج محمد اشرف الجیلانی عرف شمیم انجم اطال اللہ عمرہ ہیں جو آپ کے مشن کو زندہ وتابندہ رکھے ہوئے ہیں اور عوام اہلسنت کی فکری وذہنی اصلاح کی ہنر رکھتے ہیں۔ اور ہمہ وقت خدمت دین متین کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

حضرت استاذ الکریم حضور انجم العلماء قدس سرہٗ تو رحلت فرما گئے اور اپنے خالق ومالک کے دربار میں پہنچ گئے اور سبھی کو آگے پیچھے جانا ہی ہے، اس سے کسی کو مفر نہیں ہے۔ اللہ عزوجل کی ذات سے قوی امید اور دعا ہے کہ ہمارے تمام اکابر و اساتذہ کرام اور بالخصوص استاذ الکریم حضرت انجم العلماء قدس سرہٗ کے ساتھ نہایت غفاری وستاری کا معاملہ فرما کر اعلیٰ علیین میں مقام خاص عطا فرمائے۔ جانے والوں کے جانے سے قلبی رنج وغم کا ہونا تو ناگزیر ہے۔ لیکن باہمت اور حوصلہ مند حضرات کا شیوہ یہی رہا ہے کہ وہ اپنے نازک حالات میں بھی خود کو مضبوط رکھتے ہوئے دوسروں کو سہارا دیتے ہیں۔ ٹوٹنے کے بجائے مزید پختگی کے ساتھ اپنی روز مرہ کی زندگی کے اعمال میں مشغول ومصروف ہو جاتے ہیں۔ نیز جانے والوں کی خوبیاں اور اوصاف تلاش کرکے ان کو اپنے اندر پیدا کرنے کی سعی وکوشش کرتے ہیں۔

اللہ عزوجل استاذی الکریم حضرت انجم العلماء قدس سرہٗ کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے آمین یارب العالمین۔

آنکھوں میں بس کے دل میں سما کر چلے گئے۔
خوابیدہ زندگی تھی جگا کر چلے گئے۔
شکر کرم کے ساتھ یہ شکوہ بھی ہو قبول۔
اپنا سا مجھ کو کیوں نہ بنا کر چلے گئے۔

سگ بارگاہ اشرف۔
جمال احمد صدیقی اشرفی القادری بانی دارالعلوم مخدوم سمنانی شل پھاٹا ممبرا ضلع تھانے مہاراشٹرا

حضور انجم العلما ایک پاکیزہ شخصیت تھے

ذاکر علی چودھری
دھنورہ مستحکم ضلع سدھارتھنگر یوپی

خیر الاذکیاء مفسر قرآن نبیرہ شعیب الاولیاء پیر طریقت حضور انجم العلماء حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ بن قاضی عبدالحمید عثمانی ۲ جنوری ۱۹۴۶ء بمقام قاضی بگلھوا شریف پوسٹ شہرت گڑھ ضلع بستی میں پیدا ہوئے درس نظامی کی تعلیم از اول تا آخر اپنے نانا جان شیخ المشائخ حضور شعیب الاولیاء سیدی الشاہ محمد یار علی صاحب قبلہ لقدر ضی المولی تعالی عنہ کے زیر سایہ رہ کر حاصل کی اور انہی کے مقدس ہاتھوں دستار فضیلت و سند فراغت سے شرفیاب ہوئے، یوں تو دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کے ان کے دور کے سبھی اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل ہے مگر حضور شیخ العلماء حضرت علامہ غلام جیلانی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ سابق شیخ الحدیث فیض الرسول کا آپ کے اوپر خاص کرم رہا ہے جس طرح ایک باپ اپنے لائق فرزند پر مہربان ہوتا ہے ٹھیک اسی طرح حضرت کی شفقتیں آپ پر رہیں۔ حضور شعیب الاولیاء کی درویشانہ زندگی سے متاثر ہو کر سن ۱۹۶۵ء میں اپنے ماموں حضرت علامہ مولانا غلام عبد القادر علوی صاحب قبلہ کے ساتھ سرکار شعیب الاولیاء سے شرف بیعت حاصل کیا، پھر حضور مظہر شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ نے آپ کو خلافت جیسی عظیم نعمت سے نوازا علاوہ ازیں حضور شیخ العلماء علیہ الرحمہ نے بھی آپ کو فراغت کے ایک سال بعد سلسلہ عالیہ چشتیہ کی اجازت و خلافت سے سرفراز فرما کر خرقہ خلافت بھی عطا فرمایا اور قرآن عظیم، احادیث نبویہ اور دیگر اوراد وظائف کی تحریری اجازت عطا فرمائی۔ آپ ایک اچھے مدرس بہترین خطیب اور بالغ نظر مدبر تھے، کچھ دنوں تک آپ مرکزی درسگاہ دارالعلوم فیض الرسول میں صدر المدرسین کے منصب پر فائز رہ کر سربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول کے شانہ بشانہ چل کر دارالعلوم کے ترقی میں شب و روز مصروف عمل رہے آپ کا سب سے عظیم کارنامہ قاضی بگولہوا شریف کے تمام مسلمانوں کو متحد کر کے مسجد یار علویہ کی تعمیر اور دارالعلوم اہل سنت یار علویہ کی سنگ بنیاد رکھنا ہے، آپ بہت سے مدارس اہل سنت کے سرپرست اور صدر بھی رہے جن کی شاندار قیادت میں مدارس اسلامیہ پروان چڑھے، آپ ایک تبحر عالم دین علوم وفنون کے ماہر اور روحانیت کے تاجدار تھے شاہزادہ اعلی حضرت سے بھی آپ کو خلافت واجازت حاصل ہے آپ نے اپنی زندگی ہی میں چھوٹے صاحبزادے مولانا محمد اشرف الجیلانی عرف شمیم انجم عثمانی کو جو امانتیں آپ کو حضور مفتی اعظم ہند و حضور شیخ العلماء علیہما الرحمہ سے ملی تھیں اسے محمد اشرف الجیلانی عرف شمیم انجم کو سونپ دیا تھا جسے بخوبی مولانا الحاج محمد اشرف الجیلانی عرف شمیم انجم صاحب نبھا رہے ہیں بھانڈوب ممبی میں خانقاہ یار علویہ قادریہ چشتیہ عثمانیہ کی بنیاد ڈالی اور بھانڈوب ممبئی کی سرزمین سے رشد وہدایت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں جسکی شعاعیں گجرات۔ راجستھان اترپردیش انڈیا ہی نہیں بلکہ نیپال اور امارات متحدہ عرب امارات میں پھیلی ہوئی ہیں علامہ الحاج محمد سید احمد انجم عثمانی سابق پرنسپل مرکزی درسگاہ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کا ہر سال آپ ہی کے خلف ارشد مولانا الحاج محمد اشرف الجیلانی عرف شمیم انجم کی سرپرستی میں 27/صفر المظفر کو قاضی بگولہوا شریف نزد شہرت گڑھ ضلع سدھارتھ نگر یوپی میں نہایت ہی تزک واحتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے جس میں ملک وملت کے مایہ ناز علماء کرام، خطبائے اسلام وشعرائے کرام نیز ارباب سیاست وصحافت شرکت فرماتے ہیں

مولانا ذاکر حسین چودھری مقام دھنورہ ضلع سدھارتھ نگر یوپی

حضور انجم العلماء ایک ہمہ جہت شخصیت

از قلم:- مظہر علی نظامی علیمی
استاذ:- دارالعلوم رضویہ اہلسنت رستم پور
پوسٹ سینچرا بازار سنت کبیر نگر (الہند)

استاذ محترم، نبیرۂ شعیب الاولیاء، انجم العلماء، مفسر قرآن، حضرت علامہ محمد سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمۃ والرضوان، شیخ الحدیث وسابق پرنسپل دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی

ہر شخصیت میں کمال کی جہتیں جداجدا ہوتی ہیں اس لئے قدرتی طور پر ان سے تاثر کی جہتیں بھی الگ الگ ہوجاتی ہیں، حضور انجم العلماء یوں توگوناں گوں خصوصیات وکمالات کے مالک تھے؛ مگر سب سے پہلے ان کا جو کمال اس کوتاہ ذہن کے سامنے آیا وہ ان کا بلند پایہ تحقیقی مزاج، علمی رسوخ، نظر کی تہ داری، وسیع متنوع ہمہ گیر اور گہرا مطالعہ تھا، حضور انجم العلماء کی شخصیت کے اس قابل قدر اور قابل تقلید پہلو نے مجھے پہلے دن سے متاثر کیا اور رفتہ رفتہ یہ تاثر گہرا ہی ہوتا گیا۔ اور آج تک لوح دل پر نقش ہے۔

حضور انجم العلماء فنا فی العلم، کتابوں اور درس وتدریس کے عاشق تھے، جلسے جلوس سے خاصا رغبت نہ تھی، مگر جب اپنے پر آ گئے تو مشہور زمانہ خطباء کو بھی پانی ہی نہی پلایا بلکہ انھیں پانی پانی کر دیا۔

حضور انجم العلماء انتہائی نرم دل اور مشفق المزاج آدمی تھے، طلبہ عام طور پر حضرت سے بہت مانوس رہا کرتے تھے۔

حضور انجم العلماء کا تدریسی مزاج متنوع اور ہمہ گیر تھا، وہ درسیات کی تنگنائے محدود ہونے کے بجائے علم کے وسیع تر سمندر کی سیاحت اور غواصی کے خوگر تھے، تفسیر وحدیث وفقہ اور دیگر متداول اسلامی وعربی علوم وتواریخ اوران جیسے دیگر موضوعات ان کے مطالعہ کی جولان گاہ تھے، متون حدیث، رجال حدیث، اصول حدیث، فقہ الحدیث، اخلافیات سارے علوم وفنون میں یکساں مہارت رکھتے تھے، حضور انجم العلماء کا مطالعہ سرسری اور رواروی والا نہ تھا؛ بلکہ اس میں گہرائی اور گیرائی ہوتی تھی، وہ جس مضمون کو پڑھتے تدبر کے ساتھ پڑھتے، پوری طرح جذب کرتے اور ہر پہلو سے اس پر غور وفکر کرتے، جس کی وجہ سے ہر مضمون پر ان کی گرفت بہت اچھی ہوتی تھی، اللہ تعالیٰ نے انھیں ذکاوت، فہم وفراست سے خوب نوازا تھا؛ اِن ہی وجوہات کے سبب ان کے علمی موقف میں بڑی پختگی تھی، درس وتدریس تقاریر پر مغز ہوا کرتی تھیں۔

حضور انجم العلماء کے درس وتدریس سے صاف اندازہ ہوتا تھا کہ وہ زیر تدریس کتاب اور اس کے ضروری متعلقات پر اکتفا کرنے کے بجائے کتاب کے اصل موضوع اور فن کو پڑھنے اور پڑھانے پر توجہ دیتے تھے۔

اسم گرامی:- حضرت مولانا محمد سید احمد انجم عثمانی بن قاضی عبدالحمید عثمانی

تاریخ وجائے پیدائش:- ۲ جنوری ۱۹۴۶ء مقام قاضی بگلھوا شریف پوسٹ شہرت گڈھ ضلع سدھارتھ نگر یوپی

ابتدائی تعلیم:- گاؤں کے مکتب میں

اعلیٰ تعلیم:- درس نظامی کی تعلیم از اول تا آخر اپنے نانا جان شیخ المشائخ حضور شعیب الاولیاء سیدی الشاہ محمد یار علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیر سایہ رہ کر حاصل کی۔

اور انھیں کے مقدس ہاتھوں دستار فضیلت وسند فراغت سے شرف یاب ہوئے۔ اور آپ نے اس وقت دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف میں موجود جملہ اساتذۂ کرام بالخصوص حضور بدر ملت حضرت علامہ بدرالدین احمد قادری و ممتاز المصنفین حضرت علامہ عبدالمصطفے اعظمی و شیخ العلماء حضرت علامہ غلام جیلانی علیہم الرحمۃ والرضوان سے اکتساب فیض کیا مگر شیخ العلماء و احسن العلماء علامہ غلام جیلانی علیہ الرحمہ کا آپ پر خاص کرم رہا، اور حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی درویشانہ زندگی سے متاثر ہو کر اپنے ماموں حضرت علامہ غلام عبدالقادر علوی صاحب قبلہ کے ساتھ ۱۹۶۵ء میں شرف بیعت حاصل کیا، پھر مظہر شعیب الاولیاء وصدیق الاولیاء سیدی الشاہ صوفی محمد صدیق علیہ الرحمۃ والرضوان نے خلافت و اجازت جیسی عظیم نعمت سے نوازا، اس کے علاوہ حضور شیخ العلماء علیہ الرحمہ نے بھی آپ کو سلسلۂ عالیہ قادریہ چشتیہ کی خلافت و اجازت سے سرفراز فرما کر خرقۂ خلافت بھی عطا فرمایا، نیز قرآن و احادیث نبویہ ودیگر اوراد و وظائف کی تحریری اجازت بھی عطا فرمائی، علاوہ ازیں شہزادۂ اعلیحضرت حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان سے بھی آپ کو خلافت واجازت حاصل ہوئی، مذکورہ ساری فضیلتوں کا حامل وہ ماہتاب بالآخر ایک روز یعنی ۲۷ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ کو ابر اجل کے سائے میں روپوش ہوگیا، اور قاضی بگلھوا شریف نزد شہرت گڈھ ضلع سدھارتھ نگر مدفن بنا، جن کی قبر انور وصال پُر ملال سے لے کر اب تک مرجع خلائق بنا ہوا ہے، ۲۱ سالوں سے لگاتار آپ کے صاحبزادگان بالخصوص پیر طریقت حضرت علامہ محمد اشرف الجیلانی عرف شمیم انجم عثمانی صاحب قبلہ کی سرپرستی میں ۲۷ صفر المظفر کو انتہائی تزک و احتشام کے ساتھ عرس مقدس کا اہتمام کیا جاتا ہے،

آپ نے اپنے پیچھے لائق وفائق فرزندان کو چھوڑا ہے جو آج بھی آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت دین وملت وخدمت خلق کا کارنامہ بخوبی انجام دے رہے ہیں بالخصوص آپ کے چھوٹے صاحبزادے پیر طریقت حضرت علامہ الحاج محمد اشرف الجیلانی عرف شمیم انجم عثمانی صاحب قبلہ نے بھانڈوپ ممبئی کی سرزمین پر خانقاہ عالیہ قادریہ چشتیہ یار علویہ عثمانیہ کی بنیاد ڈالی اور وہیں سے رشد وہدایت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں جس کی شعائیں ملک ہی نہیں بلکہ بیرون ممالک میں بھی پھیل رہی ہیں، اور خاص وعام سبھی لوگ فیضان مفتیٔ اعظم ہند و فیضان حضور شعیب الاولیاء وفیضان حضور انجم العلماء علیہم الرحمۃ والرضوان سے مالامال ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ شہزادۂ انجم العلماء حضرت علامہ محمد اشرف الجیلانی عرف شمیم انجم عثمانی صاحب قبلہ مدظلہ العالی کو سلامت باکرامت رکھے، اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انجم العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان کے فیضان سے مالامال فرمائے اور استاذنا الکریم کو شمیم جنت کی بہاریں نصیب فرمائے۔

آمین یارب العالمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

از قلم:- مظہر علی نظامی علیمی
استاذ:- دارالعلوم رضویہ اہلسنت رستم پور
پوسٹ سینچرا بازار سنت کبیر نگر (الہند)
9415661273

ملک عزیز نیپال کی نئی نسل ملک کے بدترین خارجہ پالیسی سے پریشان ہو کر ملک چھوڑنے پر مجبور....!

بلال برکاتی نیپالی

ملک نیپال پہاڑ ہمال اور میدانی علاقوں پر مشتمل اک خوبصورت ملک ہے جہاں بے تحاشا قدرتی معدنیات موجود ہیں مگر افسوس کہ ملک کو چلانے والے ناکام اور نکمے لیڈر کی وجہ سے دن بدن پستی اور تنزلی کی طرف جا رہا ہے، دو دہائی قبل کی بات ہے کہ ملک میں روزگار نہ ہونے کی وجہ سے غریبی کے سبب ہمارے باپ دادا (آباؤ اجداد) نیپال سے ذریعہ معاش کے لئے ہندوستان کا رخ کرتے تھے اور دلی، پنجاب، کشمیر اور دیگر ریاستوں کا سفر کرتے تھے تاکہ اپنے بچوں کا پیٹ پال سکے، پھر ایک وقت آیا کہ نیپال نے عرب ممالک سے روزگار پر کنٹریکٹ سائن کیا اور پھر ہماری دوسری پیڑھی روزگار کے سلسلے میں عرب ممالک کا رخ کرنے لگے اور نتیجہ یہ نکلا کہ ملک نیپال کے تقریباً ہر گھر سے ایک دو فرد عرب ملکوں میں آج بھی موجود ہیں مگر ملک کے حالات ٹھیک ہونے کے بجائے مزید بدترین ہوتے چلے گئے، اور ملک نیپال نوجوانوں سے خالی ہو گیا، شاہی نظام ختم ہوا جمہوریت آئی، سرکار بنی مگر ملک نہ بن سکا، اور موجودہ صورت حال یہ ہیکہ اب ہماری تیسری پیڑھی یورپ کا رخ کر رہے ہیں، نیپال کے تریبھون انٹرنیشنل ایئرپورٹ میں روزانہ کی بنیاد پر ہزاروں نوجوان یورپ جانے والے لائن میں کھڑے ذلیل ہوتے ہوئے نظر آ رہے ہیں، اور عرب ممالک سے زیادہ نوجوان یورپین ممالک کا رخ کر رہے ہیں،

افسوس کا مقام ہیکہ ملک چلانے والے آج بھی اپنی عیاشیوں میں گم ہیں نوجوان اور ملک کا مستقبل مکمل تباہ ہو چکا، مگر سرکار اس جانب توجہ دینے سے آج بھی کترا رہی ہے اور اب نئی پالیسی کے تحت دیگر ممالک سے روزگار پر کنٹریکٹ سائن کر رہی ہے تاکہ بچے کھچے نوجوان بھی ملک چھوڑ دے، یہ ہمارے حکمرانوں کے لئے اور ملک کے مکینوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے، تیسری نسل بھی اپنے ملک میں روزگار پانے سے محروم ہیں، اور مستقبل میں جو نئی نسل آ رہی ہے یہ مکمل تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے، ملک نیپال محض ایک مزدور پراڈکٹ تیار کرنے والا ملک بن کر رہ گیا، تعلیمی ادارے مکمل مفلوج جو طلبہ اسٹوڈنٹ پڑھنا چاہتے ہیں ان کا مستقبل خطرے میں ہے، تعلیمی نظام کے خود حکمران دشمن بنے ہوئے ہیں سرکاری اسکولوں میں تعلیم صفر ہے، کیونکہ موجود کرپٹ اور رشوت خور سرکار نہیں چاہتی ہے کہ ہمارا جنتا پڑھے لکھے کچھ بنے کیونکہ یہ سرکار جانتی ہے کہ اگر نوجوان پڑھ لکھ لیا تو روزگار مانگیں گے اور وہ ہمارے پاس ہے نہیں، لھذا انہیں جاہل انپڑھ رکھو اور مزدور بنا کر ویدیشوں میں دھکے کھانے بھیج دو، دنیا کے کسی بھی ملک میں نیپالی جاتے ہیں تو ان کی اکثریت 99٪ فیصد مزدور کیٹیگری کے لوگ ہی ہوتے ہیں، جو دن رات محنت مزدوری کرتے ہیں اور ریمیٹرانس اپنا ملک بھیجتے ہیں جس سے ملک چل رہا ہے اور حکمران عیاشیاں کر رہے ہیں، ان سب تباہی بربادی کے خلاف کوئی آواز اٹھانے والا نہیں، تھوڑے بہت جو آواز اٹھاتے بھی ہیں تو انہیں گرفتار کر کے جیلوں میں ڈال دیا جاتا تھا، اس قدر قدرتی معدنیات سے بھرپور ملک زوال پزیر ہے، اللہ اس ملک اور ملک میں رہنے والوں پر رحم فرمائے آمین،

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز:
بلال برکاتی نیپالی

مفسر قرآن استاذ العلماء حضرت علامہ الحاج سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ — ایک نابغہ روزگار شخصیت *

مفتی پیر شاکر القادری فیضی
بانی دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ اودے پور راجستھان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
برصغیر کی علمی و روحانی تاریخ میں چند ایسے رجالِ کار پیدا ہوئے جن کی علمی لیاقت، فکری بصیرت اور روحانی عظمت صدیوں تک نسلوں کو فیض پہنچاتی رہے گی۔ انہیں آسمانِ علم و عرفان کے درخشاں ستاروں میں ایک تابندہ نام مفسر قرآن انجم العلماء استاذی الکریم پیر طریقت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ کا ہے۔ آپ نہ صرف ایک مفسرِ قرآن اور اعلیٰ خطیب تھے، بلکہ ایک ایسے پیرِ طریقت اور استاذ العلماء جن کے فیض یافتہ ہزاروں علماء دنیا بھر میں دین متین کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

علمی عظمت اور مفسرِ قرآن کی شان

انجم العلماء حضرت انجم عثمانی علیہ الرحمہ نے عمرِ عزیز کا بیشتر حصہ قرآن و سنت کی خدمت میں بسر کیا۔ آپ کی تفسیرِ قرآن میں جہاں زبان کی شستگی اور بیان کی روانی ملتی ہے، وہیں معانی کی گہرائی اور اسرارِ قرآنی کی حکیمانہ تشریح بھی نظر آتی ہے۔ آپ کے درسِ قرآن میں علم و عرفان کے جواہر بکھرتے، قلوب نورِ ایمان سے منور ہوتے اور قارئین و سامعین قرآن فہمی کی ایک نئی دنیا میں داخل ہو جاتے۔

خطابت کا انداز

آپ کی خطابت صرف الفاظ کا بہاؤ نہیں تھی بلکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک روحانی تاثیر کا سرچشمہ تھی۔ منبر پر جب آپ قرآن وحدیث کے دلنشین استدلال اور ادبی حسن کے ساتھ خطاب فرماتے تو سننے والا دل و جان سے ہمہ تن گوش ہو جاتا۔ آپ کے خطابات میں علمی استدلال، ادبی شان، روحانی جذب اور اصلاحی پیغام کا حسین امتزاج ہوتا۔

استاذ العلماء کی حیثیت

حضرت علیہ الرحمہ نے اپنی تدریسی زندگی میں ہزاروں علماء فضلاء حکماء تیار کیے، جو آج دنیا کے مختلف خطوں میں دینِ متین کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی شاگرد سازی کی خصوصیت یہ تھی کہ ہر طالبِ علم کی فکری تربیت اور علمی بنیاد مضبوط کرتے، تاکہ وہ خود بھی چراغِ ہدایت بن سکے۔

پیرِ طریقت

علم وادب کے ساتھ ساتھ آپ طریقت و روحانیت کے بھی عظیم پیشوا تھے۔ آپ کا تعلق سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ نقشبندیہ برکاتیہ رضویہ مصطفویہ ابوالعلائیہ یارعلویہ کے مشائخ عظام سے مضبوط تھا اور آپ نے اپنے مریدین کو نہ صرف ظاہری علم کی روشنی عطا کی بلکہ باطنی سکون اور قربِ الٰہی عزوجل، عشق رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ذوق بھی بخشا۔

عظمت کا اعتراف

انجم العلماء حضرت علامہ انجم عثمانی علیہ الرحمہ کی علمی و روحانی خدمات تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جانے کے قابل ہیں۔ آپ کا فیض زندگیوں کو بدلتا رہا اور آپ کی یاد آج بھی قلوب کو گرما دیتی ہے۔ یقیناً آپ کی ذات برصغیر کی دینی و علمی تاریخ میں ایک مینارہ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ اپ نے اپنے نانا جان شیخ المشائخ سرکار شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کے زیر سایہ رہ کر ملک وبیرون کی عظیم مرکزی درسگاہ دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول براوں شریف میں ازابتدا تا انتہا تعلیم حاصل کی اور اسی شہرہ آفاق درسگاہ سے فارغ ہو کر تدریسی خدمات کیلئے منتخب کئے گئے آپ نے بخوبی مدرس سے لیکر صدرالمدرسین تک تاعمر اسی ادارہ میں رہ کر درس قرآن، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، علم کلام، نحو، صرف، منطق و فلسفہ وغیرہ دیتے رہے۔ جہاں عملیات و تعویذات میں بھی آپ اعلی مقام پر فائز تھے، ان گنت افراد کو اس راہ میں آپ کی ذات سے فیض کے چشمے جاری ملے۔ اور مرقد اطہر سے صبح قیامت تک جاری رہیں گے۔ ہر بگلھوا قاضی میں آپ کا عرس سراپا قدس نہایت ہی تزک واحتشام کے ساتھ منانا جاتا ہے۔ جس علمائے کرام مشائخ عظام کی نورانی تقاریر اور شعراء کے کلام اور لنگر عام سے فیوض و برکات صاحب عرس علیہ الرحمہ کے جاری ہوتے ہیں۔

اللہ عزوجل اپنے حبیب رسول اعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل آپ کے مراتب کو مزید بلندیاں نصیب فرمائے۔

از قلم: خلیفہ تاج الشریعہ و خلیفہ بغداد مقدسہ و خلیفہ انجم العلماء استاذ العالمین مفتی پیر شاکر القادری فیضی بانی دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ اودے پور راجستھان

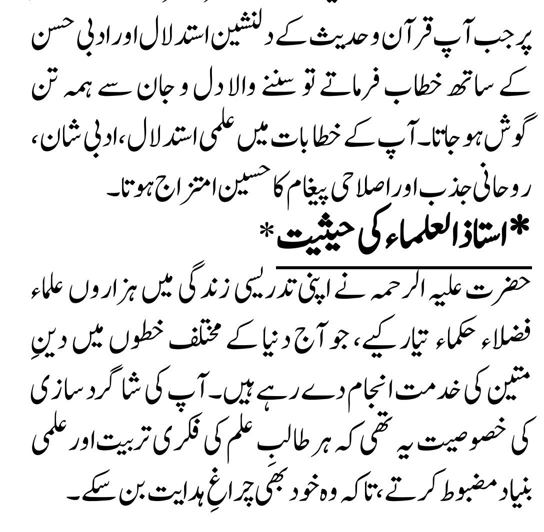

حضرت انجم العلماء سرمایہ فیض الرسول ہیں

از قلم: مولانا محمد قمر انجم قادری فیضی
ایڈیٹر سہ ماہی مجلہ پیام شعیب الاولیاء
براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر

ضلع سدھارتھ نگر مردم خیز اور علم وفن کا گہوارہ رہا ہے جہاں سے 1946/ میں ایک عبقری اور ہمہ جہت شخصیت کی تشریف آوری ہوئی، دنیائے سنیت جنہیں عظیم المرتبت خطیب، جلیل القدر مفسر، بلند پایہ مفکر، عدیم المثال انشاء پرداز، نابغہء روزگار عبقری وقت مبلغ دین متین، حامئ سنیت، ماحئ بدعت خلیفۂ مظہر شعیب الاولیاء انجم العلماء مفسر قرآن علامہ الحاج الشاہ سید احمد انجم عثمانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے،

ولادت باسعادت•

آپ 2 جنوری 1946ء/ سرزمین قاضی بگولہوا تحصیل شہرت گڑھ ضلع سدھارتھنگر یوپی میں پیدا ہوئے، اور 28 مارچ 2006ء/ مطابق 27 صفر المظفر 1426 ھجری/ کو اس دار فانی سے اور عالم ناپائدار کو خیر باد کہہ گئے۔ اگرچہ 17 سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے مگر ملک کے طول و عرض میں لاکھوں عوام و خواص، علماء ادباء شعراء فضلاء، اور اساتذہ و تلامذہ مریدین و متوسلین، کے قلوب واذہان میں آپ آج بھی زندہ و تابندہ ہیں۔۔

درس نظامی کی تعلیم اول تا اخر اپنے نانا جان حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کے زیر سایہ رہ کر حاصل کی، اور آپکے ہی مقدس ہاتھوں سے دستار بندی سے شرفیاب ہوئے اور اپنے نانا جان شیخ المشائخ حضور شعیب الاولیاء لقد رضی اللہ تعالی عنہ سے 1965ء/ میں شرف بیعت ہوئے پھر آپکو خلافت و اجازت سے بھی نوازا۔

مفسر قرآن خیر الاذکیاء نبیرہ شعیب الاولیاء خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند و مظہر شعیب الاولیاء و حضور شیخ العلماء استاذ الاساتذہ پیر طریقت حضرت علامہ الحاج محمد سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ سابق پرنسپل دارالعلوم فیض الرسول براوں شریف کی ذات ہمہ جہت شخصیت ہے۔

حضور انجم العلماء علیہ الرحمن ایک استاد کی حیثیت سے بہت ہی اہم اور اعلی ترین مقام رکھتے ہیں۔ وہ طلبہ کو علم دین سکھانے کے ساتھ ساتھ ان کی کردار سازی اور تربیت میں بھی اہم کردار ادا کرتے تھے۔ ایک معلم کے فرائض میں طالب علموں کی راہنمائی کرنا بھی شامل ہے. ایک اہم استاد کی حیثیت سے حضور انجم العلماء کی کچھ اہم ذمہ داریاں اور کردار درج ذیل ہیں: علم کی فراہمی: حضور انجم العلماء طلبہ کو ان کے مضامین میں مہارت حاصل کرنے میں مدد کرتے تھے اور انہیں علم کے حصول کے لیے رہنمائی فراہم کرتے تھے۔ کردار سازی: ایک استاد طلبہ کی کردار سازی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ حضور انجم العلماء طلبہ میں اچھے اخلاق، ذمہ داری اور دوسروں کا احترام کرنے کی تربیت دیتے تھے

•**رہنمائی**: ایک استاد طلبہ کو ان کی زندگی کے مختلف شعبوں میں رہنمائی کرتا ہے، انہیں درست فیصلے کرنے اور اہداف حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے۔ حضور انجم العلماء خود ایک مثالی شخصیت کے مالک تھے، جو طلبہ کے لیے ایک مثال قائم کرتے تھے اور انہیں بہتر انسان بننے کی ترغیب دیتے تھے۔ طلباء کی تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینا آپکا اہم کارنامہ ہت حضور انجم العلماء طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور انہیں نئے خیالات اور نظریات کو اپنانے میں مدد کرتے تھے۔ حضور انجم العلماء ایک استاد کی حیثیت سے نہ صرف علم سکھاتے ہیں بلکہ طلبہ کی زندگیوں میں ایک مثبت تبدیلی لانے میں بھی مدد کرتے تھے استاذ العلماء، نازشِ بزم تدریس، پیکر علم و تقویٰ، مرقعِ سادگی، صحبت یافتہ حضور شعیب الاولیاء، مفسر قرآن، ان تمام لفظوں کے پیکر کا نام حضور انجم العلماء ہے۔

اللہ تعالی نے حضور انجم العلماء کو آپ کے نانا جان صوفی باصفا مصدر جود وسخا منبع علم وحکمت مصدر فیض و برکت سیدی یار علی حضور شعیب الاولیاء رضی اللہ تعالی عنہ کے کرم سے زبردست قوت حافظہ کی نعمت سے مالا مال فرمایا تھا، جس کا بین ثبوت یہ ہے (اور حضور شعیب الاولیاء کی ایک زندہ کرامت ہے)

کہ حضور انجم العلماء کو جملہ علوم وفنون میں مہارت تامہ حاصل تھا، نیز ہر فن کی کتاب پڑھانے میں مہارت حاصل تھی صدر المدرسین صاحب قبلہ نے ایک سال فن منطق کی معروف و مشہور و مشکل ترین کتاب "سلم العلوم" آپ کے پاس کردی، اور فرمایا کہ اس سال اس کتاب کو حضرت علامہ سید احمد انجم عثمانی صاحب قبلہ مدظلہ العالی پڑھائیں گے، اتفاق دیکھئے کی کتاب پڑھنے والے طلباء کی تعداد کثیر تھی اور لائبریری میں کتاب قلیل تھی، الغرض جب طلبہ کتاب لے کر درسگاہ میں حاضر ہوئے تو عرض کرنے لگے کہ حضور کتابوں کی قلت کی بناپر ابھی نہ شروع کریں تو بہتر رہے گا، بلکہ ایک مہینہ گزر جانے کے بعد شروع کرائے کیوں کی کتابیں قلیل مقدار میں موجود ہیں اور پڑھنے والے طلبہ کی جماعت بہت بڑی ہے آپ نے یہ سن کر کے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

تم لوگ کتابیں شروع کرو جب تک کتابیں نہ آجائے تب تک کسی طریقے سے کام چلایا جائے گا، الحاصل کتاب شروع ہوگئی، دوسرے روز طلباء سبق کے لیے درسگاہ میں حاضر ہوئے، آپ نے طلباء سے ارشاد فرمایا کہ عبارت خوانی کرو، ایک طالب علم نے عبارت خوانی شروع کردی، آپ نے کتاب دیکھے بغیر زبانی ہی پڑھا دیا، چار دن کے بعد ایک طالب علم نے ڈرتے اور سہمے ہوئے انداز میں پوچھ ہی لیا کہ حضور بتائے نہ، آپ کے ہاس کتاب بھی نہیں تھی پھر بھی آپ نے بغیر کتاب دیکھے ہی، اور بغیر عبارت دیکھے ہی سبق پڑھادی، آپ نے کچھ دیر سوچا پھر مسکراتے ہوئے کہنے لگے کہ جب تم لوگ عبارت پڑھ رہے تھے، تو اس وقت میں اپنے نانا جان شیخ المشائخ سیدنا سرکار حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کے مزار کی طرف تھوڑی دیر تک دیکھ رہا تھا پھر عرض کیا، کہ حضور کرم فرمائیں تاکہ ذہن میں عبارت اور ترجمہ محفوظ ہو جائے تاکہ طلبہ کو خوش اسلوبی نیز اچھی طرح سے کتاب کو سمجھا سکوں، تو حضور نانا جان سیدنا سرکار شعیب الاولیاء رضی اللہ تعالی عنہ کا فوراً کرم ہو جاتا ہے،

چونکہ آپ کی درسگاہ، مزار حضور شعیب الاولیاء رضی المولی عنہ سے بالکل قریب تھی حضرت درسگاہ میں بیٹھ کر ایک نظر مزار پار کی جانب دیکھتے اس کے بعد ہی عبارت کا ترجمہ کرتے اور اس کا مفہوم سمجھاتے۔۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ انکو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

قارئین اکرام! یقین جانئے، لعل و گوہر ہمیشہ سمندر کی گہرائی اور پردہءِ تاریکی میں مستور ہوتے ہیں ان تک کسی کی رسائی نہ ہو سکے تو یہ الگ بات ہے، لیکن اگر کسی غواص کی رسائی اس دُرِّ یکتا تک ہو جائے اسکے باوجود بھی اسکو قعر سمندر سے نکالنے میں کوتاہی و کاہلی سے کام لے تو یقیناً اس پر کم عقلی و بے وقوفی و بے ہمتی کا لیبل چسپاں کر دیا جاتا ہے

، علماء صوفیاء اتقیاء با کمال ہوتے ہیں نام ونمود کی خواہش نہیں رکھتے وہ ریاء کاری سے کوسوں دور رہتے ہیں، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالی نے انہیں علم و فضل جیسی بے بہا انمول دولت سے نوازا ہے رہی شہرت و مقبولیت تو یہ ایک امرِ عارضی ہے جس کے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا،،

چلتے چلتے آخری بات•

سب سے زیادہ قابل غور وفکر یہ بات ہے ایسے ارباب علم و فن کی
مذہبی ملی، قومی، دینی اسلامی اصلاحی، کارناموں کو منظر عام پر لانا چاہئے اور انکی علمی تدریسی اور مذہبی خدمات سے عوام وخواص کو متعارف کروانا چاہئے، اور ان کے متعلق بہت کچھ جاننے کے باوجود بھی ان کی سیرت و سوانح کو محفوظ کر لینی چاہئے، اور اس قسم کے بہت سے اور سوالات کے جوابات ہر حساس شخص تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے یقیناً ہر شخص ان سوالات کا جواب اثبات میں دے گا لیکن بہت کم حضرات یہ سوچنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے کہ آخر اس کا ذمہ دار کون ہے اور آخر اس ذمہ داری کو کون نبھائے گا،

کیا غیروں سے یہ توقع رکھی جاسکتی ہے یا بعد میں آنے والی نسلیں اس فریضے سے عہدہ برآور ہو سکیں گی،

حقیقت تو یہ ہے مک صرف اور صرف علماء ادباء دانشوران قوم نیز ارباب علم وفن کی ذمہ داری ہے،

لہذا! ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیں اس ذمہ داری کو محسوس کر کے میدان علم وعمل میں قدم رکھیں۔۔

حضور سید احمد انجم عثمان علیہ الرضوان کی شخصیت پر دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر کو فخر حاصل ہے آپ اپنے تدریسی اور تحریری کارناموں کی وجہ سے رہتی دنیا تک زندہ و تابندہ رہیں گے زمانہءِ طالب علمی میں بھی سرمایہ فیضُ الرسُول تھے اور زمانہءِ تدریس میں بھی سرمائے فیض الرسول تھے اور تاقیام قیامت اثاثہءِ فیض الرسول اور سرمائے فیض الرسول رہیں گے، انشاء اللہ الرحمن۔۔۔

نشان منزل مقصود ہے میری تربت
نشاں چھوڑتا ہوں اہل کارواں کے لئے

نہایت ہی مسرت وشادمانی کے ساتھ اطلاع دی جارہی ہے کہ امسال مفسر قرآن خیر الاذکیاء نبیرہ شعیب الاولیاء خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند و مظہر شعیب الاولیاء و حضور شیخ العلماء استاذ الاساتذہ پیر طریقت حضرت علامہ الحاج محمد سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ سابق پرنسپل دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف کا اکیسواں سالانہ عرس پاک پیر طریقت نبیرۂ شعیب الاولیاء صاحبزادہ وجانشین انجم العلماء خلیفہ حضور شیخ الاسلام و مختار الاولیاء حضرت مولانا قاری محمد اشرف الجیلانی عرف شمیم انجم صاحب سجادہ نشین خانقاہ عثمانیہ یارعلویہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ قاضی بگولہوا شریف پوسٹ شہرت گڑھ ضلع سدھارتھ نگر یوپی کی سرپرستی میں مورخہ 22/اگست 2025 بروز جمعہ کو نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک وملت کے مایۂ ناز خطباء و شعرا و تلامذہ تشریف لا رہے ہیں۔

الحاج سید انجم عثمانی رحمہ اللہ ایک مثالی شخصیت*

محبوب بارگاہ انجم العلماء *محمد حنیف شارق القادری*
مقام۔ سیلدہ عرف کولدہ ضلع مہراج گنج سابق استاذ دارالعلوم اہل سنت انوار ملت چھترپارہ اترولہ بلرام پور

حضرت علامہ سید احمد انجم عثمانی 1945ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے نانا، والد اور خانوادے کے دیگر اکابرین علم و معرفت کے مینار تھے۔ اسی علمی و روحانی ماحول میں آپ نے آنکھ کھولی اور بچپن ہی سے قرآن و حدیث، فقہ و تفسیر اور عربی و فارسی علوم کے نور سے منور ہو گئے۔ آپ کا سلسلہ نسب سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔

ابتدائی تعلیم اپنے ہی گھرانے کے علمی چشموں سے حاصل کی، پھر درسِ نظامی کی باقاعدہ تکمیل فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے اعلیٰ تعلیم اور دیگر علوم میں بھی نمایاں کارکردگی دکھائی۔ عربی و اردو میں آپ کی زبان و بیان کی قدرت اور تحریر و تقریر کی شگفتگی نے آپ کو ممتاز کر دیا۔

آپ کا طرزِ تدریس نہایت دلنشین تھا۔ مشکل سے مشکل علمی مسئلہ بھی اس انداز سے بیان کرتے کہ سامعین و طلبہ کے دل میں اتر جاتا۔ فقہ، تفسیر، حدیث، تاریخ اور عقائد پر آپ کی گہری نظر تھی۔

حضرت علامہ سید احمد انجم عثمانی کی زندگی کا مقصد دین کی خدمت، مسلکِ اعلیٰ حضرت کی اشاعت، اور عشقِ رسول ﷺ کو عام کرنا تھا۔ آپ نے مدارس و مساجد میں تدریس و خطابت کے ذریعے ہزاروں طلبہ اور عوام کو فیض پہنچایا۔ ساتھ ہی مختلف علمی و تنظیمی اداروں میں خدمات انجام دیں اور "انجم العلماء" کے لقب سے مشہور ہوئے۔

عادات و خصائل میں آپ نہایت متواضع، بردبار، شفیق اور بامروّت تھے۔ بزرگوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت، مہمان نوازی، اور لوگوں کی مدد آپ کی نمایاں صفات تھیں۔ آپ نے ہمیشہ قرآن وسنت کی روشنی میں امت کی رہنمائی کی۔

زندگی کے ہر شعبے میں آپ کا کردار مثالی رہا۔ علمی گہرائی، دینی غیرت، اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا وہ امتزاج آپ میں پایا جاتا تھا جو بہت کم شخصیات کو نصیب ہوتا ہے۔

آپ نہ صرف ایک استاد اور خطیب تھے بلکہ ایک مربی، مصلح اور سچے عاشقِ رسول ﷺ بھی تھے۔

میرے استاذ گرامی حضرت علامہ الحاج سید احمد انجم عثمانی صاحب علیہ الرحمہ کی ذات اس دور میں بلاشبہ اسلاف کا نمونہ تھی، تحمل اور بردباری آپ کا وصف خاص تھا، تواضع اور انکساری سے وافر حصہ پایا تھا، میں نے دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کی تقریباً سات آٹھ سالہ طالب علمی کا زمانہ پایا جس میں میں نے کبھی کسی سے بداخلاقی اور تیز کلامی سے پیش آتے نہیں دیکھا۔

اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ کو بہت ساری خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا تھا، درس و تدریس کے علاوہ دعوت دین ہو یا تبلیغ اسلام، خدمت خلق ہو یا گم گشتہ راہوں کی رہنمائی، وعظ و نصیحت ہو یا اصلاح معاشرہ، ہر ایک کام کو بڑے اخلاص اور دلچسپی کے ساتھ انجام دیتے تھے۔

آپ نے زندگی کا بیشتر حصہ دارالعلوم فیض الرسول کی خدمت میں گزارا، تدریس کے علاوہ براؤں شریف اور اطراف وجوانب میں آپ نے وعظ و نصیحت اور خدمت خلق کے ذریعہ اسلام و سنیت کی تبلیغ واشاعت اور مکاتب و مدارس اور مساجد کے قیام کے لیے اپنی مساعی جمیلہ کے جو گہرے نقوش چھوڑے ہیں وہ آج بھی ماتھے کی آنکھوں سے دیکھے جاسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے علمی و روحانی فیوض کو قیامت تک جاری رکھے۔ آمین۔

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہرباری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

محبوب بارگاہ انجم العلماء
محمد حنیف شارق القادری
مقام۔ سیلدہ عرف کولدہ ضلع مہراج گنج
سابق استاذ دارالعلوم اہل سنت انوار ملت
چھترپارہ اترولہ بلرام پور

شائع کردہ:
فاؤنڈیشن نیپال، لمبنی پردیش

انجم العلما بحیثیت مفسر قرآن

مفتی محمد شمس القمر فیضی

نزول قرآن کے اسباب وعلل کچھ بھی ہوں مگر یہ صاف ظاہر ہے کہ قرآن پوری دنیا کے لیے ہدایت اور اچھی راہ دکھانے کے لیے اترا اور اس کے حقیقی مفہوم کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی جان نہ سکا، البتہ اپ کے وہ صحابہ جو ہمہ وقت حاضر باش ہوتے تھے ان میں سے سب نہیں بعض کو قرآن کا ایسا علم تھا جن کے لیے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار ادمی سے قران سیکھو حضرت عبداللہ ابن مسعود ابی ابن کعب معاذ ابن جبل سالم مولا ابو حذیفہ۔

تمام صحابہ کرام قرآن پڑھتے تھے مگر ان میں سے بعض ہی نے قران کی تفسیر کی ہے کیونکہ تفسیر کے لیے جس زبان میں تفسیر ہو اس کا ادب اور زبان و بیان پر کامل عبور ہونا لازم ہوتا ہے، اسی لیے بعض حضرات صحابہ ہی سے تفسیر قرآن مروی ہے، جب کی وہ خود عربی تھے اور زبان بھی عربی تھی اس کے باوجود وہ خود لفظی محاورات و استعمالات کنایات، دلالات اور تاویلات سے بخوبی واقف تھے پھر بھی بعض موقع ایسے ائے ہیں کہ صحابہ کو اس کی مراد صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کرنا پڑا، جیسے

لم یلبسوا ایمانھم بظلم

اور ایسے ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ نے الحساب البسیر کے بارے میں دریافت کیا اور ایسے ہی قصے عادی ہیں جن لوگوں نے خیط الابیض والا سواد کے بارے میں معلوم کیا تھا، اس کے علاوہ بہت ساری نظیریں ہیں کہ صحابہ ان کے معانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کرتے تھے، اس سے صاف ظاہر ہے جو عربی ہے اس کے لیے قرآن کی تفسیر کرنا کتنا دشوار ہے، تفسیر نگاری کے لیے مفسر کو جن علوم کا جامع ہونا ضروری ہے ان میں سب سے پہلے یہ ہے کہ قران پاک کا مکمل مطالعہ ہو اور احادیث مبارکہ کا استحضار ہو، آثار صحابہ پر گہری نظر ہو، معرفت اسباب نزول قرآن ہو، لغات و محاورات عربی پر دستگاہ ہو، ایات ناسخہ منسوخہ کا علم ہو، محکم و متشابہ، مکی و مدنی کی بخوبی معرفت ہو، اسلام کے عقائد اور اصول دین کی بصیرت ہو، فقہ اصول فقہ معانی و بیان، علم ادب نحو اور صرف سے مکمل ممارست ہو ان تمام علوم کا جو جامعہ ہو اسے تفسیر قران کا حق ہے اسی کو مفسر قران کہا جاتا ہے۔

ظاہر ہے کہ حضرت علامہ سید احمد انجم عثمانی نور اللہ مرقدہ سابق شیخ الحدیث دار العلوم اہل سنت فیض الرسول براوں شریف نے ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں صفحات پر مشتمل قران کی تفسیر کی ہے۔ جو ماہنامہ فیض الرسول میں شائع ہو کر امت مسلمہ کے لیے رشد و ہدایت کا ذریعہ بنتی ہیں، مفسر قران علامہ انجم عثمانی رحمہ اللہ مرقدہ کی تفسیر سے عیاں ہے کہ ان میں وہ تمام اوصاف جمع ہیں جو صرف کسی معتمد و جامع تفسیر کا ہی حصہ ہو سکتا ہے، اور کیوں نہ ہو علامہ انجم عثمانی نور اللہ مرقدہ علمی میدان کے ہمہ جہت شہسوار تھے، علم حدیث، اصول حدیث، تفسیر و اصول تفسیر قرض غرض یہ کہ ہر فن مولا تھے،

ایک مفسر کے لیے جن علوم و فنون کا جامع ہونا چاہیے وہ ساری چیزیں علامہ موصوف علیہ رحمہ کی تفسیر میں جابجا نمایاں ہیں

علامہ موصوف علیہ رحمہ کبھی قرآن کی تفسیر قران سے کرتے کبھی حدیث شریف سے کرتے اور کبھی اثار صحابہ سے تفسیر کرتے اور قران کی تفسیر دیگر کتب سماویہ سے کرتے اور کبھی اسباب نزول سے کرتے ہیں، علامہ کے اسلوب تفسیر میں ایک خوبی یہ تھی کہ مفردات قرآن کی اولا تشریح فرماتے اور مفاہیم قرآن کو مثالوں سے واضح کرتے اور مطالب قرآن کو دلائل و شواہد سے مبرہن فرماتے مکی و مدنی آیات کی نشادہی فرماتے، ناسخ و منسوخ وضاحت کرتے، قران پاک کی امثال وغیرہ کی نفیس توضیح کرتے، متعارض آیات میں تدبیر کا کامل مادہ تھا، اور بسا اوقات قرآن و حدیث متعارض ہوں تو بہترین تطبیق فرماتے اقوال مفسرین میں ترجیح و تطبیق دیتے آیات سے حسن استنباط کا ملکہ تھا، اردو تفسیر میں نہایت فصیح زبان استعمال فرماتے تھے اور ترجمہ تفسیر سے حسن ارتباط بھی پیش فرماتے تھے۔

نبی اخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء اور ان کی امتوں کے واقعات اور قصص کو نہایت اسان لفظوں میں بیان فرماتے اس کے علاوہ عام معلومات کا خزانہ اپ کی تفسیر ہوا کرتی تھی۔

علامہ موصوف علیہ الرحمہ کا ہمیشہ نظریہ ہوا کرتا تھا کہ دین معارف اور حقیقی و یقینی علوم سی قوم کو روشناس کرائیں

اور حقیقت ہے کہ معارف دینیہ علوم یقینی قران ہی ہے اس کی شان سب سے بلند و بالا ہے اس کے دلائل سب سے مضبوط ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین نے بھی اس میں خوب خامہ فرسائیاں کی ہیں اور جس قدر ہو سکا انتھک کوششوں و کاوشوں کے ساتھ خوب تحقیق فرمائی اور ان حضرات نے اس میں بہت سے علوم وضع کیے۔

اس کے اصول و فروع مقرر کیا اور اس میں جہاں تک شاخیں نکل سکتی تھیں

ان کو بیان کیا اور ان کے لیے کتاب مدون فرمائی خدام علوم قرانیہ میں سے بعض وہ تھے جنھوں نے اس میں موجود پوشیدہ دلائل عقلیہ اور شواہد اصلیہ کی جستجو فرمائی کیونکہ قران سرچشمہ علم و حکمت ہے، جنہوں نے حروف قرآنیہ کے لغات کو اپنا مقصد بنایا تا کہ ہر لفظ فا اور عین کلمہ محفوظ ہو جائے اور انجان لوگوں کے دستبر دار سے بچا رہے تو انہوں نے اس کا نام علم اللغت رکھا، پھر وہ طبقہ جو الفاظ کے معانی ماضی و مضارع یعنی زمانہ ماضی و حال اور مستقبل کی حیثیت سے مستعمل ہوتے ہیں اس پر غور کیا تو انہوں نے اس کا نام علم الصرف رکھا اور جنہوں نے الفاظ قرانیہ میں معرب و مبنی کی نشادہی پر غور کیا اور آیت کریمہ میں مختلف کلمات کے احوال بیان کیے تو انہوں نے اس کا نام علم النحو رکھا اور جنہوں نے قران پاک میں دلائل عقلیہ اور شواہد اصلیت تلاش کیا اور اللہ رب العزت کی وحدانیت اور صفات کمالیہ پر دلالت کرنے والی آیتوں اور علتوں سے استنباط کیا اسے علم کلام سے موسوم کیا گیا، اور جنہوں نے کلمات کے خطابات کے معانی و مفاہیم میں غور کیا اور الفاظ کے عموم و خصوص اقتضا جیسے اقسام کی بحثوں پر بنیاد رکھی تو اس کا نام علم الاصول رکھا، اور جنہوں نے قران کریم کی آیت میں فکر و نظر کے ذریعے یہ بتائیں کہ کون سی چیزیں حلال ہیں اور کون سی حرام تو انہوں نے اس کا نام علم الفقہ رکھا، جس کی نظر میں الفاظ قران سے جو مقاصد ممکن ہیں ان تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی اس کے معنی و مفہوم کی چھان بین کیا انہوں نے اس کا نام علم تفسیر رکھا، ان کے علامہ بہت سارے علوم و فنون کے دریا قرآن ہی سے بہہ نکلے ہیں جن کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے، کیونکہ یہ کتاب الٰہی ایسا ناپیدا کنار سمندر ہے جس کے اندر چھپے موتی انسانی گنتی میں نہیں آسکتے۔

علامہ قاضی ابو بکر عربی رضی اللہ تعالی عنہ اپنی کتاب قانون التاویل میں فرماتے ہیں قران کریم کے علوم پچاس، چار سو، سات ہزار اور ستر ہزار ہیں، اور اس طرح کے قرآن پاک کے ہر کلمہ میں کم از کم چار علوم ہیں کیونکہ ہر کلمہ ایک ظاہر اور ایک باطن ایک حد اور ایک انتہا ہے، اور یہ علوم اور ہر کلمہ میں چار اعتبار مطلق کلمہ کے اعتبار سے ہیں، کلمہ کی ترکیب یا ان کے درمیان روابط کے اعتبار سے ہیں، اس طرح ان گنت ولاتعداد علوم کا خزانہ قرآن پاک میں ہے جنہیں اللہ رب العزت کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اس لیے علم پاک کی تفسیر کو اعلی علوم کہا گیا ہے اور دو صحابہ سے لے کر آج تک اس بحر ناپید داکنار کی غواص ہو رہی ہیں علم تفسیر کی انہیں غوطہ خوروں میں سے حضرت علامہ سید احمد انجم عثمانی نور اللہ مرقدہ بھی تھے، جن کی تفسیر کا انداز نرالا ہے، سردست تو یہ چاہیے کہ ان کی تفسیر کی کچھ جھلکیاں پیش کی جاتی مگر بروقت نہ مجھے وقت ہے اور صفحات کی طوالت فراخ دل ہے، مولائے کریم حضور انجم العلماء کی قبر پر رحمت انوار کی بارشیں فرمائے آمین

حضور انجم العلماء علم و فضل کے درخشندہ آفتاب تھے

احمدہ واصلی علی رسولہ الکریم یوں تو اس جہان آب و گل میں شب و روز ہزاروں انسان پیدا ہوتے ہیں اور ہزاروں موت کا جام پی کر سپرد خاک بھی ہو جاتے ہیں مگر انہیں تاریخ یاد رکھتی ہے نہ ہی لوگوں کے درمیان ان کا نام لیا جاتا ہے لیکن برسہا برس بعد اسی کرۂ ارض پر ایسے اشخاص و افراد بھی جنم لیتے ہیں جن کے کارہائے نمایاں اور خدمات گراں مایہ کی بنیاد پر تاریخ بھی انہیں محفوظ

رکھتی ہے اور عوام الناس کی زبانوں پر ان کا ذکر جمیل بھی ہوتا رہتا ہے انہیں ارباب مجد و شرف شخصیات میں سے ایک تقدس مآب شخصیت استاذی الکریم خلیفہ مفتی اعظم ہند و نبیرۂ شعیب الاولیاء مفسر قرآن حضرت علامہ الحاج الشاہ سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ سابق صدر الاساتذہ دار العلوم اہلسنت فیض الرسول براؤن شریف کی ہے جن کو مالک حقیقی نے مختلف اسلامی علوم و فنون اور اوصاف حمیدہ خصائل شریفہ اور اخلاق جمیلہ سے نوازا تھا جو اپنے وقت کے بحر العلوم تھے جن کی دینی و علمی خدمات ان کے تلامذہ کے ذریعہ ہند و بیرون ہند روشن ہیں حضور انجم العلماء کے تلامذہ کی فہرست بڑی طویل ہے جن میں تربیت و ہدایت کے شیوخ اور ذی استعداد اساتذہ بھی ہیں اور دار الافتاء کو زینت بخشنے والے مفتیان کرام اور میدان تصنیف و تالیف کے اعلیٰ درجے کے شہسوار بھی ہیں اچھے قلم کار تحقیق و تدقیق کے سپہ سالار اور واعظین و مقررین بھی ہیں شاگردوں سے استاذ کے علم و فضل کا اندازہ ہو جاتا ہے بلا ارتیاب حضور انجم العلماء علوم و فنون کے درخشندہ آفتاب تھے اور یہ تلامذہ چمکتے تارے حضور انجم العلماء درس نظامی کے علوم و فنون پر قابض و حاوی تھے باالخصوص منطق و فلسفہ میں مہارت تامہ قدرت کاملہ رکھتے تھے درس و تدریس کی اعلیٰ صلاحیتوں سے مزین و آراستہ تھے حضور انجم العلماء اپنی حیات مستعار کا زیادہ تر حصہ خدمت دین مبین میں صرف کیا ہے اور امت مسلمہ کی دینی رہبری و رہنمائی کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے تاحین زندگی ان کی اصلاح فرماتے رہے اللہ جل شانہ حضور انجم العلماء کے فیوض و برکات سے عوام و خواص کو مالا مال فرمائے اور ان کے فرزندوں کو حضرت کی علمی وراثت کو تقسیم کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور قبر پر انوار و تجلیات کی بارش مسلسل نازل فرمائے آمین ثم آمین ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے. حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے ابو رقیم

محمد اصغر علی رضوی دار العلوم اہلسنت انصار العلوم دھسوا ضلع بلرامپور یوپی

حضرت علامہ سید احمد انجم عثمانی (مفسر قرآن اور مربی

از قلم: جعفر فیضی

خادم التدریس دار العلوم اہل سنت فیض النبی

کپتان گنج بستی یوپی

الحمد للہ الذی رفع قدر العلماء، وجعلھم ورثۃ الأنبیاء، وأسبغ علیھم من نور الھدیٰ مایھتدی بہ السالکون إلیہ، والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد سید الکائنات، وإمام السعادات، وعلی آلہ وأصحابہ أولی الفضل والکرامات۔

اسلام کی تابناک تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے اپنی امت کو ایسے رجالِ کار عطا فرمائے جنہوں نے علم و عرفان کے چراغ روشن کیے، دین کی صداقتوں کو اجاگر کیا اور قرآن و سنت کی روشنی سے امت کی رہنمائی فرمائی۔

برصغیر کی علمی و روحانی فضاؤں میں حضرت علامہ الحاج محمد سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ ایک درخشاں ستارہ ہیں جنہوں نے اپنے علم و عرفان، اپنی تربیتی بصیرت اور اپنے روحانی جاذبہ کے ذریعے ہزاروں اذہان کو منور کیا اور بے شمار قلوب کو ایمان و یقین سے سرشار فرمایا۔

حضرت علامہ مرحوم نہ صرف ایک جلیل القدر مفسر قرآن تھے بلکہ خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند اور نبیرۂ حضور شعیب الاولیا ہونے کی نسبت نے آپ کو ایک خاص روحانی امتیاز بھی عطا فرمایا تھا۔ آپ کی علمی و روحانی مجالس محض درس و تدریس نہیں بلکہ ایمان و عرفان کی محفلیں ہوتیں، جہاں

بیٹھنے والا علم کے ساتھ ساتھ نورِ قلب بھی حاصل کرتا، اور قرآن کی حلاوت کو اپنی رگ و پے میں محسوس کرتا۔ دار العلوم اہل سنت فیض الرسول، براؤں شریف

(سدھارتھ نگر، یوپی) میں بطور پرنسپل آپ کی خدمات تاریخِ تعلیم کا ایک روشن باب ہیں۔ آپ کی سرپرستی اور نگرانی میں یہ ادارہ علم و عمل کا گہوارہ بنا۔ طلبہ نے محض کتابی علم ہی نہیں بلکہ ایمانی بصیرت اور عملی تربیت بھی حاصل کی۔ بحیثیت مدرس آپ کے اندازِ تدریس میں سادگی بھی تھی اور گہرائی بھی، استدلال بھی تھا اور روحانی اثر بھی۔ مشکل سے مشکل مضامین آپ کے بیان سے آسان ہو جاتے اور دلوں پر خشیتِ الٰہی کی کیفیت طاری ہو جاتی۔

آپ کے شاگرد آج نہ صرف ملک کے گوشہ گوشہ میں بلکہ بیرونِ ملک بھی دینِ متین کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ یہ آپ ہی کی تربیت کا ثمرہ ہے کہ ان کے اندر علم کے ساتھ کردار کی پختگی اور فکر کے ساتھ روحانی توازن موجود ہے۔

حضرت کی ذات علمی وقار کے ساتھ ساتھ اخلاقی جمال اور روحانی کمال کا حسین امتزاج تھی۔ نرمی، انکسار، بردباری اور حلم آپ کے اخلاقی امتیازات تھے۔ آپ کی محفل میں بیٹھنے والا نہ صرف علم حاصل کرتا بلکہ قلبی سکون اور روحانی بالیدگی بھی پاتا۔

یقیناً حضرت علامہ سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ اپنے اسلاف کی علمی و روحانی روایت کے زندہ ترجمان تھے۔ آپ نے تفسیر قرآن اور علوم دینیہ کی تدریس کے ذریعے علمی میراث کو آگے بڑھایا، اور تربیتِ طلبہ، خدمتِ خلق اور حسنِ اخلاق کے ذریعے اسلام کی روح کو عملی میدان میں بھی زندہ رکھا۔

علم و معرفت کے اس باغ میں آپ ایک سایہ دار درخت تھے جس کے فیوض و برکات سے بے شمار تشنگانِ علم نے سیرابی پائی۔ آپ کا وجود علما، طلبہ اور عوام سب کے لیے روشنی و رہنمائی کا منبع رہا۔

آخر میں ہم بارگاہِ الٰہی میں دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ الحاج محمد سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ کے علمی و روحانی فیوض کو قیامت تک جاری و ساری رکھے، ان کے صاحبزادوں بالخصوص پیر طریقت حضرت علامہ شمیم بھیا صاحب قبلہ کو ان کے علوم و انوار کا سچا وارث بنائے، ان کی مساعی کو قبولیت کے اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے، اور ملت اسلامیہ کو ایسے ہی علمائے راسخین سے ہمیشہ مزین و مشرف فرماتا رہے جو قرآن و سنت کے حقیقی ترجمان ہوں اور جن کے علم میں بصیرت اور عمل میں اخلاص ہو۔

اللھم اجعلنا من السائرین علی نھج العلماء العاملین، وامنحنا برکۃ علومھم، وألحقنا بالصالحین تحت لواء سید المرسلین ﷺ، واجعل ھذا کلہ خالصًا لوجھک الکریم۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

امام احمد رضا بحیثیت سائنسداں

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز: عبد القیوم سعدی

پہلا سائنسدان جس نے آٹھ سال کی عمر میں پہلی کتاب بزبان عربی (شرح ہدایۃ النحو) لکھی۔ جو اس صدی کا سب سے بہترین (IQ) ظاہر کرتا ہے۔

پہلا سائنسدان جس نے سائنس کے تقریباً ہر شعبہ پر کوئی کتاب، رسالہ یا تحریر رقم فرمائی جو ماہرین کے لئے دعوت فکر ہے پہلا مسلم سائنسدان جس نے میڈیکل ایمبریالوجی (Madical Embryology) کے حوالے سے (Fetal development within three veils of قرآنی آیات فی ظلمت ثلث ان بیان کر کے Amnion, chorion & decidue (Function) capsularis کے علاوہ darkness (ماہرین کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ پہلا مسلم سائنسدان جس نے ایک صدی قبل (Genetics -& Genes (Chromosomes سے متعلق concept پیش کیا جبکہ یونیورسٹیوں میں اس کا تصور بھی نہ تھا۔ یہ بحث آج کل Genetic control of protein senthesis کہلاتی ہے پہلا مسلم سائنسدان جس نے ۳۰ سال کی عمر میں قرآن پاک کی روشنی میں میڈیکل ایمبریالوجی (Medical) (Embriology کے فکر انگیز موضوعات پر درج ذیل گفتگو کی ہے۔ 0.Transport, fertilization and implamation of developing ovum atat the endometrium of uterus 0.Manifestation of prvidenc during pregnancy and 0.Zygot formation, intracullar division 0.lactation Intra uterine development of the human body, its 0.Intra uterine nutrition of the ebryo variuosstages and organ formation. پہلا مسلم سائنسدان جس نے ۳۰ سال کی عمر میڈیکل فزیالوجی (Madical physiology) سے متعلق خوبصورت تحقیق انیق فرمائی جو جدید میڈیکل ریسرچ سے مطابقت رکھتی ہے۔ پہلا مسلم سائنسدان جس نے جذام (Leprosy) سے متعلق اسلامی نظریہ غیر متعدی (Non-communicable) پیش کر کے اسلام کی برتری (Supremacy of Islam) کو ثابت کیا ہے جس کی تائید آج میڈیکل سائنس نے بھی کر دی ہے۔ پہلا مسلم سائنسدان جس نے طاعون (Plague) بیماری سے متعلق اسلامی تحقیق کی ایسی وضاحت فرمائی جسے جدید میڈیکل سائنس خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ پہلا مسلم سائنسدان جس نے ایک صدی قبل سب سے پہلے الٹراساؤنڈ مشین (Ultrasound) (machine کا فارمولا نظریہ روشنی (Light theory) کی بنیاد (base) پر پیش کر کے سائنسی دنیا میں سبقت حاصل کر لی ہے یہ بحث آجکل (Peizoelectric phenomenon) کہلاتی ہے پہلا مسلم سائنسدان جس نے سب سے پہلے ایٹمی پروگرام کا قرآنی تصور ومزّقنٰھم کل ممزّق (اور ہم نے اسے پارہ پارہ کر دیا) سے استنباط کر کے نظریہ ایٹم بیان کیا اور غلبہ اسلام کی حقانیت کو ثابت کر کے دور حاضر کے مسلم سائنسدانوں کو دعوت فکر دی ہے پہلا مسلم جس نے جدید ٹیلی کمیونیکیشن (Modern communication system) کے بنیادی اصول پر فکری بحث کو تجربات سے ثابت کیا ہے اور ایک صدی قبل بتایا کہ آواز میں فضا میں موجود ہیں۔ نیز ساؤنڈ تھیوری (Sound theory) اور Anatomy of the Ear-outer/Ear-middle (Tympanic membrane (Musles-tensor tympani/stapidius) پیش کر کے کان کی ساخت کو سماعت کے لئے ضروری بتایا اور تجربات سے ثابت کیا کہ بغیر واسطہ کے ہم آواز نہیں سن سکتے۔ نیز بتایا کہ آواز (Sound) پیدا ہونے سے سننے تک مخروطی شکل (Conical shap) اختیار کرتی ہے۔ جس کی تائید جدید فزیکل سائنس نے کر دی ہے۔ یہ بحث آجکل (Damped Harmonic motion) کہلاتی ہے۔ پہلا مسلم سائنسدان جس نے فزکس کے موضوع (Fluid dynamics) سے متعلق رسالہ الدَّقَّۃُ وَالتِّبْیَانُ لِعِلْمِ رِقْتِ وَالسَّیلان ۱۹۱۵ لکھ کر جدید سائنسی اور فقہی انداز سے تحقیق کے انمول موتی بکھیرے اور پانی کی ۳۰۶ اقسام بیان کر کے ماہرین کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔

پہلا مسلم سائنسدان جس نے نفس، قلب اور روح Vs(ID,Ego,Super Ego) کی اہمیت بیان کر کے معروف ماہرین نفسیات (Psychologists) Sigmond freud, Alfred adler, Carl Young, Karen Horney, B.F Skinner, Erik Erison, Erik Fromm, J.B W.H.Sheldon&watson پر سبقت حاصل کر لی ہے۔ پہلا مسلم سائنسدان جس نے نظریہ ارتقاء (Evalution theory) کو قرآنی بنیاد پر پیش کر کے اسلام کی حقانیت کو واضح کیا ہے۔ پہلا مسلم سائنسدان جس نے علم ریاضی (Math)، الجبرا (Algebra) اور علم ہندسہ بقیہ صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت علامہ سید احمد انجم عثمانی (بحیثیت مدرس و معلم)

از قلم: محمد عباس الازہری
خادم التدریس دار العلوم اہل سنت فیض النبی
کپتان گنج بستی یوپی

الحمد لله الذي رفع قدر العلماء، وشرّفهم بميراث الأنبياء، وجعلهم سراجاً منيراً يهتدي بهم الناس في ظلمات الفتن، والصلاة والسلام على سيدنا محمدٍ سيد المعلمين والمربين، وعلى آله وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين۔

دینِ اسلام کی اصل بنیاد تعلیم و تربیت پر قائم ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إنما بُعثت معلماً» یعنی "مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اس فرمانِ نبوی سے واضح ہوتا ہے کہ تعلیم و تدریس محض ایک پیشہ نہیں بلکہ منصبِ نبوت کا فیضان ہے۔ جو اس منصب کو خلوص و للّٰہیت کے ساتھ نبھاتا ہے، وہ در اصل دین کی بقا اور ملت کی فکری و روحانی تربیت کا ضامن ہوتا ہے۔ برصغیر کی علمی و روحانی فضا میں انہی برگزیدہ نفوس میں ایک نمایاں اور درخشاں نام حضرت علامہ الحاج محمد سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ کا ہے۔ آپ کی پوری حیاتِ مبارکہ درس و تدریس، تربیت و رہنمائی اور علم و کردار کے حسین امتزاج کی روشن مثال تھی۔

حضرت علامہ سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ کو اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت کی دولت سے سرفراز فرمایا تھا۔ آپ نہ صرف ایک مایہ ناز مفسرِ قرآن تھے بلکہ بحیثیت مدرس آپ کا اندازِ تدریس اپنی مثال آپ تھا۔ آپ کا درس محض کتاب خوانی نہ تھا بلکہ قلوب واذہان کی تربیت اور ایمان ویقین کی آبیاری کا ذریعہ تھا۔ آپ کے بیان میں سادگی کے ساتھ گہرائی، اور قوتِ استدلال کے ساتھ دل نشینی پائی جاتی تھی۔ مشکل سے مشکل مضامین آپ کی زبانِ مبارک سے ایسا واضح اور سہل ہو جاتے کہ طلبہ نہ صرف سمجھ لیتے بلکہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال سے معمور ہو جاتے۔ آپ کی مجالسِ درس فی الحقیقت نور و برکت کا سرچشمہ تھیں، جہاں بیٹھنے والا محض علم نہیں بلکہ دل کا سکون اور روح کا اطمینان بھی حاصل کرتا۔

بحیثیت معلم آپ کی شخصیت کا سب سے نمایاں وصف یہ تھا کہ آپ طلبہ کو صرف عالم بنانے پر اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ ان کے دلوں میں تقویٰ، اخلاص اور خدمتِ دین کا جذبہ پروان چڑھاتے تھے۔ آپ کے نزدیک درس و تدریس کا اصل مقصد شاگردوں کی شخصیت سازی اور انہیں دین کا سچا ترجمان بنانا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے تلامذہ آج دنیا کے مختلف گوشوں میں دینِ متین کی خدمت کر رہے ہیں اور اپنے استاذِ مکرم کے فیوض و برکات کو عام کر رہے ہیں۔ آپ کی تربیت کا اثر یہ تھا کہ آپ کے شاگرد علم کے ساتھ ساتھ عمل و کردار کے میدان میں بھی ممتاز دکھائی دیتے ہیں۔ حضرت علامہ سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ کی تدریسی خدمات اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ ایک معلم کی اصل کامیابی صرف نصاب کی تکمیل نہیں بلکہ شاگردوں کے دل و دماغ کو ایسی روشنی دینا ہے جو زندگی بھر ان کی رہنمائی کرے۔ آپ کا ہر درس ایک عملی پیغام ہوتا، جس سے طلبہ کو محض علمی ذخیرہ ہی نہیں ملتا بلکہ زندگی کے نشیب و فراز میں صبر، استقامت اور بصیرت کے ساتھ چلنے کا حوصلہ بھی نصیب ہوتا۔ آپ کی زبان سے نکلنے والا ہر لفظ خلوص و للّٰہیت کی خوشبو سے معمور ہوتا، اور یہی تاثیر آپ کے درس کو غیر معمولی وقعت عطا کرتی تھی۔

آپ کی ذات میں علم کا وقار اور اخلاق کی شیرینی دونوں جمع تھے۔ حلم و بردباری، انکساری و متانت، روحانی جاذبیت اور مربیانہ شفقت آپ کے اوصاف تھے۔ آپ کے قریب بیٹھنے والا نہ صرف استاد کی شفقت کو محسوس کرتا بلکہ ایک مربی کی رہنمائی اور ایک ولی کی دعا کو بھی اپنے دل میں سمو لیتا۔ یہ خصوصیات آپ کو محض ایک معلم نہیں بلکہ ملت کا مربی اور امت کا رہبر بناتی ہیں۔

علم و معرفت کے اس گلستان میں حضرت علامہ سید احمد انجم عثمانی ایک ایسا شجرِ سایہ دار تھے جس کے زیرِ سایہ بے شمار تشنگانِ علم نے اطمینان پایا۔ آپ کا فیضانِ علم اور آپ کی روحانی تربیت طلبہ کے قلوب پر ایسے انمٹ نقوش چھوڑ گئی جو رہتی دنیا تک چراغ کی مانند روشنی دیتے رہیں گے۔ ہم بارگاہِ ایزدی میں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ کے علمی و روحانی فیوض کو تا قیامت جاری و ساری رکھے، ان کے شاگردوں اور متوسلین کو ان کے علوم و انوار کا سچا وارث بنائے، ملتِ اسلامیہ کو ایسے ہی اخلاص و بصیرت رکھنے والے معلمین سے نوازے، اور ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللهم انفعنا ببركاتهم، وامنحنا من علومهم، وألحقنا بالصالحين تحت لواء سيد المرسلين ﷺ۔ آمین۔ اسی موقع پر ہم حضرت کے برگزیدہ صاحبزادگانِ گرامی، بالخصوص پیرِ طریقت حضرت علامہ شمیم بھیا صاحب قبلہ اور حافظِ قرآن حضرت علامہ آفتاب عثمانی سمیت جملہ اہلِ خاندان کو ہدیۂ تبریک و مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے عظیم والدِ ماجد کی علمی و روحانی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے نہایت خوبصورت سالنامہ "انجم العلماء نمبر" کی صورت میں علمی و ادبی خزینہ امت کے سامنے پیش کیا۔ یہ کاوش یقیناً آپ کے حسنِ عقیدت، علمی ذوق اور دینی محبت کا مظہر ہے اور ایک صدقۂ جاریہ ہے جو آنے والی نسلوں کے لیے روشنی اور رہنمائی عطا کرتا رہے گا۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اسے اہلِ ایمان کے لیے باعثِ ہدایت و خیر بنائے، اور حضرت کے علمی و روحانی فیضان کو ان کے صاحبزادگان اور شاگردوں کے ذریعے تا قیامت جاری و ساری رکھے آمین

جان کل اولیا فخر مولا علی انجم الاولیاء انجم الاولیاء
آب سے پھیلی ایمان کی روشنی انجم الاولیاء انجم الاولیاء

بھیک دے دیجئے ہم سبھی کو شہا چشم رحمت کا طالب ہے در پہ کھڑا
آپ ابن سخی آل عثماں غنی انجم الاولیاء انجم الاولیاء

غازئی سنیت قاطع نجدیت آپ کی ذات ہے راحت عاطفت
آپ نے سنیت کو نئی راہ دی انجم الاولیاء انجم الاولیاء

دیکھ لیں تنگ دل آج بھی ہے عیاں الفت مصطفی 'بٹ رہی ہے یہاں
اہل دل کی بجھائیں گے تشنہ لبی انجم الاولیاء انجم الاولیاء

دور ہو جائیں غدار آل نبی دور ہو جائیں گستاخ اصحاب بھی
ہیں جمع اس جگہ پر غلام نبی انجم الاولیاء انجم الاولیاء

علم نبوی سے سیراب جس نے کیا خارجیوں کو جس نے مروڑ دیا
کون ہے اہل سنت کا وہ آدمی انجم الاولیاء انجم الاولیاء

شکل انجم میں اشرف کو ہیں دیکھتے ان کے شیدائی اکثر یہی بولتے
دیکھو دیکھو ذرا آرہے ہیں وہی انجم الاولیاء انجم الاولیاء

اس کو فیضان شاہی نہ کیوں بھر ملے راحت قلب و جاں راحت قلب و جاں
خاک جس نے ملی تیرے دربار کی انجم الاولیاء انجم الاولیاء

حضرت علامہ سید احمد انجم عثمانی: حیات و خدمات

از: مولانا عطاء الرحمن فیضی، مظفر العلوم سرسیا

ولادت وابتدائی حالات

حضرت سید احمد انجم عثمانی رحمہ اللہ کی ولادت 2 جنوری 1946 میں ضلع سدھارتھ، شہرت گڑھ تحصیل حلقہ کے موضع بگولہوا قاضی (یوپی، بھارت) میں ایک علمی و روحانی خانوادے میں ہوئی۔ بچپن ہی سے آپ کی طبیعت علم ودین کی طرف مائل تھی۔ گھر کا ماحول نہایت دینی تھا، جس نے آپ کی شخصیت پر گہرا اثر ڈالا۔

تعلیمی سفر

ابتدائی تعلیم اپنے والدین اور قریبی بزرگ علماء سے حاصل کی۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لئے مختلف دینی مراکز کا سفر اختیار کیا۔ قرآن، حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ، کلام اور دیگر علوم میں مہارت حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں اپنے وقت کے اکابر مشائخ اور جید علماء شامل تھے۔

اسی دور میں آپ کو علمی سندوں کے ساتھ ساتھ روحانی خلافت واجازت بھی عطا ہوئی۔

تدریسی و علمی خدمات

حضرت نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ درس و تدریس میں گزارا۔ ہزاروں طلبہ نے آپ سے علم حاصل کیا، آپ سے فیض یافتہ ہزاروں علماء آج ملک اور بیرون ملک میں دین کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دار العلوم فیض الرسول (براؤں شریف) اور دیگر مدارس اہل سنت کی تعمیر و ترقی میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

آپ کا درس صرف علمی نہیں بلکہ اصلاحی و روحانی تربیت کا ذریعہ بھی تھا۔ آپ قرآن مجید کی تفسیر وبیان میں خاص ملکہ رکھتے تھے اور سامعین کو دل سے متاثر کرتے تھے۔

تصوف وخلافت

حضرت انجم العلماء کا سلسلۂ تعلق صوفیائے کرام کے عظیم سلاسل سے تھا۔

سلسلۂ عالیہ چشتیہ و قادریہ سے وابستگی تھی۔

حضرت شعیب الاولیاء اور دیگر مشائخ کرام سے خلافت واجازت پائی۔ ذکر و اذکار، تزکیۂ نفس اور اصلاحِ باطن میں آپ کی محفلیں نورانی اور اثر انگیز ہوا کرتی تھیں۔

اوصاف وخصوصیات

حضرت کی شخصیت میں کئی خوبیاں یکجا تھیں:
عاجزی وانکساری آپ کی طبیعت میں رچی بسی تھی۔ مہمان نوازی اور خوش اخلاقی آپ کا خاص وصف تھا۔ طلبہ اور عوام سے بے پناہ محبت کرتے۔ آپ کی علمی گہرائی اور خطابت سامعین کے دلوں کو جلا بخشتی۔
قرآن کی تفسیر وبیان میں خاص مہارت رکھتے تھے۔

زوجۂ محترمہ

حضرت کی اہلیہ محترمہ بھی ایک نیک، صابر اور متقی خاتون تھیں۔ انہوں نے ساری زندگی شوہر اور خاندان کی خدمت میں بسر کی۔ عبادت گزاری اور دین داری میں اپنی مثال آپ تھیں۔
ان کی شخصیت آج کی خواتین کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

وصال

28 مارچ 2006 میں حضرت انجم العلماء نے اس فانی دنیا سے رخصت اختیار کی۔ آپ کے وصال سے اہل سنت و جماعت کو شدید صدمہ پہنچا اور ایک بڑا علمی و روحانی خلا پیدا ہو گیا۔

حضرت کے وصال کے تعلق سے رواں سال 2025 مورخہ 22 اگست کو سرزمین بگولہوا قاضی میں ایک شاندار تقریب کا انعقاد کیا گیا ہے جس میں مفسر قرآن نبیر شعیب الاولیاء خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ حضرت علامہ سید احمد انجم عثمانی علیہ الرحمہ کی حیات و خدمات پر ایک تفصیلی روشنی ڈالی جائے گی۔ پروگرام کی سرپرستی پیر طریقت، گل گلزار عثمانیت، نبیر شعیب الاولیاء، حضرت علامہ مولانا الحاج محمد اشرف الجیلانی، عرف شمیم انجم عثمانی، سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ چشتیہ عثمانیہ قاضی بگولہوا شریف سدھارتھ نگر یوپی و سربراہ اعلیٰ سنی علماء بورڈ اترپردیش فرما رہے ہیں۔

علمی وروحانی وراثت

حضرت کا سب سے بڑا سرمایہ ان کے تربیت یافتہ شاگرد، قائم کردہ مدارس، اور قرآن و سنت کی تعلیمات کی اشاعت ہے۔
آپ کی علمی و روحانی وراثت آج بھی زندہ ہے۔ آپ کے شاگرد اور ادارے آپ کی یاد اور خدمات کو آگے بڑھا رہے ہیں۔
حضرت علامہ سید احمد انجم عثمانی رحمہ اللہ ایک عالمِ ربانی، مفسرِ قرآن، صوفیِ باصفا، اور مصلحِ امت تھے۔ ان کی پوری زندگی دین وملت کی خدمت کے لئے وقف رہی۔ آپ کی حیات، آج کے علماء، طلبہ اور عوام سب کے لئے ایک روشن مثال ہے

منقبت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان

سنیوں کا سلامت جو ایمان ہے
اعلی حضرت کا بے شک یہ فیضان ہے

دیکھ کر ان کی تصنیف سنسار میں
حاسدوں کی جماعت پریشان ہے

اعلی حضرت جسے کہہ رہا ہے جہاں
،وہ بریلی کا احمد رضا خان ہے،

عاشق مصطفی جس کو کہتے ہیں، وہ
اہل سنت کو دی کنز ایمان ہے

دہر میں عشق شاہ امم کے طفیل
عزم و ہمت کا بیشک وہ چٹان ہے

عشق احمد دیا حب آل رسول
امجدی اس لیے تو ثنا خوان ہے

از۔ محمد رمضان امجدی مہراج گنج

مولانا ارمان علی قادری علیمی کے چھوٹے بھائی حافظ محمد شمیم رضا نے تقریری مقابلہ میں پہلی پوزیشن حاصل کی

پریس ریلیز
تلشی پور یوپی انڈیا

نیپال اردو ٹائمز

جامعہ انوار العلوم، تلشی پور بلرام پور میں زیرِ تعلیم حضرت مولانا ارمان علی قادری علیمی کے چھوٹے بھائی حافظ محمد شمیم رضا ابن محمد ادریس نے اپنی مادر علمی میں عرس اعلی حضرت کے موقع پر مدرسہ لیول تقریری مقابلہ میں پہلی پوزیشن حاصل کی، اس کی اطلاع دیتے ہوئے حضرت مولانا ارمان علی قادری علیمی صاحب نے کہا کہ اس پر مسرت گھڑی میں اپنے رب کا

جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے اس رب قدیر نے اپنے محبوب کے بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے میرے برادر عزیز کو یہ سعادت نصیب فرمائی اور کامیابی عطا فرمائی، اس مسرت افزا خبر سے نہ صرف مولانا ارمان علی قادری علیمی بلکہ پورے علاقے خوشی میں ڈوبا ہوا ہے حافظ محمد شمیم صاحب کو چہار جانب سے علما و مشائخ کی دعائیں حاصل ہو رہی ہے علاقائی علما نے خوشی کا اظہار کر انہیں مبارک باد پیش کی، مولانا ارمان علی قادری علیمی صاحب نے کہا کہ جب سے یہ خبر ملی ہے پورا گھر خوشیوں میں ڈوبا ہے ہمارے لیے سرکار اعلیٰ حضرت کی بارگاہ مین یہی نظرانہ عقیدت ہے،۔ اس موقع پر ان کے اساتذہ، والدین و سبھوں نے ان کو دعائیں دیتے ہوئے مبارک باد پیش کی۔
اللہ تعالیٰ سلمہ کو مزید ترقی عطا فرمائے اور قرآن کریم کے فیضان سے مالا مال فرمائے۔ آمین یا رب العالمین مذکورہ رپورٹ مولانا ارمان علی قادری علیمی نے نیپال اردو ٹائمز کو پریس ریلیز کر دی۔

شائع کردہ
علما فاؤنڈیشن نیپال
ہیڈ آفس لمبنی پردیش
Publishing Under
Ulama Foundation Nepal

قارئین کرام مطالعہ کریں اور دعاؤں سے نوازیں! اپنی نگارشات اور مضامین ہمارے ای میل یا واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں

weeklynepalurdutimes@gmail.com
+918795979383
+91 7398 208 053

مذہب کی بنیاد پر ریزرویشن نہیں تو مذہب کی بنیاد پر پابندی کیوں؟

مندرجہ ذیل تحریر ہندوستانی سیاست اور وہاں کی موجودہ حالت کے تناظر میں لکھی گئی ہے

تحریر: جاوید اختر بھارتی
javedbhati.blogspot.com

آجکل سوشل میڈیا پر اور اخباروں میں دلت مسلمان اور پسماندہ مسلمان کا لفظ خوب نظر آرہا ہے ایک وقت تھا کہ جب کوئی شخص پسماندہ مسلمانوں کی بات کرتا تھا تو مذاق اڑایا جارہا تھا لیکن کہنے والے نے کہا تھا کہ ایک دن پورے ملک میں لفظ پسماندہ گونجے گا اور آج وہ بات سچ ثابت ہوئی یعنی لفظ پسماندہ چل پڑا ہے اور اب رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے بلکہ اب تو دلت مسلمان کا لفظ بھی بڑے اچھے اچھے لوگوں کی زبان سے ادا ہورہا ہے پارلیمنٹ سے لے کر اسمبلی تک اور شاہراہوں سے لے کر اسٹیج تک دلت مسلمان اور پسماندہ مسلمان کی بات ہورہی ہے اور ہونی بھی چاہئے بلکہ بہت پہلے ہی سے ہونی چاہئے تھی بہر حال جب سے جاگو تب سے سویرا۔

یہ حقیقت ہے کہ ملک کے آئین کے تحت مذہبی بنیاد پر ریزرویشن نہیں ہے بلکہ سچائی پر مبنی ایک لکیر کھینچی گئی ہے اور اس لکیر اس دائرے میں ایسے لوگ ہیں جو سیاسی وسماجی اور تعلیمی اعتبار سے پیچھے رہ گئے ہیں اور یہ بھی سچائی ہے کہ ان کو پیچھے رکھا بھی گیا ہے اور اس سماج کی آبادی پچاسی فیصد ہے اور اسی کو پسماندہ (بیک ورڈ) کہا جاتا ہے۔ مسلمانوں میں کچھ برادریاں ایسی ہیں جو دلت کے زمرے میں آتی ہیں اور ایسی بھی برادریاں ہیں جو پیشے کے اعتبار سے مذہبی بنیاد پر ایک جیسی ہیں بس کچھ کے نام الگ الگ ہیں اور کچھ کے نام بھی ایک جیسے ہیں مثلاً دھوبی، نٹ، کھٹک، پاسی، حلال خور، موچی وغیرہ وغیرہ یہ دلت میں آتے ہیں اور جب آئین مرتب ہوا تو ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے ان برادریوں کو دلت کے زمرے میں رکھا اور انہیں مخصوص سہولت فراہم کی اس میں مذہبی پابندی نہیں رکھی اور یہ سہولت جس دفعہ کے تحت فراہم کی گئی وہ دفعہ 341 کہلائی لیکن 10 اگست 1950 کو کانگریس کے دور حکومت میں اس دفعہ 341 میں پیرا 3 کا اضافہ کرکے مسلمانوں کی ان برادریوں کو اس مخصوص سہولت یعنی دلت ریزرویشن سے محروم کردیا گیا، اب یہیں سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مذہبی بنیاد پر ریزرویشن نہیں ہے تو مذہبی بنیاد پر ریزرویشن پر پابندی کیوں ہے اور آج کانگریس سینہ ٹھونک ٹھونک کر پسماندہ ہندو مسلم کی بات کرتی ہے لیکن اپنی اس کارستانی کا ذکر آج بھی نہیں کرتی ہے پھر کیسے مان لیا جائے کہ پسماندہ مسلمانوں کے تئیں کانگریس کی نیت صاف ہے اور پسماندہ مسلمانوں کی لڑائی لڑنے والے جو کانگریس میں شامل ہوئے ہیں وہ بھی بتائیں کہ کانگریس میں ان کی شمولیت کا مقصد کیا ہے کیا کانگریس نے اپنی 1950 کی غلطی کی معافی مانگ لی ہے؟ کیا کانگریس نے کہا ہے کہ ہماری حکومت بنی تو ہم اپنی اس غلطی کا ازالہ کریں گے اور دفعہ 341 پر لگی مذہبی پابندی کو ختم کریں گے اور ہندو دلتوں کی طرح مسلم دلتوں کو بھی ریزرویشن دیں گے؟

یہ بھی سچائی ہے کہ 1950 میں جب دلت مسلمانوں کے ریزرویشن پر پابندی عائد کی گئی تو اس وقت کے بڑے بڑے مسلم سیاسی لیڈران نے اس کی مخالفت نہیں کی اور اس کے بعد بھی طویل عرصے تک مخالفت نہیں کی گئی اور آج بھی مسلمانوں کے نام پر بنی بڑی بڑی تنظیموں میں سے بہت سی تنظیمیں خاموش ہیں جبکہ ان تنظیموں کا وجود انہیں سماج کی بدولت برقرار ہے وہ تو جب خود پسماندہ و دلت مسلمانوں نے کمیٹیاں بنائی تو ان تنظیموں میں سے کچھ نے لب کشائی کرنا شروع کیا اور تنظیموں کے ذمہ داران بہت دنوں تک سبھی مسلمانوں کے لئے ریزرویشن کی مانگ کرتے رہے اور سارے مسلمانوں کی حالت دلتوں سے بدتر بتاتے رہے جبکہ انہیں بھی معلوم ہے کہ مذہب کی بنیاد پر ریزرویشن نہیں ہے اس طرح ان کی بھی نیت شک کے دائرے میں تھی۔ بہر حال اب تو لفظ پسماندہ چل پڑا ہے تو جو لوگ پہلے سے چلا رہے تھے وہ تو آج بھی چلا رہے ہیں لیکن جو مخالفت کررہے تھے اب وہ بھی لفظ پسماندہ چلانے کی کوشش کررہے ہیں،، اس سال 10 اگست کو کسی نے یوم سیاہ منایا تو کسی نے بتی گل اندھیرا کرنے کی اپیل کی مختلف پارٹیوں اور سماجی شخصیات و تنظیموں نے جلوس نکالا اسٹیج لگایا اور مطالبہ کیا کہ دفعہ 341 سے مذہبی پابندی ہٹائی جائے۔

10 اگست 1950 کو اس وقت کی کانگریس حکومت کے ذریعے خصوصی آرڈیننس کی مدد سے آئین کی دفعہ 341 میں ترمیم کرکے مذہبی پابندیاں مسلم اور عیسائی مذہب کے دلت طبقات کے ریزرویشن ختم کرنے کے خلاف مختلف اضلاع کے ہیڈ کوارٹر پر مظاہرہ ہوا اور ضلع انتظامیہ کے توسط سے وزیر اعظم کے نام میمورنڈم بھی دیا گیا۔ دلت مسلمانوں کے ریزرویشن کے لئے آوازیں تو اب اٹھ رہی ہیں لیکن آج بھی ان پلیٹ فارموں سے آواز بلند نہیں ہوتی جس پلیٹ فارم سے کبھی ملک و ملت بچاؤ کانفرنس کی جاتی ہے، کبھی تحفظ جمہوریت کانفرنس کی جاتی ہے، کبھی تحفظ مدارس کانفرنس کی جاتی ہے، کبھی کل مذاہب کانفرنس کی جاتی ہے اور ایک اسٹیج پر سبھی مذاہب کے رہنماوں کو بلایا جاتا ہے اس پلیٹ فارم سے اور اس اسٹیج سے کبھی دلت مسلم ریزرویشن کی آواز نہیں اٹھائی جاتی، کبھی پسماندہ و دلت مسلم تحفظ کانفرنس نہیں کرائی جاتی آخر کیوں؟ اور جب اس پلیٹ فارم سے دلت مسلمانوں کے لئے ریزرویشن کی آواز نہیں اٹھائی جاتی ہے اور دفعہ 341 پر عائد مذہبی پابندی ہٹانے کا مطالبہ نہیں کیا جاتا ہے تو پھر اسی پلیٹ فارم کے ذمہ دار انفرادی طور پر مختلف اسٹیج سے دلت مسلمانوں کے ریزرویشن کی بات کیوں کرتے ہیں؟ یہ سستی شہرت کا بھوکا پن نہیں تو اور کیا ہے یہ معاملہ اور یہ بات اور نام نہاد مسلم لیڈران کا طرز عمل دلت و پسماندہ مسلمانوں کو بھی سمجھنا ہوگا کہ جو بات انفرادی طور پر خطاب میں کہا جاتا ہے اسی بات کو اپنے پلیٹ فارم اور اس تنظیم کے بینر تلے اس اسٹیج سے کہنے سے پرہیز کیوں جاتا ہے اور شرم کیوں محسوس کیا جاتا ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ آزادی کا بنیادی مقصد ملک کے تمام طبقات کو سیاسی، سماجی، اقتصادی اور تعلیمی بیداری و ترقی کے لئے یکساں مواقع فراہم کرنا تھا اور اسی وجہ سے مذہب، ذات برادری، طبقے، نسل، جنس زبان کی تفریق کے بغیر تمام طبقات کی پسماندگی کو دور کرنے اور ان کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے صدیوں سے ناانصافی کا شکار رہنے والوں کو ریزرویشن جیسی سہولت فراہم کی گئی لیکن جواہر لعل نہرو کی قیادت میں آزاد ہندوستان کی پہلی کانگریس حکومت نے سماج کے مختلف دلت طبقات کے ساتھ امتیازی سلوک کیا اور ریزرویشن سے متعلق آئین کے آرٹیکل 341 میں ترمیم کرکے مذہبی پابندیاں لگا دیں۔ جواہر لعل نہرو حکومت نے 10 اگست 1950 کو خصوصی آرڈیننس پاس کیا، آرٹیکل 341 میں یہ شرط لگادیا کہ ہندو مذہب کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کے ماننے والے درج فہرست ذات کے لوگ ریزرویشن کے اہل نہیں ہوں گے جبکہ نہرو حکومت کا یہ فیصلہ پوری طرح آئین کی خلاف ورزی تھا اب یہاں پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مذہبی بنیاد پر ریزرویشن نہیں تو مذہبی بنیاد پر پابندی کیوں؟ اور دوسرا سوال یہ بھی ہوتا ہے کہ اس وقت کے مسلم سیاستداں خاموش کیوں؟ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے سینے میں اپنی قوم کا درد تھا جس کے لئے انہوں نے سہولت دی مگر دائرہ اتنا وسیع رکھا کہ مذہبی پابندی نہیں رکھی بلکہ جو بھی اس زمرے میں آئے سب کا بھلا ہو سکے لیکن مسلم سیاستدانوں کے سینے میں اپنی قوم کا درد نہیں تھا اگر ہوتا تو زبان بند نہیں رہتی،، یہاں تک کہ 1956 میں سکھوں اور 1990 میں بدھ مذہب کے ماننے والوں کو نئی ترامیم کے ذریعے اس فہرست میں شامل کرلیا گیا لیکن پھر بھی مسلم اور عیسائی دلتوں کو اس فہرست سے باہر رکھا گیا پھر بھی مسلم رہنمائے سیاست خاموش رہے نتیجہ یہ ہوا کہ یہ دونوں دلت طبقہ ہندو ہم پیشہ ہوکر بھی ریزرویشن سے محروم ہے۔ ہاں یہ بھی ایک المیہ ہے کہ مسلمانوں کے دبے کچلے لوگوں کی کوئی تنظیم بھی بنتی ہے تو کچھ ہی دنوں میں اسی نام کی درجنوں تنظیمیں بن جاتی ہیں جیسے بہت پہلے ایک مومن کانفرنس تھی لیکن 1990 کے بعد درجنوں مومن کانفرنس بن گئی اور درجنوں قومی صدر ہوگئے،، انڈین بیک ورڈ مسلم کانفرنس بنی، آل انڈیا بیک ورڈ مسلم موچہ بنا، 2000 کے آس پاس میں آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ بنا اور آج درجنوں آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ ہے، درجنوں قومی صدر ہیں اور نتیجہ یہ ہے کہ پسماندہ و دلت مسلمان آج بھی سیاسی شعور و سیاسی بیداری سے محروم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پسماندہ مسلمان تنظیم کو فعال بنانے اور اس کا دائرہ وسیع کرنے کے بجائے اپنا قد وسیع کرنے میں لگ جاتا ہے،، سرکاری وسائل ملنے کے بعد بھی تنظیم کو فعال اور وسیع نہیں کیا جاتا اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ ہماری جتنی پہنچ ہے اس پہنچ تک دوسرا نہ پہنچے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کچھ راہ ہموار ہونے کے بعد بھی سارا کھیل بگڑ جاتا ہے پھر عوام کا اعتماد حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور راقم نے ایسا ماحول، ایسا منظر اور ایسا طرز عمل خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

جاوید اختر بھارتی (سابق سکریٹری یوپی بنکر یونین)

نم آنکھوں سے کیا گیا مولانا اختر صاحب کے والد محترم کو سپرد خاک

دعا ہے کہ ملے جنت الفردوس کا مسکن
خدا کرے وہ آرام سے سوئیں زمین کے بستر پر

گزشتہ روز بتاریخ ۲۰/اگست/۲۰۲۵ بروز بدھ حضرت مولانا اختر رضا صاحب قبلہ کے والد

محترم جناب رحیم الدین صاحب مرحوم (پھول بستی، بنیانی، کچن کنول ۵،، جھاپا، نیپال) کا طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ خبر سنتے ہی علاقے میں غم کی فضا چھاگئی۔ اہلِ خانہ، رشتہ داروں اور گاؤں کے عوام کے ساتھ ساتھ علما و حفاظ کی بڑی تعداد تعزیت کے لیے پہنچ گئی۔ بعد نماز ظہر نمازِ جنازہ بڑے اہتمام اور شان و وقار کے ساتھ حضرت مفتی محمد مظفر حسین صاحب کی امامت میں ادا کی گئی۔ علما و عوام کی کثیر تعداد اس میں شریک ہوئی۔ بعد ازاں مرحوم کو مقامی قبرستان میں سپردِ خاک کردیا گیا۔

تکفین وتدفین کے تمام مراحل نہایت ادب اور دینی وقار کے ساتھ مکمل کیے گئے۔

حضرت مولانا اختر رضا صاحب قبلہ (جو اس وقت بیرونِ ملک مقیم ہیں) کے لیے یہ سانحہ نہایت صدمہ انگیز ہے۔ آپ نہایت شفیق، مخلص اور ملنسار شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کے دوست و احباب نے اس موقع پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور اہلِ خانہ کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔ یقیناً یہ جدائی سب کے لیے غمناک ہے، مگر اہلِ ایمان کے لیے صبر ودعا ہی اصل سرمایہ ہے۔

تدفین کے بعد اجتماعی دعا میں مرحوم کے بلند درجات، مغفرت، قبر کی راحت ونورانیت اور اہلِ خانہ بالخصوص حضرت مولانا اختر رضا صاحب کے لیے صبر وحوصلہ کی دعائیں کی گئیں۔

ساتھ ہی گاؤں کی ترقی، خوشحالی اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے بھی خیر وبرکت کی دعائیں کی گئیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی بے حساب مغفرت فرمائے اور ان اہل خانہ اور پسماندگان بالخصوص مولانا اختر رضا صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

شریک غم:۔
محمد رضوان احمد مصباحی
نمائندہ: نیپال اردو ٹائمز
صدر مدرس: مدرسہ مظاہر العلوم صفتہ بستی، راج گڑھ، بارہ دشی ایک، جھاپا، نیپال

جامعہ احسن البرکات کاٹھمانڈو میں عرس رضوی تزک واحتشام کے ساتھ منایا گیا

پریس ریلیز
کاٹھمانڈو نیپال اردو ٹائمز

دارالحکومت کاٹھمانڈو میں واقع مرکز علم وفن جامعہ غوثیہ احسن البرکات میں عرس حضور اعلیٰ حضرت کی مناسبت سے ایک عظیم الشان پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا

محفل کا آغاز قاری معراج احمد صاحب (استاذ جامعہ ہذا) نے قرآن کریم کی تلاوت سے کی اس کے بعد ادارہ کے متعلم حافظ اشرف نے کلام اعلیٰ حضرت سے محفل کو معطر کیا۔

اعلیٰ حضرت سیکڑوں علوم وفنون کے جامع تھے، آپ کا احسان عظیم ہے کہ آپ نے ہم غربائے اہل سنت پر کرم فرمایا اور کنزالایمان جیسی شاہکار عطا کی، مذکورہ خیالات کا اظہار جامعہ کے استاذ ماہر درسیات حضرت علامہ ومولانا ظفرالدین مرکزی نے اپنے خطاب میں کیا۔

اس کے بعد ثناخوان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مولوی صادق رضا صاحب (متعلم جامعہ ہذا) نے خوبصورت اور دلکش آواز میں کلام اعلیٰ حضرت پیش کیا بعد ازاں بلبل برکاتیہ استاذ القراء قاری طارق صاحب قبلہ (استاذ جامعہ ہذا) نے نعت و منقبت کے اشعار پڑھے محفل کی آخری کڑی ادارہ کے صدرالمدرسین مولانا محمد ممتاز علیمی صاحب قبلہ نے اپنے خطاب نایاب سے سامعین کو حضور اعلیٰ حضرت کے علمی جاہ و جلال سے خوب بہرہ ور فرمایا، اور امام احمد رضا اور اعشق رسول ﷺ کے عنوان سے سیر حاصل گفتگو فرمائی، نظامت کے فرائض ادارہ کے استاذ مولانا محمد عامر رضا علیمی نے انجاد دی۔

صلوۃ وسلام کے بعد صدرالمدرسین صاحب قبلہ کی دعا پر محفل کا اختتام ہوا

اس محفل میں ادارے کے سربراہ اعلیٰ محبوب العلماء حضرت علامہ ومولانا مشتاق رضا صاحب قبلہ جناب ماسٹر ادیب صاحب، جناب ماسٹر سلامت صاحب، ان کے علاوہ جامعہ کے طلبہ اور علاقائی سطح کی سربرآوردہ شخصیات نے بطور خاص شرکت کی

رپورٹ: نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

گیان کے ساگر تھے امام احمد رضا خاں، اشفاق مصباحی

پریس ریلیز

سیتامڑھی، پریہار بلاک کے قریب واقع مڈل اسکول جھپہا اردو میں اسکول کی صباحی اسمبلی میں ترانہ کے بعد بچوں سے خطاب کرتے ہوئے اسکول کے ترجمان اور سینیئر استاذ مولانا محمد اشفاق مصباحی نے کہا کہ معزز شخصیات کی زندگی کے بارے میں جاننا ہم سب کے لیے ضروری ہے تاکہ ان کی حیات مقدسہ کے روشن پہلو سے ہم استفادہ حاصل کرسکیں اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان یوپی کے ضلع بریلی میں 14 جون 1856 عیسوی کو پیدا ہوئے اب احتراماً بریلی کو بریلی شریف کے نام سے پکارا جاتا ہے وہ بہت بڑے جید عالم اور فقیہ گزرے ہیں وہ گیان کے ساگر تھے انہوں نے تقریباً ایک ہزار کتابیں لکھی اور 55 علوم کے ماہر تھے وہ بچوں پہ شفقت کیا کرتے تھے بزرگوں کا احترام کیا کرتے تھے ان کے پاس ایک ایسا رجسٹر تھا جس میں بیواؤں اور یتیموں کے نام درج تھے وہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو ان کے نام سے منی آڈر بھیج دیتے تھے تاکہ اس رقم سے ان کا گزر بسر ہو سکے ان کے پاس جو مریدین نزرانہ شکرانہ پیش کرتے عطیات دیتے وہ انہیں غرباء اور فقراء میں تقسیم کرتے تھے وہ جمع نہیں کرتے تھے، وہ فرماتے تھے کہ عشق رسول زندگی کا سب قیمتی سرمایہ ہے سچائی اور ایمانداری میں ہی عافیت ہے وہ اپنے مدرسے میں کسی بھی استاذ کو بچوں پہ ظلم اور سختی کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے، ایک بار ایک طالب علم کو سبق یاد نہیں تھا تو مدرسہ کے ایک استاذ نے اسے بہت مارا پیٹا وہ طالب علم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضور مجھے استاذ نے بہت مارا ہے تو آپ نے استاذ کو بلا کر سمجھایا اور کہا کہ یہ بچہ کند ذہن ہے اس پہ رحم کیجئے اس کے لیے دعا کیجئے تاکہ یہ بچہ بھی تعلیم حاصل کرلے اور ان پہ ظلم مت کیجئے اس طرح سے اس بچہ کو استاذ کے تشدد سے بچایا، آپ کی پوری زندگی جہد مسلسل اور عمل پیہم کی مجسم تصویر تھی، 28 اکتوبر 1921 عیسوی کو دن کے دو بج کر 38 منٹ پر ان کا وصال ہوا، موقع پر اسکول کے ہیڈ ماسٹر راشد فہمی کے علاوہ محمد شعیب عالم محمد شمیم، محمد محمد رضی احمد، رام نریس سنگھ، سودھا کماری، شیوانی سنگھ کے علاوہ اسکول کے سبھی اسٹاف اور بچے حاضر تھے

رپورٹ، ابوافسر مصباحی، نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

ایڈیٹر روحانی سائنس کا روحانی کالم

ماشاء اللہ تمام قارئین نیپال اردو ٹائمز کے لیے یہ خوشی کا مقام ہے کہ محترم المقام عالی جناب ڈاکٹر محمد عارف صاحب قبلہ ایڈیٹر روحانی سائنس ممبئ جنکی شخصیت محتاج تعارف نہیں آپ کو متعدد اصفیاء و عاملین سے اجازت وخلافت حاصل ہے ۔اپ۔ کی بڑی مہربانی ہے کہ آپ نے نیپال اردو ٹائمز کے لیے اپنا قیمتی وقت دیا اپ سے پوچھے گئے سوالات مع جوابات کے حاضر خدمت ھین.

عارف باباسیلانی نیو ممبئ مہاراشٹرا۔انڈیا
+918976289786
roohanienterprises2112@gmail.com

سوال نمبر 1: محترم جناب ڈاکٹر محمد عارف صاحب السلام علیکم میں نے مختلف سائیٹ پر کچھ روحانی چیزوں کے بارے میں تحقیق کی تو مجھے پتہ چلا کہ یہود ایک خاص قسم کی انگوٹھی ہیکل سلیمانی کے علاوہ تلاش کر رہے ہیں۔ وہ کیوں تلاش کر رہے ہیں قوم یہود خاص قسم کی انگوٹھی کو کیوں ڈھونڈ رہے ہیں۔یہود ہیکل سلیمانی کے علاوہ ایک انگوٹھی ڈھونڈ رہے ہیں جو سلیمان علیہ السلام سے منسوب ہے،اس کا کیا راز ہے۔کتابوں میں کچھ آیا ہے اس بارے میں کچھ روشنی ڈالیں۔

والسلام: عبداللہ مدینہ منورہ

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ

عبداللہ صاحب

آپ نے پوچھا تھا کہ کیا انگوٹھیوں میں تاثیر ہوتی ہے۔ان چیزوں پر میں بات نہیں کرتا ہوں چونکہ آپ نے مدینہ شریف میں سوال کیا تھا اور میں مدینہ شریف میں موجود تھا تو آپ کو منع نہیں کر پایا اور وعدہ کیا کہ اس پر ضرور لکھوں گا اس لیے اس مسئلے پر قلم اٹھا رہا ہوں۔ نھایۃ العرب فی فنون الادب میں ہے کہ اللہ رب العزت نے جبرئیل امین کو حکم دیا جس سے خاتم الخلافۃ یعنی خلافت کی انگوٹھی لے کر سلیمان علیہ السلام کو پہنا دو۔اس انگوٹھی میں ستارے کی چمک اور کستوری سی مہک تھی۔اس پر بغیر قلم کے لکھا ہوا تھا یعنی نور کے پانی سے جو عام نگاہوں کو نظر نہیں آتا الا اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔اس سلیمانی انگوٹی کی ایسی طاقت تھی کہ تمام مخلوقات انسان وحیوان حتی کہ جنات بھی سلیمان علیہ السلام کے تابع ہو گئے اور جب سلیمان علیہ السلام سے یہ انگوٹھی گم ہو گئی اس وقت آپ کی سلطنت ختم ہو گئی۔ پھر آپ کو وہ انگوٹھی ایک مچھلی کے پیٹ سے ملی تو آپ کی سلطنت لوٹ آئی یہودیوں کا صدیوں سے عقیدہ ہے کہ جس کے پاس سلیمانی انگوٹھی ہو گی وہی تمام دنیا کا بادشاہ ہو گا اسی بنا پر وہ انگوٹھی کی تلاش میں ہیں ۔اور بقول ان کے انگوٹھی کا مالک آئے گا،انگوٹھی تلاش کرے گا اور دنیا پر حکومت کرے گا یعنی کہ دجال پر ہالی ووڈ نے ایک فلم لارڈ آف رنگ بنائی ہے جس میں انگوٹھی کی طاقت وقوت کو دیکھایا گیا ہے ہالی ووڈ والے اہل کتاب ہیں ان کے پاس اسمانی علم ہے مگر انہوں نے اس میں تحریفات کر رکھی ہیں۔ پھر بھی اس پر بے شمار حدیث کی کتابوں میں دلائل موجود ہے حدیث مین۔ ہے۔ قیامت کے قریب ایک جانور ظاہر ہو گا سلیمانی انگوٹھی اس کے پاس ہو گی وہ اس انگوٹھی سے کفار کے چہروں پر نشان لگائے گا مگر سوال ہے پھر یہودی اس انگوٹھی کی تلاش میں کیوں ہے ؟

جواب نمبر 1۔اس کا یہ ہے کہ یہودی اصل میں بھٹکے ہوئے ہیں۔وہ جس مسیحا کے منتظر ہیں اس کو وہ داؤد علیہ السلام کی اولاد سے کہتے ہیں اور کہتے ہیں اس کے پاس سلیمانی انگوٹھی ہو گی۔ ایک بار پھر بنی اسرائیل دنیا پر حاکم ہوں گے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ مسیح دجال ہے اور اس کے پاس انگوٹھی ہو گی ضرور مگر سلیمانی نہیں فرعونی انگوٹھی ہو گی۔ جس کی وجہ سے وہ دنیا کو شعبدے دکھائے گا اور جادو سے دنیا کو ہرائے گا۔اب ایک خاص بات پر توجہ دیں کہ جب دجال آئے گا اس کے پاس فرعونی جادوئی انگوٹھی ہو گی تو اس کا مقابلہ کرنے کے لیے سامنے ایسا ہونا لازم ہے جس کے پاس اس سے زیادہ طاقت ہو اور ایسی انگوٹھی ہو جو دنیا پر حکومت کرنے کی طاقت رکھتی۔ ہو اور سلیمانی انگوٹھی جیسی طاقت سے تمام دنیا کو جھکا دے۔ حضرت عیسی علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے مگر ان کے پاس انگوٹھی نہیں ہو گی۔ وہ انگوٹھی امام مہدی کے پاس ہو گی ۔ جمع الوسائل فی شرح الشمائل میں اور حدیث کی کتب میں یہ حدیث موجود ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی تھی، جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ آپ کے وصال کے بعد وہ انگوٹھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس رہی، ان کے انتقال کے بعد وہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس رہی۔ ان کے وصال کے بعد وہ انگوٹھی عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس چھ سال تک رہی۔ پھر وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھوں سے بئر اریس میں گر گئی۔ جس کو تین دن لگا تار پانی نکال نکال کر تلاش کیا جاتا رہا مگر وہ نہ ملی۔ بس اس کے بعد سے امت میں فتنے شروع ہو گئے اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔ اس پر علامہ سیوطی نے خصائص کبری میں اور جمع الوسائل میں لکھا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگوٹھی میں ویسے ہی راز ہیں جیسے سلیمانی انگوٹھی میں تھے۔ کیونکہ جب سلیمانی انگوٹھی گم ہوئی تو سلیمان علیہ السلام کی سلطنت گئی تھی اور جب محمدی انگوٹھی گم ہوئی تو قیامت تک قتل وغارت شروع ہو گئی۔ کتاب الفتن کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی ایک عام شخص ہوں گے۔ مکہ پاک میں امام مہدی سے لوگ بیعت کرنا چاہیں گے وہ بھاگ جائیں گے اور مدینہ پاک آجائیں گے۔ وہاں وہ رات کو سوئیں گے صبح اٹھیں گے تو ان میں اللہ تعالی تمام قائدانہ صلاحیات پیدا فرمادے گا۔ شاید یہی ہو گا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم والي انگوٹھی ان کو مل جائے گی۔ جس کو پہنتے ہیں ان میں قاءدانہ۔ صلاحیتیں پیدا ہوں گی۔ اس محمدی انگوٹھی کا کمال ہو گا کہ وہ انگوٹھی مسلمانوں کے خلیفہ کو نبوی فیض پہنچائے گی۔

تین انگوٹھیاں ہیں۔ محمدی انگوٹھی، سلیمانی انگوٹھی اور فرعونی انگوٹھی۔ایک بار پھر یہ قیامت کے قریب یہ ظاہر ہوں گی اور پھر فیصلہ کن جنگ ہو گی اور حق کی جیت ہو گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ دم کی ہوئی عمل کی انگوٹھی کا اثر وتاثیر ہوتی ہے۔ بالی وڈ شیطانی کہانیوں کے ذریعہ مسلمان نوجوانوں کے خیالات تباہ کرتا ہے اور دنیا کو دجال کی اتباع پر تیار کرتا ہے، لہٰذا فلمی کہانیوں پر بالکل اعتبار نہ کیا جائے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لیے یہودیوں نے لاکھوں روپیہ خرچ کیا کیونکہ انہوں نے قرآن کو ایک جگہ جمع کر دیا تھا اور مصحف کے متعدد نسخے حکومت کی سرپرستی میں اسلامی مملکت میں بھجوائے۔ سب کو قرآت کے قاعدے پر بھی جمع کر دیا، یہ سب سے بڑا کارنامہ تھا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا اور اسی وجہ سے روافض ان پر طرح طرح کے الزام لگاتے ہیں اور یہود ان کے پیچھے ہوتے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر نے فتنہ نبوت کے دعویداروں کو ختم کیا۔ حضرت عثمان غنی نے قرآن کو جمع کیا ۔ حضرت عمر نے اسلام کو پھیلایا۔یہود وروافض گستاخ رسول اور گستاخ صحابہ ہیں ۔ وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان صحابہ کرام کے معاملے کو حقارت سے دیکھے اور اہل بیت کو اپنا دشمن سمجھے۔ صرف اور صرف جہاد وتبلیغ حضرت علی نے کی ہیں باقی صحابہ معاذ اللہ بزدل تھے، جنگ میں بھاگ جاتے تھے۔ سب نوکر تھے، گھر والے در والے اس طرح کی کہانی سناتے ہیں اور اہل بیت کی محبت کی آڑ میں صحابہ کی عظمت پر حملہ کرتے ہیں۔ صحابہ کرام کو گنہ گار کہتے ہیں، تمام کو کافر ومرتد کہتے ہیں اور شہادت کے واقعات بھی اہل بیت کے ہی لوگوں کو بتاتے ہیں اور دیگر صحابہ کرام جو بے دردی سے شہید ہوئے اس پر کوئی بات نہیں کرتے۔ اسی طرح صحابہ کرام پر الزام لگاتے ہیں اور تبرا کرتے ہیں۔

صحابہ کرام، امہات المومنین، تابعین، اولیائے کرام اور علمائے کرام پر زبان دراز کرتے ہیں اور علمائے اہل سنت کی کتابوں، تقریروں کے حوالے سے دن رات زہر اگلتے رہتے ہیں اور ان پر لعنتیں بھیجتے رہتے ہیں۔ خیر کفر خود پلٹ جاتی ہے اگر وہ اس کا مستحق نہ ہوا تو۔ العیاذ باللہ تعالی

خواتین کے مسائل

سوال 2: شبنم قادری کرلا کا میسیج آیا ہے کہ وہ اپنے پریوار میں محبت سے نہیں رہ پارہی ہین میاں بیوی میں جھگڑے ہوتے رہتے۔ ہیں ان کے شوہر نے دوسری۔ شادی کرلی ہے ان کو ایسا لگتا ہے کہ ان کا شوہر ان کی بات نہیں مانتا ہے نا ان سے محبت ہی کرتا ہے۔

جواب نمبر 2 ان کے لیے ایک عمل ہے لیکن اس کے ساتھ ان کو اپنی عادتیں بدلنی ہو گی۔ مستی چھوڑنی ہو گی۔ نمازیں ووظائف پڑھنی ہو گی صاف رہنا ہو گا حسد کینہ چھوڑنا ہو گا سب سے پیار کے۔ ساتھ رہنا ہو گا صبر کرنی۔ ہے اور شوہر کی عزت کرنی ہے سسرال والوں کی خدمت کرنی ہے ان کے حکم کی تابعداری کرنی ہے چاہیے کچھ بھی ہو جائے شوہر اور سسرال والوں سے محبت میں بات کرنی ہے اپنے آپ کو بدلنا ہے اور جیسا سامنے رہتی۔ ہے پیچھے بھی ویسے رہنا ہے اس کے بچوں کے سامنے اس کی بے عزتی نہیں کرنی ہے بچوں کو باپ کے خلاف بھڑکانا نہیں ہے اپنے رشتے داروں کے پاس اسکی بے عزتی نہیں کرنی ہے ادب سے رہنا ہے ادب سے اٹھنا بیٹھنا ہے تب ہی عمل اثر کرے گا آپ کو اپنے سوکن سے بالکل نہیں لڑنا ہے اس کے ساتھ پیار سے پیش آنا ہے اس نے شادی بھی کی تو شریعت کی روشنی میں کی،اس کے اس عمل سے اسے برامت جانو تو آپ کے سب کام ہوں گے اور آپ یہ عمل کریں۔

شوہر کے دل پر راج کرنے کا عمل

ہر بیوی کی تمنا ہوتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے بہت پیار کرے اور اس کی بات مانے اور اس کے ساتھ بہت اچھے سے زندگی گزارے اور وہ اپنے شوہر کے دل پر راج کرے اور اس کے شوہر کے دل پر صرف اس کی حکمرانی ہو اور اس کا شوہر اس کے علاوہ کسی کو نہ چاہے اور کسی نامحرم کی طرف توجہ نہ دے اور دونوں بہت خوشیوں بھری زندگی گزاریں اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیے کہ ایک لڑکی آپ کے لیے گھر چھوڑ کر آتی ہے اس کو زندگی کا سکون اور تحفظ دیں قرآن میں رب کریم نے ہر حل دیا ہے تو اپ۔ کو کرنا ہے کہ روزانہ کسی بھی وقت ایک بار سورہ جمعہ اور ایک بار سورہ تحریم پڑھ کر اپنے شوہر کی روح کو ہدیہ کریں اور دعا کرین کہ اللہ میرے شوہر کے دل میں میرے لیے پیار پیدا کر دے اور جو بھی آپ شوہر کے حوالے سے دعا کرنا چاہیں کہ مجھے خرچہ دے اچھا سے رکھے غرض جو بھی دعا کرنی ہو کر لیں یہ عمل آپ کو کرتے رہنا ہے قرآن شریف پڑھو گے اثر ہو گا نہیں پڑھو گے اثر نہیں ہو گا یہ عمل صرف بیوی اپنے شوہر کے لیے کر سکتی ہے یا شوہر بیوی کے لیے کر سکتا ہے آپ کوئی بھی عمل یا وظیفہ کر رہے ہو تو بھی یہ عمل ساتھ کر سکتے ہیں کیونکہ یہ قرآن ہے قرآن جتنا پڑھو گے زندگی اتنی نکھرتی ہے۔

آپ یہ عمل خود بھی کر سکتے ہیں اور دوسروں کو بھی بتا سکتے ہیں۔

مزید اگر کسی کو حساب لگوانا ہے یا استخارہ کروانا ہے یا شوہر بات نہ مانتا ہوں یا دوسری لڑکیوں سے دوستی کرتا ہو یا خرچہ نہ۔ دیتا ہو یا طلاق دینا چاہتا ہو یا گھر میں خوشحالی نہیں یا آپس میں پیار محبت نہیں یا رشتہ نہیں ہو رہا ہے یا گھر والے راضی نہیں ہو رہے یا کاروبار میں بندش ہے یا اولاد میں بندش ہے یا کسی بھی قسم کا مسئلہ ہو ادارے سے رابطہ کریں۔؟

اسوال نمبر 3:

عالمہ نام مخفی ان کا میسیج آیا ہوا ہے کہ وہ عملیات کی اصطلاحات اور عملیات کے قاعدوں پر کچھ باتیں پوچھنا چاہ رہی ہیں ان کے سوالوں کا مفصل جواب یہ ہے۔

جواب نمبر 3: وظائف کرنے والوں کے لئے چند ہدایات: ان ہدایات کے بنا پر اگر وظائف نہ کیے جائیں تو رجعت ہونے کا اندیشہ ہے اور رجعت ہو گئی۔

تو پھر چاہے جتنے بھی وظائف کریں بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہونے کا اندیشہ ہے جب تک رجعت کا توڑ نا کیا جائے۔

1- کوئی بھی عمل بغیر عامل کی اجازت کے نا کریں

2- وقت مقرر کر کے روزانہ اسی ٹائم پر پڑھیں

3- دوران تلاوت کسی سے بات نہ کرین

4- کوئی بھی عمل ہو تنہائی میں کرنا ہے

5- مرد اکتالیس دن اور عورت اکیس دن پڑھا کرے درمیان میں چھوڑنے سے رجعت کا اندیشہ ہے

6- عورتین عمل حیض ختم ہونے کے فوری بعد شروع کریں تاکہ 21 دن پورے ہو سکیں درمیان میں شروع کرنے سے اکیس دن پورے نہیں ہوں گے اس طرح عمل کی تاثیر بھی کم ہو جائے گی اور رجعت ہونے کا اندیشہ ہے۔

7- کسی بھی عمل میں دوران عمل رکاوٹ ہو رہی ہو تو جس عامل نے عمل دیا اس سے ضرور رجوع کر لیں

8- کوئی بھی عمل گوگل یا یوٹیوب سے اٹھا کر اپنی مرضی سے نہ کریں ورنہ بہت سی دوائیں تو اسٹور پر بھی موجود ہوتی ہیں پھر ڈاکٹر کے پاس جانے کا کیا فائدہ۔

9- دوران وظیفہ رکاوٹ ہو یا کوئی مجبوری ہو تو عمل ادھورا نا چھوڑیں بلکہ مکمل کر کے پھر اٹھیں۔

10- دوران عمل اگر کسی جلالی عمل سے غصہ آرہا ہو تو پانی پاس رکھ کر عمل کیا کریں کیوں کہ غصہ مثل آگ کے ہے پانی اسے بجھا دیتا ہے۔

11- وظیفہ پڑھتے پڑھتے جسم اور سر بھاری ہو رہا ہو تو وظیفہ کو دو منٹ چھوڑیں،اسی جگہ موجود پانی پر درود ابراہیمی تین بار دم کر کے پی لیں اور ہاتھ پانی میں بھگو کے جسم اور سر پر پھیر دیں وزن ہٹ جائے گا اور پھر آگے وظیفہ مکمل کر لیں۔

12- ایک ہی جگہ پر دو وظائف نہ کریں اگر مجبوری میں کرنے ہیں تو درمیان میں پانچ منٹ کا فاصلہ ضرور رکھیں۔

13- وظیفہ ختم ہونے بعد عامل کی ہدایت پر صدقہ لازمی ادا کریں یا پھر سوا پاؤ چینی لے کر چیونٹیوں کے لئے درخت کے تنے میں یا چھت پر

دعوتِ اسلامی ہند کی مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے مکتب میں حضور قاضی نیپال حضرت علامہ مفتی محمد عثمان برکاتی مصباحی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کی جلوہ گری

بریلی شریف کی روحانی فضاؤں میں ایک بابرکت لمحہ اس وقت رقم ہوا جب دعوتِ اسلامی ہند کی مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے مکتب میں حضور قاضی نیپال حضرت علامہ مفتی محمد عثمان برکاتی مصباحی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کی جلوہ گری ہوئی۔ آپ کی آمد نہ صرف اہلِ علم و فضل کے لیے باعثِ مسرت تھی بلکہ یہ موقع ایک علمی و فکری نشست کی صورت اختیار کر گیا، جس میں مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال ہوا۔ اس مجلس میں دعوتِ اسلامی کے ملک گیر دینی و اصلاحی کاموں پر تفصیلی گفتگو ہوئی، اور یہ جائزہ لیا گیا کہ کس طرح یہ تحریک عوام وخواص میں دینِ اسلام کی خدمت اور پیغامِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ترویج واشاعت میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔

حضرت قاضی نیپال دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے بصیرت افروز کلمات میں واضح فرمایا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی علمی و فکری اور فقہی خدمات کے ذریعے اہلِ سنت کو ایک ایسا سرمایہ عطا فرمایا ہے جس پر پوری دنیا فخر کر سکتی ہے۔ ان کی علمی عظمت، عشقِ رسول ﷺ سے لبریز تحریرات، اور شرعی مسائل میں اجتہادی بصیرت آج بھی اہلِ سنت کے لیے مشعلِ راہ ہیں اور علوم کے فروغ کے لیے جن اداروں اور تحریکوں نے جدوجہد کی ہے ان میں دعوتِ اسلامی کا کردار کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ دعوتِ اسلامی نے نہ صرف عوام الناس کو نماز، قرآن، شریعت اور سنتوں کی طرف متوجہ کیا بلکہ ہزاروں علماء ومشائخ، خطباء اور معلمین کے ذریعے ملک کے گوشہ گوشہ میں ایک صالح ماحول قائم کیا ہے۔

اس نشست میں یہ پہلو بھی زیرِ بحث آیا کہ آج کے اس پر آشوب دور میں جب دین سے غفلت اور مادیت پرستی کا غلبہ بڑھ رہا ہے، ایسے میں دعوتِ اسلامی کا منظم اور پر امن انداز لوگوں کو دین کی طرف کھینچ رہا ہے۔ اس کے تحت ہونے والے مدنی قافلے، اجتماعات، درسِ قرآن و حدیث اور اصلاحی حلقے نئی نسل کے قلوب میں دینی شوق کو زندہ کر رہے ہیں۔ ملک بھر میں قائم مدارس، جامعات اور مکاتب نہ صرف تعلیمی خدمات سر انجام دے رہے ہیں بلکہ عشقِ رسول ﷺ اور وفاداریِ اہلِ سنت کی روح بھی پروان چڑھا رہے ہیں۔

حضرت قاضی نیپال دام ظلہ العالی نے یہ بھی فرمایا کہ بریلی شریف، جو خود امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مسکن اور مرکزِ علم وعرفان ہے،

یہاں دعوتِ اسلامی کی خدمات ایک اضافی روحانی و فکری ربط پیدا کر رہی ہیں۔ اس شہرِ رضا کی نسبت ہی کچھ ایسی ہے کہ یہاں سے اٹھنے والی ہر دینی تحریک کو روحانیت اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا فیضان ملتا ہے۔ دعوتِ اسلامی نے اعلیٰ حضرت کے افکار کو عام کرنے میں اور ان کی فکر و نظر کو نوجوان نسل تک پہنچانے میں مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ آج لاکھوں مسلمان اعلیٰ حضرت کے کتب و فتاویٰ سے واقف ہو رہے ہیں، ان کے افکار و نظریات کو قبول کر رہے ہیں اور ان کے ذریعے اپنی دینی زندگی کو سنوار رہے ہیں۔

اس علمی و روحانی گفتگو کا حاصل یہ تھا کہ علماء و مشائخ اور دعوتِ اسلامی کے درمیان یہ ربط و تعلق محض وقتی نہیں بلکہ مستقل بنیادوں پر قائم رہے تاکہ دین کی خدمت میں اجتماعیت اور وحدت پیدا ہو۔ جب علماء اپنی علمی رہنمائی پیش کریں، مشائخ اپنی روحانی سرپرستی عطا کریں اور ایک تحریک اپنی تنظیمی و دعوتی جدوجہد کو آگے بڑھائے، تو یقیناً اس کے اثرات معاشرے پر دیرپا اور مثبت مرتب ہوتے ہیں۔ یہی وہ نکتہ ہے جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت میں اپنے ماننے والوں کو سکھایا تھا کہ دین کے ہر شعبے کو ساتھ لے کر چلنا اور اسلام کے ہر پہلو کو زندگی میں غالب کرنا ہی اصل کامیابی ہے۔ یہ نشست شرکائے محفل کے لیے ایک پر کیف، یادگار اور علم و معرفت سے لبریز لمحات کا ذخیرہ تھی۔ اہلِ علم نے اسے محض ایک مجلس نہیں بلکہ مستقبل کی سمت متعین کرنے والا ایک سنگِ میل قرار دیا۔ اس طرح دعوتِ اسلامی کے تحت بریلی شریف میں یہ بابرکت لمحہ نہ صرف فروغِ رضویات کے نئے امکانات روشن کر گیا بلکہ اس بات کو بھی ثابت کر گیا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی فکر و تعلیمات ہمیشہ زندہ رہیں گی اور انہیں دنیا کے ہر کونے میں عام کرنے کے لیے علماء و مشائخ اور تحریکاتِ اہلِ سنت ہمیشہ یکجا رہیں گی ان شاءاللہ تعالیٰ۔۔۔ حضرت قاضئ نیپال مفتی محمد عثمان برکاتی مصباحی صاحب قبلہ کی بارگاہ میں دعوت اسلامی کے مکتبۃ المدینہ سے شائع کتاب شرح معانی الآثار پش کیا گیا, حضرت قاضی نیپال دام ظلہ العالی کی تشریف آوری اور اس کریمانہ شفقتوں اور محبتوں کے ہم ممنون و مشکور ہیں اور دل ان کے لیے دعا گو ہیں کہ مولی تعالی حضرت قاضی نیپال علامہ مفتی محمد عثمان برکاتی مصباحی صاحب قبلہ کا سایۂ کرم ہم پر دراز فرمائے اور ان کے فیضان علم کو عام و تام فرمائے آمین یارب العالمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

حضور قاضی نیپال صاحب کے چند ہمسفر کے نام: مخیر قوم حضرت مولانا سلامت علی رضوی، بابائے قوم مولانا تسلیم اختر رضوی، ہمدرد قوم مولانا امام الدین نظامی، خطیب اہل سنت مولانا صدام حسین امجدی، شاعر اسلام حضرت معصوم سنگم صاحب ان کے علاوہ تقریبا پچاس افراد اور بھی تھے، جنہوں نے ایک بس کے ذریعہ مرکز اہل سنت کا سفر فرمایا۔ صلاح الدین عطاری

خادم مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ و مجلس مزارات اولیاء دعوت اسلامی ہند۔

بقیہ صفحہ نمبر 9 کا مطالعہ کریں امام احمد رضا بحیثیت سائنسداں

بقیہ صفحہ نمبر 9 کا مطالعہ کریں

(Geometry) میں اپنی تخلیقی کاوشوں سے فکری زاویے بیان کر کے ماہرین کو دعوت تحقیق دی ہے اور برصغیر پاک و ہند کے معروف ریاضی دان ڈاکٹر سر ضیاء الدین (وائس چانسلر علی گڑھ یونیورسٹی) کی علم ریاضی میں مشکل حل کر کے ماہرین سائنس کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔

پہلا مسلم سائنس دان جس نے سب سے پہلے ۱۸۹۶ء میں اپنی کتاب الصمصام میں Topology سے متعلق تھیوری پیش کی بعد میں ۱۹۰۵ء الدولۃ المکیہ میں گفتگو کر کے سبقت حاصل کر لی جبکہ یہ علم پاک وہند میں ۱۹۶۷ء میں متعارف ہوا۔ پہلا مسلم سائنسدان جس نے زمین کے ساکن ہونے کے حوالے سے فکر انگیز درج ذیل رسائل تحریر فرمئے۔

ہنُزُولِ آیَاتِ فُرْقَانَ بِسَکُونِ زمین و آسمان ۱۹۱۹

معین مبین بَہْرُ دَوْرِ شَمْسَ وَسَکُونَ زَمِین ۱۹۱۹

ہ فَوْزَ مبین در حرکت زمین ۱۹۱۹ پہلا مسلم سائنسدان جس نے سب سے پہلے مغربی سائنسدان نیوٹن، آئن سٹائن کو پر میکس، کیپلر اور گیلیلیو کے نظریات کو چیلنج کر کے سائنسی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔

پہلا مسلم سائنسدان جس کی تحقیقی خدمات کو معروف ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے خراج تحسین پیش کیا ہے پہلا مسلم سائنسدان جس کی تحقیقی تصانیف کی تعداد ہزار سے زائد ہے جن کے علوم کی تعداد ۱۰۰ سے متجاوز ہے جس کی تحقیقی خدمات پر ایم فل (M.Phil) اور (Ph.D) کی اعلی ڈگریاں سر فہرست ہیں۔

فروغ رضویات میں حضور محدثِ کبیر علامہ ضیاءالمصطفیٰ قادری امجدی گھوسوی کا تابندہ کردار

آصف جمیل امجدی
[انٹیا تھوک، گونڈہ]

علم و عرفان کی تاریخ اس امر کی گواہ ہے کہ جب بھی ملتِ اسلامیہ کسی علمی انحطاط فکری بحران یا فتنہ و فساد کے نرغے میں گرفتار ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے مخصوص بندوں کو منصۂ شہود پر جلوہ گر فرمایا تاکہ وہ اپنے علم و فضل، تقویٰ و طہارت اور بصیرت و حکمت کے ذریعے زمانے کی تاریکیوں کو نورِ یقین سے منور کر دیں۔ برصغیر کو علمی و دینی تاریخ میں "آفتابِ رضویت" اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدثِ بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے علوم و معارف کو فروغ دینے والے نابغۂ روزگار علما کی طویل فہرست موجود ہے جنہوں نے نہ صرف اس مشن کو آگے بڑھایا بل کہ آنے والی نسلوں کو اس سرمائے سے بہرہ مند کیا۔ انھی درخشاں ستاروں میں سے ایک آفتابِ تاباں حضور محدثِ کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی گھوسوی دامت برکاتہم العالیہ ہیں جن کا کردار فروغِ رضویات میں آفتابِ نیم روز کی طرح روشن اور ناقابلِ انکار ہے حضور محدثِ کبیر نہ صرف سرکار صدرالشریعہ علیہ الرحمہ کے علمی وارث ہیں بل کہ آپ کا ربط و تعلق براہِ راست اس خانوادۂ رضویہ سے ہے جس کے فیض سے برصغیر میں عقیدۂ اہلِ سنت و جماعت کو ایک مضبوط علمی و فکری بنیاد میسر آئی۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جس کی درس گاہ علم و فیض میں صدرالشریعہ اور مفتیِ اعظم جیسے لاتعداد آفتاب و ماہتاب چمکے ہوں وہاں سے جو بھی چراغ روشن ہوگا وہ یقیناً زمانے کو روشنی عطا کرے گا۔ حضور محدثِ کبیر اعظم اللہ عزتہ نے اپنی زندگی کے بہترین ایام درس و تدریس کے لیے وقف فرمائے۔ وہ درس گاہوں کے محراب و منبر سے لے کر قومی و بین الاقوامی کانفرنسوں تک ہر سطح پر اپنی خطابت و تدریس کے ذریعہ علمی و فکری تحریکِ رضویت کے پاسبان ثابت ہوئے آپ کے دروسِ حدیث اور اسلوبِ بیان نے طلبۂ علومِ دینیہ کو عشقِ رسول ﷺ کے رنگ میں رنگ دیا۔ آپ کا درس محض روایت کی تکرار نہیں بل کہ درایت اور بصیرت کا حسین امتزاج ہے۔ فروغِ رضویات میں آپ کے یہ دروس سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں رضوی مشن کا سب سے بنیادی ستون تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ ہے۔ حضور محدثِ کبیر صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ نے اپنے خطبات تحریرات اور فتاویٰ کے ذریعے تحفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کا پرچم بلند رکھا اور ہر اس فتنے کے خلاف بر سرِ پیکار رہے جو غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کے دلوں سے عشقِ رسول ﷺ کو کمزور کرنے کی سازش کرتا ہے

آپ کے علمی و دعوتی اسفار نے نہ صرف ہندوستان بل کہ بیرونِ ممالک تک پیغامِ رضویات کو عام کیا۔ آج یورپ افریقہ اور مشرقِ وسطیٰ کے علمی مراکز میں آپ کے شاگرد اور معترفین موجود ہیں جو آگے چل کر تحریکِ رضویت کے پیامبر ثابت ہو رہے ہیں۔ حضور محدثِ کبیر کی شخصیت علم و عمل، تقویٰ و طہارت اور حلم و وقار کا حسین سنگم ہے۔ آپ کا لب و لہجہ وہی ہے جو اکابرِ اہلِ سنت کا امتیاز رہا ہے نہ جھکنے والا نہ مداہنت کا شکار ہونے والا۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ سنت کی صفوں میں آپ کی شخصیت کو "قوتِ ناطقۂ رضویت" کہا جاتا ہے۔

در حقیقت حضور محدثِ کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی گھوسوی کا فروغِ رضویات میں کردار ایک ایسا روشن مینار ہے جس کی ضیا سے آج ہزاروں طلبہ، علما اپنی راہوں کو منور کر رہے ہیں۔ آپ کا یہ تابندہ کردار اس بات کا ضامن ہے کہ پیغامِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی علیہ الرحمہ تا قیامت زندہ و جاوید رہے گا اور آپ کی علمی جدوجہد کو تاریخ کبھی فراموش نہیں کرے گی۔

(مضمون نگار روز نامہ شانِ سدھارتھ کے صحافی ہیں۔)

صفتہ بستی میں منایا گیا 107واں عرس اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ

نیپال اردو ٹائمز

گزشتہ شب "غوث الوریٰ جامع مسجد صفتہ بستی، راج گڑھ، بارہ دشی ایک، جھاپا، نیپال" کے وسیع و عریض احاطے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی علیہ الرحمہ کی یاد میں ایک عظیم الشان محفل کا انعقاد کیا گیا۔ اس بابرکت اجتماع میں مدرسہ مظاہر العلوم صفتہ بستی کے طلبہ و اساتذہ کے ساتھ ساتھ گاؤں کے معززین اور سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز عزیزم محمد نفیس رضا کی پرسوز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کے بعد انہوں نے نعتِ رسولِ مقبول ﷺ بھی پیش کی۔ اسی دوران عزیز محمد ساحل رضا نے اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں دو منقبتیں اور ایک مشہور کلام "لم یأت نظیرک فی نظر" پڑھ کر محفل میں روحانیت کی فضا قائم کر دی۔ بعد ازاں مدرسہ کے فاضل استاد حافظ جانثار رضا صاحب نے اعلیٰ حضرت کی زندگی اور علمی خدمات پر روشنی ڈالی، جبکہ مدرسہ کے بچوں نے بھی مذہب اسلام کے مختلف پہلوؤں پر اپنے خیالات پیش کیے۔ اخیر میں راقم الحروف (مفتی محمد رضوان احمد مصباحی) کو بھی کچھ بولنے کا موقع ملا اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سوانح حیات پر قدرے روشنی ڈالی گئی:

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ وہ عظیم مجدد اور مصلح ہیں جنہوں نے اپنے قلم و علم کے ذریعے امتِ مسلمہ کے ایمان و عقیدہ کی حفاظت فرمائی۔ آپ نے باطل اور گمراہ کن نظریات کے مقابلے میں دینِ اسلام کی صحیح ترجمانی کی اور مسلمانوں کو قرآن و سنت کے روشن راستے پر قائم رکھا۔ اعلیٰ حضرت کی دینی خدمات نے ایمان کے چراغ کو مزید فروزاں کیا اور ملت کو گمراہی کے اندھیروں سے بچایا۔ بلا شبہ آپ کی زندگی اور تعلیمات امت کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ نیز یہ کہ آج کے اس پر آشوب دور میں مسلکِ اعلیٰ حضرت پر قائم رہنا نہایت ضروری ہے۔ عشقِ رسول ﷺ، خوفِ خدا، سادات کی تعظیم، اور اعلیٰ حضرت کی علمی خدمات کا ذکر کرتے اور سنتے ہوئے سامعین کے دلوں میں عشق و محبت کی شمع روشن ہو گئی۔ محفل کے اختتام پر صلوۃ و سلام کی گونج سے فضا معطر ہو گئی اور اجتماعی دعا میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے درجات کی بلندی، مسلک اعلیٰ حضرت پر ثبات قدمی، ان کو مشن کو آگے بڑھانے اور اس کے مطابق زندگی گزارنے، گاؤں و کھیت کھلیان کی خوشحالی، مدرسہ کی ترقی و فلاح اور امتِ مسلمہ کی خیر و عافیت کے لیے دعائیں مانگی گئیں۔ الحمدللہ، یہ پروگرام ہر اعتبار سے کامیاب و بابرکت رہا جس میں شرکاء کی بڑی تعداد عشق و محبت کے رنگ میں ڈوبی ہوئی نظر آئی۔ شرمائے مجلس :_ حضرت مولانا مطیع الرحمن صاحب، حافظ جانثار صاحب، جناب عبدالرحیم صاحب، کمال صاحب، جمال الدین صاحب، حوال الدین صاحب، ساحل میاں صاحب، اصغر علی، زین الدین، سحر الحق، انصار عالم، شاہنواز صاحب اور راقم الحروف (محمد رضوان احمد مصباحی) سمیت پچاسوں طلبائے کرام اور اراکین مدرسہ بھی شریک بزم تھے۔

رپورٹ :__ محمد رضوان احمد مصباحی
نمائندہ: نیپال اردو ٹائمز

امام اعلی حضرت کی فکری وسعت

(ڈاکٹر مفتی محمد علاءالدین قادری رضوی ثنائی، صدر افتاء محکمہ شرعیہ دارالافتاء والقضاء، میرا روڈ مہاراشٹر کی ایک علمی تحقیق)

المرسل - شان پریہار پروفیسر محمد گوہر صدیقی سابق ضلع پارشد براہی بلاک پریہار ضلع سیتامڑھی صوبہ بہار
9470038099
****

قصیدہ معراجیہ کا یہ

شعر:

کمانِ امکاں کے جھوٹے نقطو تم اوّل آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

مذکورہ شعر کی عالمانہ توضیح و تشریح

یہ شعر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فکری وسعت، عرفانی گہرائی اور علمی گیرائی کا نادر نمونہ ہے، جس میں تصوف، فلسفہ، ہندسہ (جیومیٹری) اور سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقتوں کو ایک بلند شعری قالب میں سمو دیا گیا ہے۔ آیئے اس شعر کے مفاہیم کو چند نمایاں جہتوں سے کھول کر سمجھتے ہیں:

1. "کمانِ امکاں" عالمِ امکان کی کمان

کمان سے مراد تیر انداز کا وہ آلہ ہے جو گولائی میں خم دار ہوتا ہے۔ یہاں یہ استعارہ ہے عالمِ امکان (ممکنات کی دنیا) کے لیے، یعنی یہ جہان جو "ممکن" ہے، "واجب" نہیں۔ اور چونکہ "کمان" خمیدہ اور غیر کامل چیز ہے، اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ عالمِ امکان فطرتاً محدود، ناقص اور ظاہری مشاہدات کا محتاج ہے۔

2. "جھوٹے نقطے" — محدود فہم والے

"جھوٹے نقطے" سے مراد وہ قاصر العقل، ظاہر بین، فلسفی یا متکلمین ہیں جو عقلِ محدود سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت و سیرت کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ "اوّل" اور "آخر" جیسے الفاظ میں الجھ کر خطِ زمان (Linear Time) پر سوچتے ہیں، جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقتِ محمدیہ اس زمانی و مکانی قید سے ماورا ہے۔

3. اوّل و آخر کا چکر، خطی تصورِ وقت کی محدودیت یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت یا ظاہری ولادت کو ایک مخصوص "وقت" میں مقید دیکھتے ہیں اور اسی بنیاد پر ان کے آنے جانے کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، جیسے کوئی تیر کمان سے نکل کر ایک خاص مقام سے چلتا ہے اور کسی مقام پر ختم ہوتا ہے۔ مگر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ یہاں خطی (linear) وقت کی نفی کرتے ہیں، اور دائری (cyclic/eternal) وقت یا وجودِ خارج از زمان کا تصور پیش کرتے ہیں۔

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

4. "محیط کی چال" گول دائرہ، مرکز، محیط

"محیط" یعنی دائرہ۔ دائرہ وہ ہندسوی (geometric) شکل ہے جس کا کوئی نقطۂ آغاز یا انجام نہیں ہوتا، بلکہ ہر نقطہ مرکز سے یکساں فاصلے پر ہوتا ہے۔ یہ وہ تصور ہے جو فلسفۂ وقت و وجود میں ازلیت، ابدیت اور لامکانی کی علامت ہے۔

پرکار کی مثال سے بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے

پرکار کا ایک سرا مرکز (مرکزی نقطہ) پر ہوتا ہے اور دوسرا گھومتا ہے، دائرہ مکمل ہونے پر کسی خاص نقطے کو آغاز یا انجام قرار دینا ممکن نہیں رہتا۔ اب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس نورانی و عرفانی سفرِ معراج کا تصور کریں اور اس مصرعہ کو دل کی اتھاہ گہرائی سے گنگنائیں! مقصود و مطلوب تک رسائی ہو جائے گی۔ محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے۔ ع

5. فلسفۂ وجود، حقیقتِ محمدیہ کی جہت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس ہندسی مثال کے ذریعے بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا آنا جانا بھی ایسے ہی ایک لازمانی و لامکانی دائرے کا حصہ ہے۔ وہ "جہاں" سے آئے، وہ بھی "نور"، اور "جہاں" تشریف لے گئے، وہ بھی "نور"۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قوسِ نزول و قوسِ عروج کے درمیان ایک کامل دائرہ بناتے ہیں۔ یہی "قابَ قوسین" کا مفہوم ہے، جو معراج کے وقت بیان ہوا۔

"ثمّ دنا فتدلّی فکان قاب قوسین أو أدنیٰ" (النجم)

یہ دائرہ "قاب قوسین" کا دائرہ ہے۔ جہاں نقطۂ مرکز ذاتِ الٰہی ہے اور محیط میں محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و حقیقت کی نقش نگاری ہے لیکن اس میں نہ ابتدا ہے نہ انتہا، بلکہ "کانَ نبیًّا و آدم بین الماء والطین" (یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نبوت کا مقام زمانی قیود سے ماورا ہے)۔

6. عرفان و تصوف

یہ شعر "فنا و بقا" کے سفر کو بھی چھوتا ہے۔ دائرہ حقیقت میں سلوک کے مکمل ہونے، کشفِ ذات اور رجوع الی اللہ کی علامت ہے۔

سلوک کی ابتدا طلب سے ہوتی ہے، وسط میں معرفت، اور آخر میں فنا فی اللہ —— اور جب دائرہ مکمل ہو، تو سالک "میں" کی قید سے آزاد ہو کر عینِ حق کے قریب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح، نبی کریم ﷺ کی بعثت بھی ایک ظاہری آغاز ہے، مگر حقیقت میں آپ ﷺ ازل سے "نورِ اوّل" ہیں، اور ابد تک "سببِ تخلیقِ کائنات"۔ وہی ہے اول، وہی ہے آخر، وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر

اسی کے جلوے، اسی سے ملنے، اسی سے اس کی طرف گئے تھے

7. علمِ جیومیٹری کا شعری استعمال

اعلیٰ حضرت نے ہندسی استعارہ (Geometric Metaphor) کو جس لطافت اور نکتہ سنجی سے استعمال کیا ہے، وہ اردو شاعری میں نایاب ہے۔ انہوں نے:

پرکار کا استعارہ دیا، مرکز اور محیط کا تصور کا جو تصور پیش کیا یہ انہیں کا خاصہ ہے نقطۂ اوّل و آخر کی نفی کی

خطی تصورِ وقت کے بجائے دائری و ہمیشگی کا فلسفہ پیش کیا

اور ساتھ ہی حقیقتِ محمدیہ کا عرفانی پہلو اجاگر کیا

یہ شعر بظاہر سادہ، مگر باطن میں عمیق ترین عرفانی و عقلی نکات سے بھرپور ہے۔ اس میں ایک طرف:

کلامِ الٰہی کی تفسیر (قاب قوسین)

فلسفہ و منطق کی گرفت امکان، زمان، مکاں، ماہرین منطق و فلسفہ سے پوشیدہ نہیں

مذکورہ شعر میں علمِ جیومیٹری کا جمالیاتی استعمال خوب ہے

اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقامِ فوق العقول کو اس طرح سمو دیا گیا ہے کہ ایک معمولی قاری کے فہم سے اوجھل، مگر صاحبِ نظر کے لیے چشمِ حیرت ہے۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نعتیہ قصیدہ "قصیدہ معراجیہ" کی ادبیت، مقناطیسیت، جاذبیت شعریت و مقبولیت کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے لگا سکتے ہیں کہ

اردو کے مشہور نعت گو شاعر محسن کاکوروی واقعہ معراج پر ایک قصیدہ معراجیہ لکھا اور اسے سنانے کے لئے امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ ان کے قصیدہ کا مطلع تھا۔

سمت کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لائی ہے صبا گنگا جل

ایک نشست میں جوں ہی محسن کاکوروی نے اس کے اشعار سنانے شروع کئے۔ ابھی دو اشعار ہی پڑھ سکے تھے کہ حضرت فاضل بریلوی نے فرمایا اب بس کیجیے! عصر کی نماز کے بعد بقیہ اشعار سنے جائیں گے۔ اسی اثنا یعنی عصر سے پہلے ہی آپ نے اپنا یہ قصیدہ معراجیہ لکھا اور جب مجلس دوبارہ بیٹھی تو پہلے فاضل بریلوی نے اپنا قصیدہ معراجیہ سنایا۔ اسے سنکر محسن کاکوروی نے فرمایا

"مولانا اب بس کیجیے اس کے بعد میں اپنا قصیدہ نہیں سنا سکتا"

اسی طرح ایک مرتبہ محدث اعظم ہند حضرت مولانا سید محمد اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ لکھنو کے ادیبوں کی ایک شاندار محفل میں حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قصیدہ معراجیہ میں نے اپنے مخصوص انداز میں پڑھ کے سنایا تو صاحبان علم و ادب زبان کی سلاست و روانی، ردیف و قافیہ کی بندش اور اس کی جامعیت و معنویت دیکھ کر سب بے خود ہونے لگے، سب پر اضطرابی کیفیت طاری ہو گئی تو میں نے اعلان کیا کہ اردو ادب کے نقطہ نظر سے میں ادیبوں کا فیصلہ اس قصیدہ کی زبان کے متعلق سننا چاہتا ہوں۔ تو سب نے کہا

اس کی زبان کوثر و تسنیم کی دھلی ہوئی ہے۔

جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے۔ ع

فقط

وماتوفیقی الا باللہ العظیم

مدرسہ مظاہر العلوم صفتہ بستی میں فلاحی و تعلیمی میٹنگ کا انعقاد

پریس ریلیز نیپال اردو ٹائمز

مدرسہ مظاہر العلوم، صفتہ بستی، راج گڑھ، بارہ دشی ایک، جھاپا، نیپال میں ۱۸/اگست/۲۰۲۵ بروز پیر کو مولانا مطیع الرحمٰن صاحب کی صدارت میں ایک اہم میٹنگ کا انعقاد کیا گیا، جس میں بارہ دشی مدرسہ بورڈ کے ذمہ داران، مقامی افراد اور "مسلم سماج وکاس سمیتی" کے نمائندے شریک ہوئے۔ اس اجلاس میں تقریباً پچاس افراد نے شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا، اس کے بعد نعت و منقبت کے اشعار پیش کیے گئے۔ شرکاء کے لیے چائے ناشتہ کا بھی انتظام کیا گیا۔

میٹنگ میں مختلف اہم موضوعات پر تبادلہ خیال کیا گیا، جن میں مدارس کی حفاظت و استحکام، بچوں کی تعلیم و تربیت، مسلم معاشرے کی فلاح و بہبود، اور لاچار طبقے کی امداد شامل تھے۔ نیز اس بات کی جانب اشارہ کیا گیا کہ آج کے دور میں تعلیم اور دینی اداروں کی حفاظت ہی ہماری اصل ذمہ داری ہے اور کاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اتحاد و یکجہتی کے ساتھ کام کرتے ہوئے دینی و سماجی خدمات کو آگے بڑھائیں گے اور مسلم معاشرے کے ہر طبقے کی بھلائی کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔

شرکائے مجلس :_ حضرت مولانا مطیع الرحمٰن صاحب (صدر अध्यक्ष مدرسہ مظاہر العلوم) حضرت مولانا مشتاق رضا صاحب، جناب سہراب عالم صاحب جناب سحر الدین صاحب (صدر : مدرسہ بورڈ بارہ دشی) جناب شکیل صاحب، نصر اللہ (صدر : مسلم ماج وکاس سمیتی)، غفران عالم (सचिव : مسلم سماج وکاس سمیتی) جناب عالم صاحب، جناب مسعود صاحب، حاجی محمود کسان صاحب، جناب محمد اسحاق عالم، قمر الحق صاحب، ناظم میاں صاحب، کمال صاحب، جمال صاحب، نور الحق صاحب، ساحل میاں، رمضان میاں صاحب، اصغر علی صاحب، سجاد میاں صاحب، خلیل میاں، اعمال میاں، عبد اللطیف، سحر الحق ممبر صاحب اور مجھ سمیت متعدد لوگ وہ طلبہ موجود رہے۔

رپورٹ :_ محمد رضوان احمد مصباحی
نمائندہ: نیپال اردو ٹائمز
صدر مدرس: مدرسہ مظاہر العلوم صفتہ بستی، راج گڑھ، بارہ دشی ایک، جھاپا، نیپال

جماعت اولی کے طلبہ نے ایک نشست میں نحو میر سنا کر کیا مادر علمی کا نام روشن

پریس ریلیز نیپال اردو ٹائمز

جامعہ غوثیہ احسن البرکات کاٹھمانڈو میں جماعت اولی کے طلبہ نے ایک بیٹھک میں نحو میر جیسی معیاری کتاب سنا کر اپنے والدین اور مادر علمی کا نام روشن کیا ایک بیٹھک میں نحو میر سنانا طالب علم کی ذہانت اور محنت کے ساتھ ساتھ ان کے استاذ و نگراں کی کاوشوں کا اہم کردار رہا ہے اس موقع پر ایک مختصر سی محفل کا انعقاد عمل میں آیا جس میں اساتذہ و طلبہ جامعہ غوثیہ احسن البرکات نے شرکت کی اور حاضرین نے طلبہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے بہتر مستقبل کی دعا کی ۔ یہ اطلاع عامر رضا علیمی نے دی ہے

مناقب درشان انجم العلما علیہ الرحمہ

منارہ تم ہو فضل و برتری کے انجم العلماء
ضیا ہو تم شعور و آگہی کے انجم العلماء
کے آپ ہیں اک وارث صادق
چہیتا آپ ہیں یار علی کے انجم العلماء
سخاوت کیوں نہ ہو نازاں تری طرز سخاوت پر
نجیب الاصل ہو عثماں غنی کے انجم العلماء
تھی عام و خاص و طلباء پر عنایت کی نظر پیہم
ہیں زندہ آج بھی دل میں سبھی کے انجم العلماء
بلاؤں کو تمہارے دم سے ہے ٹلتے ہوئے دیکھا
قلم کرتے تھے سر جن و پری کے انجم العلماء
بنایا تھا خدا نے آپ کو استاذ روحانی
بہت پابند تھے امر و نہی کے انجم العلماء
شفیق و بامروت خوش طبع اخلاق کے پیکر
نمونہ تھے وہ مظہر ! سادگی کے انجم العلماء
شمیم انجم کی صورت میں دیا اک جانشیں
جس میں نظر آتے ہیں جلوے آپ ہی کے انجم العلماء.

* نتیجۂ فکر :۔ مظہر علی نظامی علیمی *
دار العلوم رضویہ اہلسنت رستم پور
سنیچرا بازار سنت کبیر نگر یوپی (الہند)
🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹

🌹🌹🌹آجایئے انجم پیا🌹🌹🌹

کہہ رہی ہے چشم تر آجایئے انجم پیا
نوری چہرہ پھر ہمیں دکھلایئے انجم پیا
اے وقار علم و فن اے علم کے کوہ مہن
بزم حق کو آکے پھر چمکایئے انجم پیا
وارث علم رضا اے وارث یار علی
اہلِ ایماں پر کرم فرمایئے انجم پیا
آپکی فرقت میں روتے ہیں دل و جان و جگر
یوں نہ دیوانوں کو اب ترسایئے انجم پیا
منتظر ہے میکدہ تکتی ہے پیمانوں کی آنکھ
پھر سے اب تشریف ہم میں لایئے انجم پیا
اے نظر کے نور اے مہتاب چرخ زندگی
پھر وہ بارش نور کی برسایئے انجم پیا
اے بہار فیض اے ابر کرم اے پاسباں
بارش لطف و کرم برسایئے انجم پیا
اے مرے انجم پیا اے سنیوں کی آبرو
کہتا برکت چشم تر آجایئے انجم پیا

🌹 برکت علی شاہ یار علوی دھولیہ 🌹
۱۰---۰۸---۲۰۲۵

منقبت حضور انجم العلماء علیہ الرحمۃ

داعیٔ عشق رسالت ہیں انجم العلماء
صاحب کشف و کرامت ہیں انجم العلماء

زہے نصیب کہ اولاد ہیں وہ عثماں کی
اور شاہ دیں کی وراثت ہیں انجم العلماء

خدا کے فضل کی بارش ہے ان کی تربت پر
صاحب علم و لیاقت ہیں انجم العلماء

جنہوں نے دیکھا ہے تیرا کمال اور خوبی
وہ کرتے آج بھی مدحت ہیں انجم العلماء

نواسہ آپ ہیں یار علی کے پروردہ
اور شیخ علماء کی چاہت ہیں انجم العلماء

تمہاری یادیں ہمارے قلوب و اذہاں میں
بطورِ زیب اور زینت ہیں انجم العلماء

ہے رعب ان کا اجنہ پہ اس طرح مظہر !
کہ جیسے ان پہ قیامت ہیں انجم العلماء

از قلم :۔ مظہر علی نظامی علیمی
دار العلوم رضویہ اہلسنت رستم پور

انجم العلماء کو جنت کا خزینہ مل گیا
ماشاءاللہ ان کو آقا ﷺ کا مدینہ مل گیا

مل گیا پیارا مہینہ خوب ہے ماہ صفر
اعلیٰ حضرت کا انھیں پیارا مہینہ مل گیا

حضرت یار علی کا حضرت صدیق کا
اعلیٰ حضرت مفتی اعظم کا زینہ مل گیا

بدر ملت کا ملا مفتی جلال الدین کا
بزرگانِ دین کا ان کو دفینہ مل گیا

پیر صاحب بنکے بیٹھے ہیں شمیم انجم یہاں
گلشنِ انجم کا یہ بیٹا نرینہ مل گیا

یہ چمک دیکھو شعیب انجم کا مثل آفتاب
گلشنِ انجم کا گلدستہ نگینہ مل گیا

کھاتا تھا ہچکولے یہ، برکت علی، مجدھار میں
آگیا ساحل پہ جب ان کا سفینہ مل گیا

برکت علی شاہ یار علوی دھولیہ

دل بہت بیچین ہے بگلھوا جانے کے لئے
انجم العلماء کے گلشن کو سجانے کے لئے

انجم العلماء کے گلشن میں لگے گل بیشمار
اس بھرے گلشن کی بارش میں نہانے کے لئے

بھیک ملتی ہے وہاں بھر جاتے ہیں دامن وہاں
خالی دامن لے کے جائیں گے بھرانے کے لئے

کیا کروں مجبور ہوں ہے دور ان کا آسیاں
کچھ کرم سرکار کردو آنے جانے کے لئے

گلشنِ انجم زیارت گاہ سب کا بن گیا
فیض کا مرکز بنا مرقد زمانے کے لئے

آزمائش ہے بہت اب کامیابی دو مجھے
ہیں بہت سے لوگ مجھ کو آزمانے کے لئے

ہے بہت بیتاب 🌷 برکت 🌷 آپ کے دیدار کو
چھوڑ کر تم چل دئے رونے رلالانے کے لئے

آنے والی ہے وہی تاریخ ستائیس صفر
انجم العلماء کرم فرمایئے بن کے ظفر

بنکے انجم جگنوں چمکینگے ادھر چاروطرف
آفتاب انجم بھی چمکے چاندنی بنکے قمر

گلشنِ انجم کے گل پھر مسکرائیں گے وہاں
پھر سے چمکے گا چماچم دیکھو بگلھوا نگر

عرض ہے یہ پیش کردو آپ اے انجم شمیم
مان جائیں گے تمھاری بات ہو ان کے پسر

میرا بیڑا پار ہو جائے گا گر وہ چاہ لیں
مفلسی کر دیگی میری دور ان کی اک نظر

تم بتاؤ اے شعیب انجم میں اب جاؤں کہاں
کون ہے میرا بتاؤ اور میں جاؤں کدھر

شاہ انجم 🤲 شاہ برکت 🤲 پر کرم فرمایئے
ورنہ در پر آپ کے رو رو کے میں جاؤنگا مر
برکت علی شاہ یار علوی دھولیہ *

سجا ہے بزم عثمانی چلو بگلھوا چلتے ہیں
مٹے گی ہر پریشانی چلو بگلھوا چلتے ہیں

وہاں عثمان ذوالنورین کا شہزادہ رہتا ہے
چُنر رنگ دیتا ہے دھانی چلو بگلھوا چلتے ہیں

بہاریں گنگناتی ہیں چمکتے ہیں وہاں انجم
ہوا چلتی ہے مستانی چلو بگلھوا چلتے ہیں

جھلک یار علی کا ہے چمک صدیق نے دی ہے
گلستاں ہے وہ نورانی چلو بگلھوا چلتے ہیں

سجایا جس نے گلشن کو اسی کا نام ہے اشرف
لقب ہے اس کا جیلانی چلو بگلھوا چلتے ہیں

وہاں کے مالی کا تم کو بتاؤں نام ہے پیارا
شعیب انجم ہے عثمانی چلو بگلھوا چلتے ہیں
ترانہ لکھتا ہے برکت علی کپسھوا مسکن ہے
ملا صدقہ ہے حسانی چلو بگلھوا چلتے ہیں
برکت علی شاہ یار علوی، دھولیہ مہاراشٹر

فیض ملتا ہے چلو مانگینگے بگلھوا شریف
خالی دامن بھرتا ہے جائیں گے بگلھوا شریف

صدقہ ملتا ہے وہاں عثمان ذوالنورین کا
سب چلو کشکول بھر لائینگے بگلھوا شریف

آرہا ہے دھیرے دھیرے دیکھو ستائیس صفر
صدقہ یار علی پائیں گے بگلھوا شریف

انجم العلماء کا ہے عرس مقدس بالیقیں
انکا صدقہ جاکے ہم کھائینگے بگلھوا شریف

بان گنگا کے ہی تٹ پر گلشنِ انجم کی دھوم
تحفہ پائیں گے چلو جائینگے بگلھوا شریف

بانٹتے ہیں صدقہ انجم شمیم انجم وہاں
چل شعیب انجم سے مل آئینگے بگلھوا شریف

عرس بائیسواں ہے چل برکت علی پیدل چلیں
دھیرے دھیرے ہم چلے جائینگے بگلھوا شریف

* 🌷 برکت علی شاہ یار علوی دھولیہ MS 🌷 *

شائع کردہ علما فائونڈیشن نیپال ہیڈ آفس نول پراسی لمبنی پردیش